

وَجَادِلْهُمْ بِلَايَتِي هِيَ أَحْسَنُ

تاریخ

صحف سماوی

جسمین

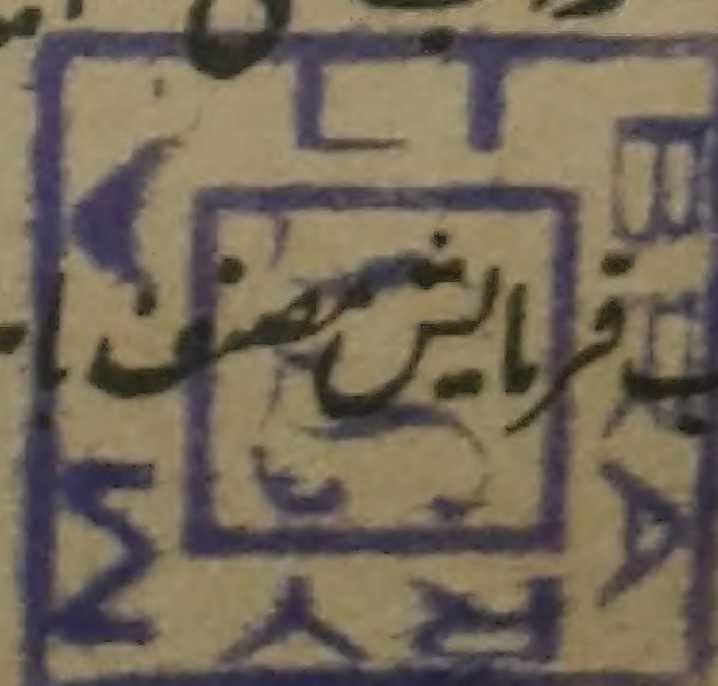
تورات اناجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب و حفاظت کا تاریخی موازنہ تحریف لفظی

و معنوی کی بحث اور علماء یورپ کے قرآن مجید پر اعتراضات و انکے مدلل ورسکت جوابات کو رہن

مولفہ

سید نواب علی - ایم - اسے پروفیسر پڑودہ کالج

حسب فرامین حضرت مہتمم کیسری داس سیٹھ پرنٹنگ



منشہ نوکیش و واقع لکھنؤ میچھے

(جملہ حقوق محفوظ)  
۱۹۱۶ء



اردیباستے میں "تاریخ صحف سماوی" ایک بے نظیر اور عالمی پائے کی کتاب ہے۔ مصنف کے کتاب سید نور علی صاحب کے انتہائی عالمانہ اور تحقیقات طرز اصول کو اپنا پایا ہے۔ مصنف نے در باطل اور احقاق حق میں جو صفات اصول و ضوابط کو برپا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ بنیادی مصادر تک رسائی حاصل کر کے تورات، اناجیل و شعلی جو محقق گفتگو کی گئے یہ حواصل اس کا فنی جواب دہ ہے۔ بنائی مصنفیت مکر و فریب اور صیوٹ کے کام لے کر اسلام پر اعتراضات کرتے ہیں اور دین اسلام کو بیزام کرنے کا و طیر اپنائے ہوئے ہیں۔

مصنف کے کتاب دین حق اسلام کی حمایت میں انتہائی غیر جانبداری کے ساتھ اپنا موقف پیش کیا ہے۔ تحقیقی اصول و ضوابط کے اعتبار سے یہ کتاب واقعییت بلند پائے کی ہے۔

نوٹ :- یہ کتاب پہلی بار ۱۹۱۲ء پر مطبع نور کٹر،  
بلوچ کھنڈرے چھپائی

ڈاکٹر نوشا عالم چٹائی علی

داخل در خطہ ڈاکٹر  
۲۲/۴/۲۰۱۳  
موز سوات

وَجَادِ لَهُمُ اللَّيْلِيَّةَ آخِرِينَ

تاریخ

صحف سماوی

حسین

تورات اناجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب و حفاظت کا تاریخی موازنہ تحریف لفظی

و معنوی کی بحث اور علماء یورپ کے قرآن مجید پر اعتراضات کے مدلل جوابات بلوچ کھنڈرے

نور علی

سید نواب علی ایم۔ اے پروفیسر پڑوہ کالج

حسب فرامین مصنف باہتمام کسیری داس سٹیج پرنٹرز

اشاعت اول ۱۹۱۹ء

مطبوعہ نوکشا واقع لکھنؤ چھپائی



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۸	عہد عتیق کے قدیم نسخے	۲-۱	دیباچہ
۱۹	وجود اختلافات	۳	تمہید
۲۰	لطیفہ		باب اول
۲۱	تصحیحات اجبار		عہد عتیق
۲۱	عبرت		صحیفے جو معدوم ہو گئے
۲۲	سورائیان یعنی گرواۃ یہود	۵	کتب یہودی پر بادی کے اسباب
۲۲	ترگم	۶	تسلیم دین
۲۳	غیر زبانوں میں ترجمے	۸	دو قسم کی وحی
۲۳	نسخہ سبعینیہ کے اختلافات	۹	تالمود
۲۴	تخریفات تورات	۱۰	تالمود کا اثر جاری تفاسیر پر
۲۴	مثال اول	۱۱	اپوکریفہ یعنی پوشیدہ مکتوب
۲۴	حضرت داؤد اور قصہ اوریہا	۱۲	اپوکریفہ کتابوں کی تفصیل
۲۴	تبصرہ تورات کی شہادت پر		جمع و تحریر عہد عتیق
۳۰	قرآن مجید کی شہادت		خط مہجی
۳۱	دو بیون کا قصہ اور ہمارے مفسرین	۱۵	خط مثال
۳۳	انام رازی کی تقریر کا ملخص		قدیم تحریرات کس چیز پر لکھی جاتی تھیں
۳۵	واقعہ کی اصلیت	۱۶	



CHECKED. 1992/01

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۶	نیکہ کی کونسل	۸۱	نزول قرآن
۳۷	نقشہ یہود و جنسائز اور ان کا اثر	۸۲	حفظ
۵۷	دین عیسوی پر	۸۵	روح محفوظ
۴	مبتدع فرقوں کے عقائد	۸۶	تحریر و کتابت
۵۸	موجودہ فرقہ تثنیثیہ	۸۷	عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ
۵۹	جمع و ترتیب عبد جدید	۸۸	خط مسند
۶۰	اناجیل کی فہرست	۸۹	خط نبطی
۶۱	اناجیل اربعہ	۹۰	عربی رسم الخط
۶۵	عیسائیوں کے تین گروہ	۹۱	مؤرخین اسلام کے روایات
۶۶	قدیم نسخے	۹۲	نقشہ خطوط
۶۹	اختلافات اناجیل	۹۳	نقشہ کی تشریح
۷۱	وجہ اربعہ	۹۴	کتابت کلام مجید کی شہادت
۷۲	اناجیل اربعہ اور ولادت مسیح	۹۵	کلام مجید سے
۷۸	یونانی قصص	۹۶	نکتہ
۷۹	مہاجرات کا قصہ	۹۷	جمع و ترتیب کلام مجید
۸۰	(فٹ نوٹ) تعلیم مسیحی	۹۸	خلافت حضرت ابو بکرؓ میں کلام مجید
۸۱	باب سوم	۹۹	کام جمع کیا جانا ایک جلد میں
۵۳	قرآن مجید	۱۰۰	سبعہ احرف کی تفصیل
۵۴		۱۰۱	حضرت عثمانؓ اور قرآن مجید

## باب دوم

۱۰۱ یونانی کی تعلیم  
۱۰۲ یونانی کا اثر

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۰۳	چند اعتراض اور ان کے جواب	۸۱	نزول قرآن
۱۰۴	حضرت ابن مسعودؓ اور معوذتین	۸۲	حفظ
۱۰۵	دعائے قنوت	۸۵	روح محفوظ
۱۰۶	عقائد شیعہ متعلق کلام مجید	۸۶	تحریر و کتابت
۱۱	سورتوں کی ترتیب	۸۷	عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ
۱۱۱	ترتیب عثمانی و ترتیب ابن مسعودؓ	۸۸	خط مسند
۱۱۲	علی مرتضیٰؓ	۸۹	خط نبطی
۱۱۳	لطائف ترتیب سورہائے قرآنی	۹۰	عربی رسم الخط
۱۱۴	سورہ فاتحہ	۹۱	مؤرخین اسلام کے روایات
۱۱۵	سورۃ البقرہ	۹۲	نقشہ خطوط
۱۱۶	مقاصد تورات	۹۳	نقشہ کی تشریح
۱۲۵	سورہ آل عمران	۹۴	کتابت کلام مجید کی شہادت
۱۲۶	عہد رسول اللہؐ میں نصاریٰ کے	۹۵	کلام مجید سے
۱۲۷	عقائد	۹۶	نکتہ
۱۲۸	آسمانی باب کی تاویل	۹۷	جمع و ترتیب کلام مجید
۱۳۷	قرآن مجید کے قدیم نسخے	۹۸	خلافت حضرت ابو بکرؓ میں کلام مجید
۱۳۸	اصلاح رسم الخط	۹۹	کام جمع کیا جانا ایک جلد میں
۱۳۹	ابوالاسود دہلی اور نقطے	۱۰۰	سبعہ احرف کی تفصیل
۱۴۰	خطوط لمصاحف	۱۰۱	حضرت عثمانؓ اور قرآن مجید



صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۵۰	مار گولیتھ	۱۴۱	حضرت امام موسیٰ الرضاؑ کے دربار
۱۵۱	سردیلم میور	۱۴۲	کا لکھا ہوا نسخہ قرآن مجید اور اسکے ایک
۱۵۲	نولد کی کے اعتراض اور اسکے جواب	۱۴۳	ورق کا نوٹو
۱۵۳	اعتراض اول متعلق "النج"	۱۴۴	اس نسخہ کے خصوصیات
۱۵۴	تحقیق ہامان	۱۴۵	اختلاف قرات
۱۵۵	اُخت ہارون	۱۴۶	جہنت قرات
۱۵۶	نزل مائدہ	۱۴۷	اختلاف قرات کی مثالیں
۱۶۰	اعتراض دوم متعلق ترتیب تعلیم	۱۴۸	ابوالہذیل کا جواب
۱۶۱	سورہ یوسف کا موازنہ توریت	۱۴۹	یورپ اور قرآن مجید
۲۲۲	کے قصہ یوسف سے	۱۴۹	قرآن مجید کے ترجمے یورپین زبانوں میں
۲۲۳	نولد کی کے بقیہ اعتراض کے جواب	۱۴۹	مراکشی کا ترجمہ
۲۲۴	قرآن مجید صحف سماوی کا "مہین"	۱۴۹	لو تھر کا مترجم ہوتا
۲۲۵	خاتمہ	۱۴۹	جہاں سیر کا ترجمہ دی تاسی اور فلو جل
۲۲۶	خاتمہ	۱۴۹	کے ترجمے
۲۲۷	خاتمہ	۱۴۹	کار نائل



دنیا کو سچا طور سے یاد رہیگا۔ اس سال مہذب یورپ باوصف دعویٰ تہذیب و دانشگری پھر وہی خونخوار وحشی ہو گیا اور سچا ناصری کی سینے کی کھال اُتار کر بت پرست رومہ کا بھیڑ بن گیا۔ اسی سال ایک زبردست مستشرق ڈاکٹر مننگا نما باوجود یکہ مستشرقین یورپ تحقیق و انصاف پسندی کا دعویٰ نہایت بلند آہنگی سے کرتے ہیں قرآن مجید کو محض ثابت کرنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحب کی خبری زمانے میں اُردو اخباروں نے سچے لی تھی اور ماڈرن ریویو میں مسٹر کاس نے بصدق "کہ آہن بہ آہن تو ان کو نرم" انکی پوری قلعی کھول دی تھی لیکن ڈاکٹر صاحب کی یہ ناشدنی کوشش اس کتاب کی تالیف کے حق میں "سبب خیر" ثابت ہوئی۔

اس کتاب میں تورات۔ اناجیل اور قرآن مجید کی جمع و ترتیب اور حفاظت کا تاریخی موازنہ ہے اور تحریف لفظی و معنوی کو مثالوں سے ثابت کیا ہے۔ آخر میں مستر آکن مجید پر



زمانہ حال کے سنسکرتین یورپ نے جو اعتراض کیے ہیں اُن کو دفع کیا ہے اور توریت کے قصہ یوسف اور قرآن مجید کے سورہ یوسف کا پورا موازنہ لکھ کر دکھایا ہے کہ کلام الہی اپنی اصلی حالت میں آیا مقدس بائبل میں محفوظ ہے یا قرآن مجید میں۔

ہنر ہائے فنس مہاراجہ صاحب ڈوہ کا جنکی علم دوستی اور روشنیانی زبان زد خلایق ہے خاص طور سے مضمون ہون جھون نے دوران تحریر میں موازنہ مذاہب کی ایک شاخ کالج میں کھول دی اور فراہمی کتب مذہبی کے لیے ایک معقول رقم عطا فرمائی۔

اس شاخ کے ناظم فلسفہ کے پروفیسر البان جی ڈگری ایم۔ اے ایک انگریز عالم ہیں جنھوں نے پیرس اور جینیوا (واقع جرمنی) کی یونیورسٹیوں میں الہیات کی تکمیل کی ہے اور ہسٹننگز کی انسائیکلو پیڈیا آف الیجن اور ہبرٹ جنرل کے مضمون نگار ہیں پروفیسر مروج کی عنایت کا مشکور ہوں کہ انھوں نے کتب یہود و نصاریٰ کے معتبر ماخذوں سے مجھے اطلاع دی اور یورپ سے اُن کتابوں کو منگوادیا اور نیز اپنی پرائیویٹ کتابیں بھی مطالعہ کو دیں۔

اس کتاب کے شغل تالیف کے باعث معارج الدین حصہ دوم کی تحریر ملتوی رہی لیکن ناظرین کو اب انشاء اللہ تعالیٰ زیادہ انتظار کرنا نہ پڑے گا فقط

نواب علی

بڑودہ۔ جامع مسجد

۲۳۔ فروری ۱۹۱۵ء



قُلْ أَمَّا بِلَهِ اللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالشَّيْبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا تُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَتَحْنُ لَهُ صَاحِبُونَ (سورہ آل عمران)

قرآن مجید کو جس طرح ہم کلام الہی مانتے ہیں اسی طرح توریت۔ انجیل۔ زبور اور نبیوں کے صحیفوں کو منزل من اللہ یقین کرتے ہیں لیکن چونکہ مختلف وجوہات سے جنکو ہم تفصیل اس کتاب میں بیان کریں گے یہ صحف سماوی بجز کلام مجید کے اپنی اصلی حالت میں محفوظ نہ رہے اس لیے ہم مجبور ہیں کہ بحالت موجودہ اُن کو خدا کا کلام جس حیثیت سے کہ وہ نازل ہوا تھا نہ مانیں لیکن اجمالاً اُن کو مقدس مانکر اُن کی عظمت کریں۔

انبیا سے بنی اسرائیل پر جس قدر کتابیں نازل ہوئیں انکو علماء سےجی نے بائبل یعنی کتاب کا لقب دیکر درجستوں میں تقسیم کیا ہے۔

اول۔ عہد عتیق یعنی حضرت عیسیٰ کے قبل جس قدر کتابیں بنی اسرائیل کے انبیا پر نازل ہوئیں۔

دوم۔ عہد جدید یعنی اناجیل اربعہ جن کے ساتھ حواریین کے اعمال خطوط اور کائنات بھی شامل ہیں۔

اب ہم پہلے عہد عتیق کے متعلق بحث کرتے ہیں۔



## باب اوّل

## عہد عتیق

مروجہ عہد عتیق میں ۳۹ کتابیں شامل ہیں لیکن علماء یہود نے اُنکو ۴۲ کتابوں میں شمار کر کے تین سلسلوں میں منسلک کیا ہے۔

سلسلہ اوّل - تورہ جسکو قانون بھی کہتے ہیں۔ اس میں پانچ اسفار یعنی کتابیں شامل ہیں تلوین یا پیدائش - خروج - اجثار - اعداد - توریت شنی۔

سلسلہ دوم - تلمید جنہیں یوشع - قضاہ - صموئیل اول و دوم - ملوک اول و دوم بشعیاہ - برتیمیاہ - خزفیل اور بارہ چھوٹے پیغمبر شامل ہیں۔

سلسلہ سوم - کتبیم انہیں زبور - امثال سلیمان - ایوب - رجوت - نوحہ پریمیاہ - واعظ اشیر - داوید - عزرا - نحمیاہ - ایام اول و دوم

عہد عتیق کے موجودہ مجموعہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اور بھی چند کتب سہ ماہی تھیں جو معدوم ہو گئیں لیکن صرف انکا حوالہ عہد عتیق میں موجود ہے جیسا کہ نقشہ ذیل سے معلوم ہو گا۔

یہ کتب  
معدوم ہو گئیں

## نام کتاب

## حوالہ عہد عتیق

## کتاب یشیر

یوشع ۱۱  
”اور آفتاب اور مانتاب ٹھہر گئے یہاں تک کہ لوگوں نے اپنے دشمنوں سے بدلہ لے لیا۔ کیا یہ واقعہ کتاب یشیر میں نہیں لکھا ہے“

## کتاب نائن بنی و احیہ

ایام دوم ۹  
”سلیمان کے بقیہ اعمال اول سے آخر تک کیا نائن بنی کی کتاب اور احیہ شلونی کی پیشین گوئی اور مکاشفات بعد و کا بن بمقابلہ یروبعام ابن نباط میں مندرج نہیں ہیں“

## کتاب یاہو بن حنانی

ایام دوم ۳۳ و ۳۴  
”یوشافاط کے بقیہ اعمال از اول تا آخر کتاب یاہو بن حنانی میں تحریر ہیں“۔ ”بادشاہ عوزیا کے بقیہ اعمال از اول تا آخر اشعیا بن عموص نے تحریر کیے“

## امثال و نعمات سلیمان

ملوک اول ۱ و ۲  
”اور سلیمان نے تین ہزار امثال تسلیم دیے اور اُسکے نعمات کا شمار ایک ہزار پانچ ہے اور اُسے لبنان کے تمام شجر کا شاہ بلوط سے لیکر دیوار پر اُگنے والی بیل تک کا ذکر کیا اور اُسے حیوانات طیور اور حشرات الارض اور ماہی کے تذکرات کیے“

## کتاب خواص نباتات

”اور بقیہ اعمال سلیمان اور اُسکے افعال و حکم آیا یہ سب اعمال سلیمان میں درج نہیں ہیں“

## کتاب حیوانات و اعمال سلیمان

یہود کی کتب سہ ماہی کی برابری کا سب سے بڑا سبب وہ ہولناک حوادث ہیں جو حضرت سلیمان

یہود کی کتب سہ ماہی کی برابری کا سب سے بڑا سبب وہ ہولناک حوادث ہیں جو حضرت سلیمان

نام کتاب	حوالہ عہد عتیق
عہد نامہ موسیٰ	خروج ۲۴
عہد نامہ خداوند	”اور اُسے موسیٰ نے عہد نامہ کی کتاب لیکر مجمع میں پڑھی اور حاضرین کہنے لگے خدا نے جو کچھ حکم دیا ہے ہم اُس پر عمل کریں گے اور فرمان رازار ہیں گے“
	اعداد ۱۰
	”چنانچہ جنگ مغل و ندین یہ طور ہے کہ اُسے بحر قزقم اور ارن کے پہلوئیں کیا کیا“



کے بعد پے درپے واقع ہوئے۔ آپس کی وفات کے بعد ہی بنی اسرائیل کے اسباط میں تفرقہ پڑ گیا اور ان کی دو جداگانہ سلطنتیں جو ایک دوسرے کی رقیب تھیں قائم ہو گئیں دو اسباط یعنی یہود اور بنیامن نے رجحام ابن سلیمان کی اطاعت کی لیکن دس اسباط بغاوت کر کے علیحدہ ہو گئے اور شمال کی جانب ساریہ کو اپنا دارالحکومت قرار دیا اور خداوند یہوہ کی عبادت کے ساتھ سونے کے چھڑوں کی بھی پرستش کرنے لگے۔ آخر ۲۲۲ قبل مسیح میں اسیریا والوں نے اس سلطنت کو تباہ کیا اور بنی اسرائیل کو نینوا پہنچا دیا۔ اس طور سے دس اسباط فنا ہو گئے یا بت پرست قوموں میں جذب ہو کر یہود سے ہمیشہ کے لیے علیحدہ ہو گئے۔

دوسری سلطنت کو بھی ۵۸۶ ق م میں بخت نصر تاجدار بابل نے برباد کر دیا اور بیت المقدس کو جہان حضرت سلیمان نے الواح توریت اور تبرکات کو محفوظ کیا تھا جلا کر خاک سیاہ کر دیا اور جہدہ بنی اسرائیل قتل سے بچے ان کو گرفتار کر کے بابل لیگیا۔ پچاس برس کے تورش شاہ ایران نے بابل کو فتح کر کے یہود کو آزاد کر دیا اور تعمیر بیت المقدس کی اجازت دی لیکن کچھ عرصہ تک تعمیر ساریہ والوں کی عداوت سے جھفون نے بیت المقدس کے مہتاب بلہ میں کوہ جزیم پر اپنا معبد علیحدہ قائم کر لیا تھا ملتوی رہی۔ آخر ۳۳۳ ق م میں عزرا اور نحمیا کی کوششوں سے بیت المقدس کی تکمیل ہوئی۔ عزرا نے تورہ یعنی سلسلہ اول کی پانچ کتابوں کو از سر نو جمع کر کے واقعات کو مورخانہ حیثیت سے قلمبند کیا۔ پھر نحمیا نے نبیم یعنی سلسلہ دوم کی کتابوں کو فتح زبور داود جمع کیا لیکن دوسو برس کے بعد یونانیوں کے فتوحات کا سیلاب آیا تو یہود پر پھر بلا نازل ہوئی۔ سکندر اور اسکے جانشینوں کے زمانہ میں یہود کی سلطنت کی نیم آزادانہ حیثیت قائم رہی لیکن ۱۳۵ ق م میں انطاکیہ کے یونانی بادشاہ انتونیس نے یہود کی جداگانہ قومیت اور مذہب کو مٹانے کی غرض سے بیت المقدس میں یونانی دیوتا نمیس کا مندر بنوا دیا۔ مقدس صحیفوں کو جلا دیا اور توریت کی تلاوت حکماً بند کر کے شائریہ کی ممانعت کر دی۔

لیکن بہت جلد یہود و مقابلہ کی ہمت مردانہ اس فتنہ کو فرو کیا۔ شاہ انطاکیہ منہزم ہوا اور بیت المقدس پھر ناپاکوں سے پاک کیا گیا اور مقدس صحیفے جمع کر کے محفوظ کیے گئے اور سلسلہ سوم یعنی کتبیم کی کتابوں کا بھی اضافہ کر دیا۔ لیکن یہود کا پیمانہ حکومت لبریز ہو چکا تھا۔ یکا یک رومیوں کی تلوار چلی۔ پہلے تو یہود کو یونانیوں کے پنجہ سے نجات دلائی گئی لیکن ”خود گرد بودی“ کی مثل آخر صادق آئی۔ ٹائٹس رومی نے ۷۰ ستمبر ۷۰ء کو بیت المقدس فتح کر کے شہر کے ساتھ ہیکل سلیمانی کو بھی سمار کر دیا اور مقدس صحیفوں کو حرم سے نکال کر رومہ کے محل میں بطور یادگار فتح لیگیا۔ یہود جلا وطن کر دیے گئے اور یروشلم کے گرد غیر یہود کی آبادیاں قائم کر دی گئیں۔ ۱۳۵ ق م میں قیصر ہڈریان کے زمانہ میں یہود نے پھر حرکت مذہبی کی اور جابجا سے جمع ہو کر آخری جان توڑ مقابلہ کیا لیکن شکست کھائی اور قریب پانچ لاکھ کے قتل ہوئے۔ اس خوفناک جنگ کا نتیجہ یہ ہوا کہ رومیوں نے یہود کو یروشلم کے ویران کھنڈروں میں بھی آنے کی اجازت موقوف کر دی صرف سال میں ایک دن جس روز ٹائٹس نے بیت المقدس کو سمار کیا تھا اجازت ملتی تھی کہ خداوند یہوہ کی پیاروں کے بربخت ناخلف آئین اور قدس کی زمین کو خون کے آنسوؤں سے تر کریں۔ اُف

حلم حق باتو مواسا ہاکندر	چونکہ از حد بگذر در سو اکندر
--------------------------	------------------------------

مذکورہ بالا حوادث کے سبب سے اگرچہ اصل تورات اور صحف انبیاء ضائع ہو گئے لیکن ان کی تعلیمات کا سلسلہ روایت بالمعنی کی طور پر جاری رہا جس کی صورت یہ ہوئی کہ بابل کی اسیری کے زمانہ میں علماء یہود نے یہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ سبت کے دن لوگوں کو جمع کر کے غم و الم کے ساتھ یاد و ننگان کو تازہ کرتے تھے اور توریت کی آیات سے مجلس وعظ کو گرم کر کے شکستہ دلوں کو تسلی دیتے تھے یہ سیم بابل سے واپس آ کر اور بیت المقدس کے دوبارہ تعمیر ہونے کے بعد بھی جاری رہی اور جابجا ایسے مکانات تعمیر ہو گئے جہاں اس قسم کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ ان مکانات کو کنیسہ کہتے تھے۔ ہر کنیسہ میں تورات کی نقلیں صندوقوں میں رکھی جاتی تھیں اور سامنے ایک شمع



رشتہ رشتہ تھی۔ ہر دو شہیدہ پنج شہیدہ اور شہیدہ کو لوگ اپنے کلیسوں میں جمع ہوتے تھے لیکن بڑے کیسے ناز کے اوقات ٹلنے کے وقت ہر دو رکھتے رہتے تھے۔ طریق عبادت یہ تھا کہ "سفریم" یعنی اجار پہلے چند آیات تورات جو قدیم عبرانی زبان میں ہوتی تھیں پڑھتے تھے پھر ان کی تفسیر ارامی زبان میں جو بابلی کی اسیری کے بعد سے یہودی کی مادری زبان ہو گئی تھی لوگوں کے سمجھانے کے واسطے بیان کرتے تھے۔ ہر شہیدہ کو صبح کے وقت حاصل ہتمام ہوتا تھا اور لوگ کثرت سے جمع ہوتے تھے۔ نماز میں آیات تورات پڑھی جاتی تھیں اور حاضرین بیت المقدس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے تھے پھر جو مقامات تورات اس دن کے واسطے مخصوص ہوتے تھے ان کی تفسیر بیان کر کے غلط ہوتا تھا۔ اجار نے حضرت موسیٰ کی پانچوں کتابوں یعنی تورہ کو (۱۵۴) ٹکڑوں میں تقسیم کیا تھا اور یہ التزام تھا کہ ہر تیسرے سال پورے تورات کا دور تمام ہو جائے انٹونیس شاہ انطاکیہ کے زمانہ میں جبکہ تورات کی تلاوت ٹھکانا بند کر دی گئی تو اجار صحف انبیاء کے ۵۴ ٹکڑے کر کے کلیسوں میں پڑھنے لگے لیکن یہودی امامتانی نے جب پھر آزادی حاصل کی تو تورات کی تلاوت بھی جاری ہوئی لیکن اب یہودین دو فرق ہو گئے ایک قدوقتی جنھوں نے یہودیہ والوں کی طرح سلسلہ اول یعنی تورہ کی پانچ کتابوں پر اکتفا کیا اور باقی صحف کو خارج کر دیا۔ دوسرے فریسی جنھوں نے صحف انبیاء یعنی سلسلہ دوم و سوم کی کتابوں کو بھی اصول دین میں شامل کر لیا انہیں یہ روایت مشہور ہوئی کہ حضرت موسیٰ پر دو قسم کی وحی نازل ہوئی (۱) "تورہ شہادت" یعنی وحی کتابی۔ (۲) "تورہ شہادہ" یعنی وحی لسانی جو حضرت ہارون اور آپ کی اولاد کی وساطت سے سینہ بسینہ عزرا کا تب تک پہنچی۔ عزرا نے کنیت غلہ کے ممبروں کو جن کی تعداد ۱۲۰ تھی سکھایا۔ پھر وہانی سو برس تک یہ وحی ممبروں کی اولاد و اصناف میں محفوظ رہی۔ شمعون عادل (المذہبی سلسلہ دوم) اس جماعت کا آخری مہر تھا۔ شمعون سے پھر جماعت "سفریم" (کاتبان وحی) نے اور ان سے

طاہر عیالہ "طاہر عیالہ" انسا ایکو بیڈیا بلور دیم صفحہ ۳۱

گروہ "تسلا" (علماء) نے سیکھا جنکا زمانہ شہدے سے شہدے تک رہا پھر اس گروہ سے اجار ورتیتین نے سیکھا اور اس طور سے یہ سلسلہ قائم رہا۔ اس عقیدہ نے اجار ورتیتین کے اقوال کو وحی الہی کا ہم پایہ بنادیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف روایات اور افسانوں کا انبار لگ گیا بلکہ تورہ کی آیات پر بھی پردہ پڑ گیا۔ یہاں تک کہ جب مقابیون کی آزاد حکومت زیون کے ہاتھوں تباہ ہو گئی تو پھر یہ بلا عام طور سے پھیل گئی۔ دوسری صدی عیسوی کے آخر میں ربی یهووانے ان اقوال کو جمع کیا جنکا نام مشابہ جو گویا تورات کی تفسیر ہے پھر اس تفسیر کی تفسیر جمع کی گئی اور اسکا نام حمرارکھا گیا۔ اس کل ضخیم مجموعہ کو تالمود کا لقب دیا گیا۔

تالمود دو بین ایک تالمود شامی دوسری تالمود بابلی جو شہدے میں جمع ہوئی ہر تالمود بجا

مضامین اس طور سے منقسم ہے۔  
**اول** ہلکے یعنی خالص احکام و شریع۔ چھ "تورہ" اور مردنواہی۔ پھر انکی جزئی تفصیل۔ حرام و حلال کی مونکافیان اور صنائر اور کبار کی باریکیاں غرضکہ تورات کے احکام کے مقابلہ میں گویا ایک دوسری شریعت قائم ہو گئی جسکی پابندیوں اور سختیوں نے مذہب یہود کو اجار اور رتیتین کے اعمال ظاہر کا گورکھ دھندا بنادیا اور یہ حالت ہو گئی کہ ایک طرف عوام کو راتہ تقلید اور جمل مرکب کے سبب سے اجار کے اقوال کو خدا کا کلام سمجھ کر ان کی ویسی ہی عظمت کرنے لگے  
 رَاتَخَذُوا احْبَادَهُمْ وَرَاهِبًا لِّهَمَّوْا رَبَّ بَابَتْنِ دُونِ اللّٰہِ دوسری طرف اجار کا یہ حال ہو گیا کہ فریب نفس اور جاہ پسندی کے باعث تورات کو اپنے مطلب کے موافق توڑ مروڑ دیتے تھے یَحْبِذُونَ مَنْ بَعْدَ مَا عَقَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۵

۵ دیا چہ ہجہ تالمود بابلی مغر، ۸ مترجمہ پادری اسٹرن۔



سہادی۔ کلمی وغیرہ جہاں ان روایات کو کثرت سے نقل کیا اور پھر ان سے بعد کے مفسرین نے اس طور سے یہ فاسد مادہ منتقل ہوتا گیا۔ لیکن محققین اسلام نے ان حضرات کی قلمی خوب کھول دی ہے۔ علامہ ذہبی میزان الاعتدال میں مقاتل بن سلیمان کے متعلق لکھتے ہیں (دیکھو جلد دوم صفحہ ۵۰۰)۔

قتال ابن حبان کان یاخذ عن الیہود والنصارى من علم القرآن ما یوافی کتبہم وكان یکذب بالحدیث۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ مقاتل یہود اور نصاریٰ سے جو کچھ علم القرآن سے ان کی کتابوں کے موافق ہوتا تھا اخذ کرتا تھا اور جھوٹی حدیث بیان کرتا تھا۔

حافظ ابن حجر تقریب التہذیب میں لکھتے ہیں کہ مقاتل جو خراسان کا باشندہ تھا کذب میں مشہور تھا سلسلہ میں وفات پائی۔ یہی حال ابو نصر محمد بن سائب کلمی (المتوفی ۱۸۷ھ) اور محمد بن مروان سہادی صغیر (المتوفی ۱۸۷ھ) کا ہے ذہبی۔ ابن حجر اور سبوطی کے نزدیک یہ کاذب تھے اور ان سے جو اسرائیلیات منقول ہیں اور انکو حضرت عبداللہ بن عباس کی طرف منسوب کیا ہے موضوع اور غلط ہیں۔

عزرا کاتب کی نسبت مشہور تھا کہ بائبل کی اسیری سے واپس ہو کر جب اس نے تورات کو از سر نو ترتیب دیکر تحریر کیا تو مستر مخفی مافوظات بھی قلمبند کیے جو اگرچہ عام طور پر راسخ نہ تھے لیکن خواص کو پوشیدہ تعلیم ہوتی تھی۔ ان کتب کو ان کی اصطلاح میں ”سفریم جنوزیم“ کہتے ہیں جنوزیم کے معنی قیمتی چیزوں کو محفوظ رکھنا۔ عربی میں اسکا مترادف کثر مخفی ہے۔ یہ تو روایت ہے لیکن واقعہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکندر کے جانشینوں کے عہد میں جب ایک طرف یہود اپنی آزادی قائم رکھنے کے لیے جدوجہد کرتے تھے اور دوسری طرف آپس ہی میں صدقتیوں فریسیوں اور دیگر فرقوں کے مابین مناظرے اور مجادے ہو رہے تھے لوگوں نے اپنے مطلب کے لیے میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۴ و صفحہ ۴۴۵۔ اتقان نزع ۴۰۰۔ کتاب عزرا نمبر ۳۱۱۔

دوم۔ مجدد یعنی روایات و سیر آثار و قصص۔ یہ ایک عجیب و غریب عجوبہ مرکب ہے جس میں کہیں تو الہیات کے رموز اور ملک اور ملکوت کے اسرار درج ہیں اور کہیں خدا اور اس کے برگزیدہ انبیاء و رسل کی طرف لغو اور بہودہ افعال منسوب ہیں۔ کہیں زمین و آسمان کے عجائبات تحریر ہیں اور کہیں اجنہ اور ارجحہ کی خوش فعلیاں۔ جادو اور طلسمات کے کرشمے۔ تعویذ گنڈے۔ غرض کہ یہ مجموعہ عام طور سے مقبول ہو گیا اور مذہب مسیح ہو کر مجموعہ اوہام رہ گیا۔

انتباہ۔ افسوس ہے کہ ان کتابوں کا زہر پلا اثر ہمارے یہاں کی تفاسیر میں بھی سراپا کر گیا اور مشہور مفسرین نے بھی اہل کتاب کی ان روایات کو اپنی تفاسیر میں بجنسہ نقل کر کے صحابہ کرام اور رسول صلعم تک انکا سلسلہ روایت ملا دیا۔ اسکی ابتدایوں ہوئی کہ نبی اللہ عربی عاص کو اہل کتاب کی کتابوں کا ایک بار شتر ساتھ لگ گیا چنانچہ انھوں نے انھیں بنی اسرائیل اور روایات یہود کو اس کثرت سے بیان کیا کہ ان کی حدیثوں کی تعداد سنت ابو ہریرہؓ کی حدیثوں سے بھی بڑھ گئی۔ حاشیہ شجرۃ الفکر میں ابوالامداد ابراہیم لکھتے ہیں:-

ومثال لصحابی الذی لم یاخذ عن الاسرائیلیات ابو بکر وعمر وعثمان وعلی ومثال من اخذ عن عبد اللہ بن سلام وقیل عبد اللہ بن عمر بن عاص فانہ لما فتح الشام اخذ حمل بعیر من کتب اهل کتاب وكان یحدث منها۔ اور ان صحابہ میں جنھوں نے اسرائیلیات سے اخذ نہیں کیا ابو بکر اور عمر عثمان اور علی بن ابی طالب نے اخذ کیا ابن سلام ہیں اور کہا جاتا ہے کہ عبد اللہ بن عمر بن عاص ہیں انھوں نے جب ملک شام فتح ہوا تو ایک بار شتر کتب اہل کتاب کا لیا اور ان سے روایت کرنے لگے۔

شرح الشرع شجرۃ الفکر میں ملا علی قاری کا بھی یہی قول ہے اور جنگ یرموک میں یہ واقعہ بیان کیا ہے۔ ان روایات کا نام کتب احادیث میں اسرائیلیات ہے۔ اور ان کا سلسلہ آئینہ صلعم تک منقطع ہے لیکن غلطی سے لوگ ان کو احادیث نبوی سمجھتے ہیں مقاتل بن سلیمان



ان مطابق کتابین تصنیف کیں اور ان کو انبیا سے مابقی کے نام سے منسوب کرنے لگے۔ یہ سلسلہ سو برس قبل مسیح سے سو برس بعد مسیح تک زور و شور سے جاری رہا اور یہود کی طرح نصاریٰ نے بھی اختیار کیا یہ کتابین زیادہ تر اخبار آئندہ اور مسیحا کے ورود کی پیشین گوئیوں سے بھری ہوئی تھیں اور ہر فرق اپنے مطلب کے مطابق عبارت گڑھ دیتا تھا۔ عام طور سے ان کتابوں کا پرچہ ہونے لگا مگر اسکے ساتھ ہی اختلاف بھی بڑھتا گیا کسی نے کسی کتاب کو معتبر قرار دیا تو دوسرے نے اسکو جعلی ٹھہرایا اسطور سے ان کتب کو اپوکریفہ (جعلی) کہنے لگے۔ غرضکہ اس رد و قبول سے جبکی بناء نفسانیت اور جہل پر تھی اصلیت پر پردہ پڑ گیا۔ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ يَتْلُوْنَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لَيْسَتْ تَوْرَابُ مِّنَّا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهْم مِمَّا كَتَبْتُمْ اَيُّدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهْم مِمَّا يَكْتُمُوْنَ

اب ہم ان کتابوں کے نام ذیل میں درج کرتے ہیں :-

۱	کتاب اسد راس اول و دوم
۲	توبت
۳	یودت
۴	بقیہ ابواب استر
۵	دنام یلیمان
۶	کتاب اوعنا یا "اکلی ریشکس"
۷	باروق
۸	تین محصوم بچوں کا نغمہ
۹	تاریخ سیمینا
۱۰	تاریخ بربادی بن ودرگن
۱۱	دعاے نمیس شاہ یہودیہ
۱۲	کتاب مقابیان اول و دوم

۱۱۔ ہم نے یہ حارج معارج الدین حصہ اول باب چہارم میں لکھا ہے تحت عنوان "تحقیق مسیحا" ۱۲

یہ سب کتابین محمد عتیق کے یونانی ترجمہ نسخہ سیدہ عینہ میں موجود ہیں اور اب تک یونانی اور رومی کلیسا میں مقدس کتابوں میں شامل ہیں اور بعض کی تلاوت بھی ہوتی ہے۔

پراگشٹن کلیسا نے ان کو خارج کر دیا ہے۔

۱۳	کتاب سوم مقابیان	۲۰	صحیفہ اول و دوم اور لیس	۲۶	کتاب چہارم مقابیان
۱۴	ہسراق	۲۱	کتاب دوم و سوم باروق	۲۸	صحائف سبہ شیت
۱۵	نامہ یری	۲۲	عہد نامہ بارہ پیغمبروں کا	۲۹	کتاب پیدائش صغیر
۱۶	صحیفہ آدم و حوا	۲۳	سبلی لائن پیشین گوئیاں	۳۰	صحائف قیاس و وصیت
۱۷	کتاب جوبلی	۲۴	مشاہدات موسیٰ ع	۳۱	دسرار و معراج موسیٰ ع
۱۸	نامہ استیس	۲۵	کتاب چہارم عزرا	۳۲	معراج اشعیا
۱۹	شہادت نامہ شعیبا	۲۶	زبور سلیمان	۳۵	ملفوظات حقیق

ان کتابوں کے علاوہ چند اور کتابین تھیں جو اسی زمانہ میں معدوم ہو گئی تھیں مگر انکا حوالہ ان کتب میں پایا جاتا ہے مثلاً تاریخ "یوحنا ہرنیس" جسکا حوالہ کتاب اول مقابیان میں موجود ہے۔ اور کتاب "یوسف و اسینٹ" وغیرہما ان سب کتابوں کو "اپوکریفہ" کا لقب دیا گیا ہے لیکن زمانہ حال کے علماء یورپ اب ان کی اہمیت تسلیم کرتے جاتے ہیں کیونکہ ان کے ذریعہ سے حضرت عیسیٰ سے تین سو برس پیشتر اور دو سو برس بعد کی تاریخ پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ علاوہ اسکے تورات اور آنا جیل کے درمیان یہ کتابین برزخ کے طور پر کام دیتی ہیں اور صاف نظر آتا ہے کہ کس طرح "مسیحا" کے متعلق پیشین گوئیوں نے نصاریٰ کے عقائد کی بنیاد قائم کی۔ ان کتابوں میں ایسے بھی مضامین ہیں جو کلام مجید میں مذکور ہیں مگر جن کو مزوجہ عہد عتیق کی کتابوں سے یا خارج کر دیا ہے یا مہم طور پر بیان کیا ہے مگر خود مزوجہ عہد عتیق کی کتابین کہاں تک قابل وثوق ہیں انکا ذکر آگے آتا ہے۔

۱۵۔ ماخوذ از دیباچہ اپوکریفہ جلد اول مؤلفہ چارلس مطبوعہ آکسفورڈ پریس ۱۹۱۳ء ص ۱۲

۱۶۔ مثلاً حضرت ابراہیم کا مناظرہ اپنے باپ آزر سے سورہ انفام میں مذکور ہے لیکن توریت کتاب پیدائش میں اسکا کچھ ذکر نہیں حالانکہ کتاب جوبلی آیت میں یہ مناظرہ پچھلے مذکور ہے (دیکھو اپوکریفہ جلد دوم صفحہ ۳۰ و ۳۱) ۱۱



کیخسرو کا نام تحریر ہے۔

(علامت نه سده) ش  
 (علامت ناصحه) ی  
 (علامت کسره) ت  
 (علامت ناصحه) ش  
 (علامت نه سده) ی  
 (علامت ناصحه) خ  
 (علامت نه سده) م  
 (علامت ناصحه) ا  
 (علامت نه سده) خ  
 (علامت ناصحه) ه

ترکیب حروف مذکور مع ترجمہ

ادم	کوروش	خشایثی	هخامنشی
مین پون	کیخسرو	پادشاه	کیان

(ماخوذ از آثار عجم صفحات ۱۴۳ تا ۱۴۶ و صفحه ۲۳۴)

کہا جاتا ہے کہ صحیفہ ابراہیمؑ اسی خط میں تحریر تھا لیکن اسکا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں جب بنی اسرائیل مصر میں مقیم ہو گئے تو اُن کو ایک دوسرے خط سے سابقہ پڑا جو چار ہزار سال قبل مسیح ؑ وہاں رائج تھا اور جسکو ”ہیرو گلیف“ یا خط متثال کہتے تھے بمقتل کے قدیم بتخانوں۔ اہرام کے تخت خانوں میں ممی لاشوں پر جو عجیب نشانات پائے جاتے ہیں وہ یہی خط متثال ہیں جس کے ذریعہ سے اشیاء کو ان کی شکلیں کھینچ کر ظاہر کرتے تھے لیکن اس خط میں یہ سخت دقت تھی کہ انہما مطلب کے لیے تھوڑی سی جگہ میں بہت سی شکلیں کھینچنا پڑتی تھیں اسلئے رفتہ رفتہ تصاویر کے عوض مختصر اشارات جن کو ”ہیروٹاک“ یا ”کریسیو“ (میں سے موج) کہا

جمع و تحریر عماد عظیم

۱۰ روایت یہود کے مطابق حضرت عزراء نے تورات کی تعلیم و تلقین تحریر و تسطیر کے واسطے ۱۲۰ علما و یہود کی ایک مجلس ترتیب دی تھی جو زمانہ مابعد میں "کنسہ عظمیٰ" کے نام سے مشہور ہوئی۔ احبار جو اس مجلس کے رکن ہوتے تھے ان کے فرائض میں منجملہ تصفیہ مہات امور دین اجزاء تورات کی نقل و کتابت قرأت و روایت بھی داخل تھی۔

قدیم رسم الخط

یہود میں لکھنے کا دستور قدیم سے ہے۔ سورت اعلیٰ حضرت ابراہیم کا اصلی وطن "اور کلدانیان" تھا جہاں ایک قدیم خط رائج تھا۔ ارض سوس میں جو پتھر کی سلین سلطنت میں زمین کھودتے وقت ملی بن اُن پر کلدانیوں کے قدیم بادشاہ حمورابی (عہد سلطنت دو ہزار دو سو برس قبل مسیح ۱۷۰۰) کا قانون جہین ۲۸۳ وفات مندرج ہیں اور جن سے اُس زمانہ کی تہذیب کا نقشہ کھینچ جاتا ہے منقوش پایا گیا۔ اسی طرح آشور اور بابل کے آثار قدیمہ۔ تخت جشید اور نقش رستم کے کتبے جو گزشتہ صدی میں دریافت ہوئے اُن سب پر ایک ہی رسم الخط کا پتہ چلا ہے۔ اس خط کا نام اصطلاح میں کُنی فارم یا خط میخی ہے جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حروف پیکان یا میخ کی شکل میں نظر آتے ہیں۔ ۱۰۰۰ء میں ایک جرمنی عالم اسپیکر نے ایران کا سفر کیا اور خط میخ کے نمونے اور ویرانوں میں پڑے کتبوں کو پڑھا اور پھر ایک کتاب میں اس خط میخی کے حروف تہجی۔ اُن کے پڑھنے کا طریقہ اور اُن کتبوں کا ترجمہ تحریر کیا۔ خط میخی تین ۲۱ حرف ہیں لیکن ایک ہی حرف کو اکثر دو تہیہ طرح پر لکھا ہے اس لیے ۴۲ شکلیں پیدا ہو گئیں۔ ذیل میں ایک کتبہ نمونہ درج ہے۔ یہ کتبہ مشہد مادر سلیمان میں جو شیراز سے ۲۰ فرسخ دور ہے پایا گیا۔ اس







صاف نظر آتا ہے۔ پاپائرس چونکہ کثرت استعمال سے جلد بوسیدہ ہو جاتا تھا اسلئے بہت سے قلمی نسخے جو اس کاغذ پر لکھے گئے (خاص کر اناجیل کے) وہ اکثر ضائع ہو گئے۔

### عہد عتیق کے قدیم نسخے

بیت المقدس کی آخری تباہی کے بعد جب یہودیت کا شیرازہ بکھر گیا تو آجبار نے دوسری صدی عیسوی میں ۲۴۴ مرقوم کتابوں کو جو عیسائیوں میں عہد عتیق کے نام سے مشہور ہوئے ترمیم دیکر کچا لکھنا شروع کیا ان قدیم تحریرات کے متعلق ریورنڈ برن اپنی کتاب دیباچہ علوم بائبل جلد ۱ حصہ اول باب فصل اول میں لکھتے ہیں :-

”عہد عتیق کی کتابیں دراصل عبرانی زبان میں ہی رود دنیا میں سے پکاری جاتی ہیں ایک آئوگرانس یعنی وہ کتابیں جن کو خود آہامی لکھنے والوں نے لکھا تھا انہیں کے سب نسخے ناپید ہو گئے کوئی بھی موجود نہیں ہے دوسرے آئوگرانس یعنی وہ نسخے جو اصلی نسخوں سے نقل ہوئے تھے اور جو مکرار و سر کر نقل ہوتے ہوئے بہت کثرت سے پھیل گئے تھے۔ یہ پچھلے نسخے بھی دو قسم کے تھے۔ (۱) پرانے جو یہودیوں میں بہت معتبر اور سندی گئے جاتے تھے مگر یہ نسخے بھی مدت سے معدوم ہو گئے ہیں۔ (۲) نئے جو سہکاری کتب خانوں میں یا لوگوں کے پاس موجود ہیں اور یہ بھی دو قسم کے ہیں اول رولڈ یعنی دولہی صحیفے جو معاہدہ میں کام آتے ہیں دوم اسکریپٹو سکریپٹس یعنی وہ قلمی نسخے جو مربع تقطیع پر لکھے ہیں اور عام لوگوں کے کام میں آتے ہیں“

عہد عتیق کی کتابیں اگرچہ دوسری صدی عیسوی میں مرتب ہو گئیں لیکن اس وقت تک کسی خاص متن پر اتفاق نہیں ہوا تھا اس وجہ سے نقلوں میں سخت اختلاف ہوتا تھا اور یہ اختلاف روز بروز نقلوں کی کثرت کے ساتھ بڑھتا جاتا تھا۔

وجوہ اختلاف | اختلافات کے چند وجوہ تھے اول عبرانی رسم الخط میں حروف علت

بالکل نہ تھے صرف ۲۲ حروف صحیح متعلق تھے اور ان میں بھی بعض حرف ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اسلئے ذرا سی بے احتیاطی میں عبارت کچھ سے کچھ ہو جاتی تھی مثلاً کتابا دل صموئیل بائبل آیت ۱۸ میں لکھا ہے

”اور طالوت نے اچھا سے کہا کہ تابوت کو یہاں لاکھو کہ تابوت اُس وقت بنی اسرائیل کے پاس تھا“

لیکن محقق ہے کہ تابوت اُس وقت بنی اسرائیل کے پاس نہ تھا بلکہ کوسون دور ان کے دشمنوں کے قبضہ میں تھا اور اچھا کے عوض اس وقت آلیاز کا ہن تھا اسلئے مفسرین تورات نے جب غور کیا تو معلوم ہوا کہ مشابہ حروف کی وجہ سے التباس ہو گیا ہے۔ زمانہ حال کے مشاہیر علماء تورات و تلماسن۔ کوٹرن۔ پوپوژنڈ کرک پٹیک اور ڈاکٹر ائمہ تھہ بالاتفاق کہتے ہیں کہ چونکہ آفوز (۶۱۵۸) یعنی جُبہ اور آفون (۶۱۶۸) یعنی تابوت کے حروف مشابہ ہیں اسلئے غلطی ہو گئی۔ اصل میں آیت یون ہوگی۔

”اور طالوت نے اچھا سے کہا کہ جُبہ یہاں لاکھو کہ اُسے اُس وقت جُبہ کو پہنا“

دوم۔ عبرانی حروف چونکہ علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے اور چونکہ لفظوں کے درمیان کوئی علامت فاصلہ درج نہیں ہوتی تھی اور نہ جگہ چھوڑ کر لکھتے تھے اسلئے غلط جوڑ ملانے سے الفاظ کچھ سے کچھ ہو جاتے تھے جیسا کہ مثلاً زبور باب ۱۴ میں اختلاف ہو گیا۔ اس طرح تورات میں بکثرت ایسے مقامات پائے جاتے ہیں۔

لطیف | اودھ کے نواب سعادت علی خان نے شاہ ایران کو ایک خط بھیجا۔ کاتب نے نواب کو ”پیر و مرشد برحق“ لکھ دیا اسپر دربار ایران سے اعتراض ہوا کہ یہ لقب خاص جناب امیر علیہ السلام کا ہے اسلئے ایک شیعہ مومن سے ایسی بے ادبی کیسے جائز ہو سکتی ہے

۱۱ | عبرانی حروف کا نقشہ باب سوم میں درج ہے ۱۲ | صفحہ ۲۰۹ ”دیر یوم زفس بائبل“ ۱۳

۱۴ | صفحہ ۱۱۱ بائبل مذکورہ ۱۲



نواب سعادت علی خان نے جہوقت یہ جواب پڑھا شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا اور دربار کے پیشی احسان اللہ ممتاز کی طرف خط لکھا کہ اس کا جواب دو۔ میں نے برہنہ عرض کیا جہاں بنا و ایرانی اہل زبان میں آج ان کی سخن فہمی معلوم ہو گئی۔ یہ پیرو مشد برحق نہیں ہے بلکہ وہ سبے پیر۔ مشد برحق یعنی مشد برحق علی مرتضیٰ کا پیرو۔ نواب پتھر کے گئے اور ممتاز کا منہ زرد ہو کر رہ گیا۔

”تصحیحات اجبار“ ان دہو کہ عدو واجہار نے تورات کے متعدد مقامات کو جہاں ان کے مخالفین کے خلاف کوئی بات پائی گئی بدل دیا۔ ریڈ ریڈ ماسن اپنی کتاب ”بہتری آف وی ٹنگش با بیل“ صفحہ ۱۴۱ میں لکھتے ہیں کہ اجبار نے اٹھارہ مقامات میں تورات کو بدل دیا جو آپ تصحیحات اجبار کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ دوسرے مقامات پر انھوں نے اس قدر نشان کر دینے پر اکتفا کیا کہ یہ حسن ہے اور اس امر کو انھوں نے بطور روایت بیان کیا جو بعد کو حاشیہ پر قلمبند ہونے لگا۔ مذکورہ بالا اٹھارہ مقامات کو انھوں نے پوشیدہ نہیں رکھا اور وہ اب تک عبرانی بائبل میں نقش ہوتے ہیں انہیں۔ یہ اکثر مقامات تو ایسے ہیں جہاں اجبار نے اسے تین خدا کو بطور ایل (تجسیم) بیان کرنا خلاف ادب تھا یا کسی مرتب ایسے افعال مذکور تھے جو عقائد یہود کے مطابق ذات باری تعالیٰ کی طرف منسوب نہ ہونا چاہیے۔ مثلاً کتاب پیدائش باب ۱۲ آیت ۱۱ میں اہل عبرانی متن یوں تھا ”یہواہ ابراہیم کے سامنے نظر ہوا“، چونکہ یہ مضمون خلاف ادب تھا اس لیے اجبار نے یوں تصحیح کی ”ابراہیم یہواہ کے سامنے نظر ہوا“۔

پادری صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۲۰ میں پھر لکھتے ہیں۔  
”لیکن کتاب قاضیان باب ۱ آیت ۳۰ کے متن میں قصداً تحریف ہوئی کیونکہ یہ متن جو مرتد ہو کر قوم دن کا کاہن بنا منسہ کا پوتا لکھا ہے۔ نہ وہ موسیٰ کا پوتا تھا لیکن اجبار نے حضرت موسیٰ کی کسر شان کے لحاظ سے یہ مناسب نہ جانا کہ آپ کا پوتا مرتد مشہور ہو اس لیے

آپ کے نام کے عوض منسہ لکھ دیا۔  
ڈیڑ نو زمر بائبل کے صفحہ ۲۸۵ کتاب قاضیان کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ ”جملہ نقاد و فن بالاتفاق اس تحریف کے قائل ہیں“ اگرچہ ان تحریفات کو حق بجانب ثابت کرنے کی بہت کوشش ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ مذکور گناہ بدتر از گناہ ہے۔

## عبرت

کدہ مجیدین ابو اسب کی بدکرداریوں اور جہنمی ہونے کا اعلان ہوتا ہے کرو دین سلمان تیرہ سو برس سے تبت ید ابا لہب پڑھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ ابو اسب حضرت خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین کا حقیقی چچا ہے لیکن نہ کسی خلیفہ نہ امام نہ سلطان نہ پادشاہ نہ مجتہد نہ محدث نہ فقیہ نہ متکلم کسی کی یہ جرات نہ تھی کہ ابو اسب کو مثلاً ابو جہل سے بدل دیتا لیکن یہ اجبار یہودی کی ”دلاوری“ ہے کہ ”بکف چراغ دار“ کے مصداق ہیں!

اجبار کے اقوال اور روایات کو جس گروہ نے سب سے پہلے جمع مسوراتیان یعنی رواۃ یہود کر کے تحریر کیا وہ مسوراتیان کے نام سے مشہور ہے۔ مسورہ کے لفظی معنی روایت ہے اس لیے مسوراتیان یہود کے رواۃ ہیں۔ چھٹی صدی عیسوی سے دسویں صدی عیسوی تک یعنی آن حضرت صلعم کے عہد رسالت سے خلیفہ عباسی القادر باللہ کے زمانہ تک یہود کے دو مشہور مدرسے ایک بابل میں اور دوسرا تلمیرس واقع ملک شام میں قائم تھے جہاں کتب مقدسہ کثرت سے نقل کی جاتی تھیں۔ بابل میں جو نسخے تحریر ہوئے ان کو مشرقی نسخے اور تلمیرس والوں کو مغربی نسخے کہتے ہیں۔ مسوراتیان نے سب سے پہلے روایات اجبار کو جمع کر کے حواشی اور تعلیقات مرتب کیے لیکن جب اختلافات کو جمع کیا تو معلوم ہوا کہ یہ تعداد ۱۳۱۴ تک پہنچ گئی۔ یہ اختلافات مع حواشی و تعلیقات اب تک عبرانی تورات میں نقش کیے جاتے ہیں جن سے صاف نظر آتا ہے کہ اسل تورات اور صحف انبیاء کھانک قابل وثوق ہیں۔



بہر حال اس وقت تک جب قدر تحریفات ہوئیں وہ ہوئیں لیکن مسوراتیان نے یہ بڑا کام کہ قرآن مجید کی صحت قرأت و کتابت (جکا ذکر کینہ عنوان میں کیا جائیگا) سے متاثر ہو کر انھوں نے بھی عبرانی رسم الخط کے نقائص کو دور کر کے نقطے وغیرہ لگا کر متن تورات کی صحیح قرأت کی بنیاد مستحکم کر دی۔ ابتدا سے گیارہویں صدی عیسوی میں عن بن عسیر مدبر مدرسہ طائبریس اور یعقوب بن نفتالی مدبر مدرسہ بابل نے مشرقی اور مغربی نسخوں کا مقابلہ کر کے ایک متن تیار کیا جو اب تک مروج ہے۔

اختلافات جب قدر پائے گئے وہ اب حاشیہ پر درج ہوتے ہیں۔ مسئلہ ۶ میں پہلی مرتبہ عہد عتیق کی کتاب میں چھاپی گئیں لیکن جب وائز ہونے سے ششہ ۶ میں طبع ثانی کا ہوتا ہے کیا تو بارہ ہزار جگہ طبع اول سے اختلاف کرنا پڑا لیکن یہ اختلاف زیادہ تر قرأت کے اختلاف ہیں۔

**ترجمہ** ترجمہ کے لفظی معنی مفصل ترجمہ ہیں۔ قدیم عبرانی زبان جہین توریت نازل ہوئی تھی قید بابل کے زمانے سے یہود میں متروک ہو گئی تھی اور اسکی جگہ کالدی یا آرامک زبان نے لیلی تھی۔ حضرت عزرا کے زمانے سے یہ دستور ہو گیا تھا کہ چونکہ یہود عام طور سے عبرانی نہیں سمجھتے تھے اسلئے اجارہ توریت کی اصل آیات کا مفصل ترجمہ سنایا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ کنیسوں میں توریت اسی طریقہ سے پڑھی جانے لگی اور ان ترجموں نے مستقل حیثیت اختیار کر لی اور عہد مسیح میں کتابوں کی شکل میں مرتب ہو گئے ان سب کی تعداد قریب دس کے ہے۔ سب میں مشہور وہ ترجمہ ہے جو اکیلاکس کی طرف منسوب ہے۔ اسے مصنف کا حال محقق نہیں ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اسکا لکھنے والا ایک بابلی تھا جس نے دین یہود اختیار کر لیا تھا۔ بہر حال یہ ترجمہ اپنی موجودہ صورت میں تیسری صدی عیسوی کے آخر کا مترجمہ کیا ہوا ہے۔

غیر زبانوں میں ترجمے عہد عتیق کا ترجمہ سب سے پہلے یونانی زبان میں ہوا جس

یہودی ایجنٹ یعنی نسخہ سبعینہ کہتے ہیں۔ مشہور مورخ یہود جو تسی فس اپنی کتاب "ایٹنی کو ریز" (یاد سلف) کے باب ۱۲ میں لکھتا ہے کہ بادشاہ مصر بطلمیوس فلا دلفیوس (عہد حکومت ۱۸۰ سے ۱۴۵ ق م) اپنے مشہور کتب خانہ اسکندریہ کے لیے یہودی کتب مقدسہ کی ایک نقل چاہتے تھے جس کے واسطے اس نے ایک کثیر رقم خرچ کی اور بہت سے یہودی غلاموں کو آزادی دیکر ایک وفد یروشلم کے سردار کاہنان کے پاس بھیجا چنانچہ ستر علماء یہود منتخب ہو کر دو اشہ ہوئے۔ بادشاہ نے انکو جزیرہ فرس میں علیہ علیہ ٹھہرا کر ترجمہ کا حکم دیا انھوں نے ۷۲ دنوں میں ترجمہ پورا کر دیا۔ جب سب کے ترجمے ملائے گئے تو معلوم ہوا کہ ہر مترجم کا ترجمہ لفظ بلفظ یکساں ہے اور کسی قسم کا فرق نہیں ہے اسلئے سب کو یقین ہو گیا کہ بے شک یہ ترجمہ الہامی ہے۔ یونانی زبان بولنے والے یہود میں یہ ترجمہ بہت مقبول ہوا اور صدیوں تک عبادت خانوں میں عبرانی توریت کے عوض اسی کی تلاوت جاری رہی۔ حضرت عیسیٰ کے حواری جب با قوم غیر یہود میں اشاعت دین کو نکلے تو انھوں نے اسی ترجمہ کو غنیمت سمجھا کر استہوار کرنا شروع کیا۔ اناجیل میں جہاں تورات کی عبارت کا حوالہ دیا ہے وہاں ہی ترجمہ نقل کیا ہے۔ مشرقی کلیسا میں اب تک ہی ترجمہ گرجاؤں میں پڑھا جاتا ہے۔

لیکن مروجہ عبرانی متن سے یہ ترجمہ چند باتوں میں مختلف ہے جنکی تفصیل یہ ہے۔ (۱) انبیاء کی مدت عمر اور واقعات کی تاریخوں میں سخت باہمی اختلاف ہے مثلاً تخلیق آدم سے طوفان نوح تک عبرانی توریت میں ۱۶۵۶ سال درج ہیں لیکن اس ترجمہ میں ۲۶۲۲ سال تحریر ہیں۔ وغیرہ۔

(۲) ابو کرئیل یعنی وہ "جعلی کتابین" جن کو یہود و نصاریٰ نے مروجہ عہد عتیق سے خارج کر دیا ہے وہ بھی اس میں شامل ہیں۔

(۳) امثال سلیمان۔ یرمیاہ اور زبور کی ترتیب بدلی ہوئی ہے۔ زبور میں ایک نغمہ کا اور اضافہ کیا ہے۔



(۴) ترجمہ لفظی نہیں ہے بعض مقامات میں فاش غلطیاں ہیں چنانچہ کتاب دانیال اس قدر لغو ترجمہ ہوئی تھی کہ اسکی جگہ جدید ترجمہ شامل کیا گیا۔

(۵) بہت سے مقامات میں تصرف کیا ہے خاصکر ان مقامات میں جہاں حنرا کو انسانی صفات اور جذبات رکھنے والا بیان کیا ہے تاکہ غیر یہود کو خدا کی عظمت اور روحانیت میں کچھ شبہ نہ ہو مثلاً کتاب پیدائش باب ۱۱ کی اصل عبرانی میں یوں لکھا ہے وہاں خداوند خفا ہونا میں عرض کرتا ہوں، لیکن یہاں اس ترجمہ میں یوں بدل دیا ہے، خداوند کیا یہ ایسی بات نہیں کہ میں کچھ عرض کروں؟ یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت ابراہیم قوم کو طام کے واسطے سفارش کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا اگر اس قوم میں پرچاس ایمان والے موجود ہوں تب بھی عذاب آئینگا ارشاد ہوتا ہے اس صورت میں عذاب ٹل جائیگا۔ یہ سنکر حضرت ابراہیم پھر عرض کرتے ہیں کہ اگر پرچاس میں پانچ کم شکلے ارشاد ہوتا ہے کچھ مضائقہ نہیں۔ حضرت ابراہیم پھر دس دس کم کرتے جاتے ہیں اور ہر مرتبہ خداوند تعالیٰ انکو اطمینان دلاتا ہے آخر دس پر حضرت ابراہیم خاموش ہو جاتے ہیں۔

قرآن مجید میں یہ واقعہ یوں مذکور ہے:-

فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الرَّوْعُ وَ جَاءَتْهُ الْبُشْرَىٰ يُحَبِّلُهُ لَقِيَ قَوْمًا شَوَّطَ ۖ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَكِيمٌ ۝۱۰۱	پھر جب ابراہیم سے ڈر جاتا رہا اور سکو بشارت ملی تو قوم کو ط کے مقدس میں ہم سے جھگڑنے لگا بیشک ابراہیم بردبار نرم دل خدا سے دل لگانے والا مستنبہ ۱۰۱
---	--

تھا۔ (سورہ ہود)

حضرت ابراہیم، مقام رضا میں شان جمالی کا نظارہ کرتے ہوئے راز و نیاز میں مصروف ہیں۔ اس انداز گفتگو کی حقیقت ظاہر بین کیا سمجھتے اور اس لیے اکلون نے اپنے قصور فہم کو بہرہ سے

۱۰ تعجب ہے کہ پھر کیونکر سبک پال نے مسیح کو ابن اللہ کہا۔ ہم نے یہی تشریح معارج الدین حصہ اول صفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ میں کی ہے وہاں دیکھنا چاہیے ۱۱

تجسیم کی بحث چھیڑ کر عبارت کو بدل دیا۔

الغرض دوسری صدی عیسوی تک یہ ترجمہ بہت مقبول رہا لیکن تیسری صدی میں جب دین عیسوی تسطنین رومی کے عہد حکومت میں شاہی مذہب ہو گیا تو پاپا سے روم و آسمانوں نے سلسلہ میں سینٹ جروم کو مقرر کیا کہ تورات اور اناجیل کا ایک مستند ترجمہ رومی زبان میں مرتب کرے۔ جروم نے مذکورہ بالا یونانی ترجمہ کو ناقص سمجھ کر ارادہ کیا کہ رومی ترجمہ اصل عبرانی تورات سے ہو۔ چنانچہ اسے شام کا سفر کیا اور ۱۲ سال تک بیت اللحم کے ایک غار میں قیام کر کے مختلف عبرانی نسخوں اور احبار یہود کی اعانت سے سلسلہ ۶ میں اپنا مشہور رومی ترجمہ جو ولگٹ کے نام سے مشہور ہوا طیار کیا۔ ابتداء کلیساؤں نے اس ترجمہ کو معتبر نہ سمجھا۔ لیکن رفتہ رفتہ کلیسا روم نے اسی ترجمہ کو قبولیت کی سعادت کی بھر تو یہ حال ہو گیا کہ قرونِ ظلمہ سے پندرہویں صدی عیسوی تک اسی ترجمہ پر مدار تھا حتیٰ کہ سلسلہ ۶ میں جب کارڈنل منس نے پاپی گلاٹ نسخہ اس طور سے شائع کیا کہ ہر صفحہ پر بیچ میں رومی ترجمہ اور دونوں طرف اصل عبرانی اور یونانی ترجمہ نسخہ سبعینہ تحریر ہوا تو رومی ترجمہ کے قبول عام کے باعث سے خاص دعاء میں یہ فقرہ چھپتے ہوئے لگا کہ حضرت مسیح کو دو ڈاکوؤں کے بیچ میں سولی دی گئی ہے پادری ٹامسن لکھتے ہیں کہ مختلف اوقات میں اگرچہ جروم کے ترجمے کی نظر ثانی ہوئی لیکن اسکا ترجمہ ناقص ہی رہا۔ زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ جروم کو اگرچہ پُرانے صحیفے دستیاب ہوئے لیکن پھر بھی پوری صحت نہوسکی۔

ان دو مشہور ترجموں کے علاوہ شامی، قبطی، حبشی اور آرامی زبانوں میں بھی عمیق کے ترجمے ہوئے لیکن یہی دونوں مذکورہ بالا ترجمے زیادہ مشہور ہیں۔

کیا عجیب بات ہے کہ صدیوں تک تمام عیسائی انجمن ناقص و مشکوک ترجموں کو وحی والہام سمجھتے رہے اور انجمن کو اپنا رہبر بنایا۔ انسانی کلو پیٹریا برٹینیکا کی جلد دوم طبع جدید میں

۱۱ اخذ از تاریخ باہل مصنفہ پادری ٹامسن ۱۲



”بائبل“ پر جو عالم نامہ اور مبسوط مضمون تحریر کیا گیا ہے اسکے ایک مقام میں لکھا ہے۔  
 ”عرصہ دراز تک کتب مقدسہ کا مطالعہ جرح و تعدیل کے مستند افسانوں سے محروم رہا۔ یہود محض اس عبرانی نسخہ کی پیروی کرتے تھے جس کی نسبت یہ مشہور تھا کہ غائب  
 دوسری صدی عیسوی میں جمع کیا گیا اور بعد ازاں امتیاط سے محفوظ رکھا گیا۔  
 لیکن اس نسخے میں چند تحریفیں تو ایسی ہیں جو ب صاف نفرت آمیز ہیں اور  
 غالباً ایک کافی تعداد تک ایسی تحریفیں اور بھی موجود ہیں جنکی  
 شاید اب یا کبھی پورے طور سے قطعی نہ نکل سکے۔ عیسائی اور سکندریہ  
 کے یہود غلطی کی حالت اس سے بھی بدتر تھی کیونکہ پانچویں صدی عیسوی تک  
 شاذ و نادر استثنائے کے ساتھ اور پانچویں صدی سے چند رعوین صدی تک بلا استثناء  
 ان بزرگوں نے تمام مترجموں پر اسکاٹ کیا ہے۔“

تحقیقات جدیدہ کی روش سے انصاف پسند علماء و یورپ کی اب آنکھیں کھلی ہیں اور ان کو  
 تحریفات کا علم ہوتا جاتا ہے لیکن تیسویں و پچیسویں برسوں سے قرآن مجید نے ان تحریفات کی پہلی ہی  
 قلعی کھول دی تھی۔ ذیل میں ہم چند مثالیں اہل کتاب کی ہریت کے واسطے پیش کرتے ہیں۔

## مثال اول

### حضرت داؤد اور قصہ اوریا

کتاب دوم صومیل باب ۱۱ میں لکھا ہے کہ ایک دن داؤد نبی اپنے ایک فوجی افسر اوریا  
 کی مجاہدین عورت بے شج کو غسل کرتے دیکھ کر عاشق ہو گئے۔ فوراً اسکو محل میں بلو ا بھیجا عورت  
 کو محل میں لایا تب آپ نے عیب چھپانے کی غرض سے اوریا کو میدان جنگ سے بلو ا بھیجا لیکن  
 اوریا عورت کو بہنے سے روک دیا ہے۔“

تحریفات  
تورات

وہ جہاد کے جوش میں اپنی عورت سے ملقت نہوا۔ تب آپ نے اسکو لڑائی کی صفت اول میں  
 اپنے سپہ سالار سے خفیہ کھلا کر تعین کر دیا جہان اوریا نہایت جاننازی سے لڑ کر مارا گیا۔ تب  
 آپ نے اہلکی عورت سے شادی کر لی۔“

تم اوپر پڑھ آئے ہو کہ اجارے اٹھا رہے مقامات پر متن تورات کو غلطاً بدل دیا۔ کتاب  
 قاضین میں موسیٰ کے عوض منسہ بنا دیا تاکہ حضرت موسیٰ کے گمراہ پوتے کی وجہ سے خود آپکی  
 عظمت میں فرق نہ آئے۔ یہ سب کچھ ہوا اور پھر اس اہتمام کے ساتھ کہ سلسلہ سلسلہ ان نصیحتات  
 کی روایات سمجھائی گئیں اور آج تک بیان کی جاتی ہیں لیکن کیا عجیب بات ہے  
 کہ مذکورہ بالا قصہ کی صحت کی طرف اجارے بالکل توجہ نہ کی حالانکہ داؤد کو یہود اولوالعزم  
 پیغمبر حبیب اور مانتے ہیں اور کج نہایت نظر ہیں کہ مسیح موعود آپ ہی کی نسل سے پیدا ہوگا پھر کیا زنا اور  
 قتل عمد سے جو شریعت موسوی میں بھی گناہ کبیرہ ہیں نبوت اور عظمت داؤد کی میں کچھ  
 فرق نہیں آتا؟

اگر ذرا بھی اصول داریت سے کام لیا جاتا تو خود تورات سے اس یہود قصہ کا ابطال ہو جاتا  
 حضرت داؤد کی سیرت تورات کی تین مختلف کتابوں میں مذکور ہے کتاب دوم صومیل۔  
 کتاب اول ملوک۔ کتاب اول تاریخ الایام مذکورہ بالا قصہ کتاب دوم صومیل میں تحریر ہے  
 لیکن کتاب اول ملوک میں چند ایسے مقامات ہیں جن سے یہ قصہ غلط معلوم ہوتا ہے۔ ان کی  
 تفصیل یہ ہے۔

اول۔ باب ۱۳ میں خداوند یہوواہ حضرت سلیمان سے یون خطاب فرماتا ہے۔  
 ”اور اگر تو میرے طریق پر عمل کرے گا اور میرے احکام اور شکار کو بجالائے گا  
 جس طرح تیرا باپ داؤد بجالاتا تھا تو میں تجھے طول حیات عطا کر دوں گا۔“  
 دوم۔ باب ۵ میں جب حضرت سلیمان بیت المقدس کی تعمیر کو ختم کر چکے تو خداوند یہوواہ  
 دوبارہ تجلی فرماتا ہے اور یون خطاب ہوتا ہے۔

تیسویں  
کی شادی



”اور اگر تو میرے سامنے حضور سے چنگا کر طرح تیرا پ داؤد صفت سے قلب و تقویٰ کے ساتھ چلتا تھا۔۔۔“

خداوند ہیواہ حضرت داؤد کی پابندی احکام شریعت اور تقویٰ اور طہارت کی خود شہادت دیتا ہے اور ان کو بطور ایک علی نمونہ کے پیش کرتا ہے۔ پھر کیا خدا سے پاک کے مقابلہ میں کسی اور کی شہادت مقبول ہو سکتی ہے؟

سو ہم باب ۲۲ میں لکھ سبے کہ آجما کا بن یروبعام بن نباط کو ایک حکیت میں تنہا پا کر اُس سے پوچھتا ہے:-

”خداوند فرماتا ہے کہ میں سلیمان کی سلطنت کو پارہ پارہ کر کے تجھے دس اسباط بنی اسرائیل پر حاکم بناؤں گا۔ لیکن میں سلیمان کے ہاتھ سے کل سلطنت نہ چھینوں گا بلکہ اسکی زندگی بھر اُسے حاکم رکھوں گا۔ پس اپنے خادم داؤد کے جسکو میں نے پسند کر کے چن لیا کیونکہ اُس نے میرے احکام اور شرائط کی پابندی کی۔“

یروبعام وہ شخص ہے جو اکل داؤد کا سخت دشمن تھا۔ اس نے حضرت سلیمان کے بنیے کے زمانہ میں بغاوت کر کے دس اسباط بنی اسرائیل کو توڑ دیا اور بیت المقدس کے مقابلہ میں دو بجھانے تعمیر کیے جہاں سونے کے پتھروں کی پرستش جہاڑی کی بت اچھا وہ کاہن ہے جو درپردہ یروبعام کو بھڑکاتا ہے لیکن بائیں ہمہ حضرت داؤد کو برگزیدہ الٰہی اور پابند احکام بتاتا ہے۔

پھر ہمارے باب ۲۸ میں لکھا ہے یروبعام کا بیت سخت خلیل ہوا وہ اپنی بیوی کو آجما کا بن کے پاس فال کھلو اسے بھیجتا ہے۔ آجما کہتا ہے:-

”جہا یروبعام سے کہہ دے کہ اسرائیل کا خدا کہتا ہے کہ میں نے تجھے لوگوں میں سر بلند کیا اور اپنے بند بن اسرائیل پر حاکم بنایا اور داؤد کے خاندان سے

سلطنت کو ٹکڑے کر کے تجھے عطا کی لیکن پھر بھی تو میرے بندے داؤد کی طرح ثابت نہوا جس نے میرے احکام پر عمل کیا اور جس نے دل سے میری پیروی کی تاکہ اُس سے وہی فعل سرزد ہو جو میرے حضور میں صواب ہے۔

عجب ہے کہ اس کھلی ہوئی شہادت سے بھی اجبار کی آنکھیں نہ کھلیں۔ اب دیکھنا چاہیے کہ تیسری کتاب میں حضرت داؤد کی سیرت تحریر ہے یعنی کتب تاریخ الایام اول میں کیا لکھا ہے۔ اول سے آخر تک اس کتاب کو پڑھ جاؤ کہ میں بھی یہ یہودہ اور غوغا تہ تحریر نہیں سہے۔

باب ۵ میں صرف اس قدر مذکور ہے کہ ”یروشلم میں داؤد کے جو بیٹے پیدا ہوئے وہ یہ ہیں شمعہا۔ شواب۔ نانان۔ سلیمان۔ یہ چاروں بت شوع بنت عیال سے پیدا ہوئے عجیب بات ہے کہ یہاں عورت کا نام بت شوع بنت عیال ہے اور اسکا ادرا یا کی بیوی ہونا مذکور نہیں لیکن دوم صموئیل میں جہاں یہ قصہ نقل کیا ہے وہاں بت شوع بنت الیم زوجہ آوریہ صج ہے۔

یہ نکتہ بھی قابل غور ہے کہ کتاب دوم صموئیل میں قصہ نثار مسطور سے بیان ہوا ہے:-

”اور ایسا ہوا کہ ایک شام کو داؤد..... الخ“

یعنی یہ واقعہ خبر کی حیثیت سے بیان ہوا ہے اور خبر میں کذب کا احتمال ہو سکتا ہے برعکس اسکے کتاب اول ملوک سے جو چار مقامات بچنے اور نقش کیے ہیں وہاں حضرت داؤد کا برگزیدہ الٰہی اور متقی اور پرہیزگار ہونا اہم مسلمہ کے طور پر بیان ہوا ہے پس خبر اور امر مسلمہ میں جو فرق ہیں ہے وہ اباب بصیرت سے پوشیدہ نہیں۔ فقہ تہ۔

اے یہ ہے کہ کتاب صموئیل کے مصنفین اس قدر متفاد اور مبہم ہیں کہ زمانہ حال کے علماء اور پادشاهوں کو مجبور ہو کر یہ کہنا پڑا کہ صموئیل کی دونوں کتابوں کے اکثر ابواب الحاقی ہیں مثلاً ڈاکٹر استیو اور ریورنڈ کرک پیٹرک کے نزدیک کتاب اول صموئیل باب ۲۳ لغایت ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰



اور کچھ حصہ بائبل کے ان کتابوں سے برہمت مانا  
حافظ میں زیادہ قابل وثوق ہے

خان میٹو نے ان کتابوں کی مشکوک صحت سے پریشان ہو کر آخر امر لیا کہ وہ یہو  
کافی نہیں کہ جن مقاموں کو ہم نے صحیحین انجیلین کو الحاقی مآین اور باقی کو ہلکا و کاست کر  
جائیں بلکہ ممکن ہے کہ جنہوں نے احاطہ کیا ہے انہوں نے باقی حصوں میں بھی تصرف  
کیا ہو، (اسا کیٹلو بیٹیا کیٹو کی)۔

بیشک باقی حصوں میں بھی تصرف ہو سکتا ہے اور اس قدر اور یاسین و تھو تصرف ثابت  
آب دیکھو کہ کلام مجید میں حضرت داؤد کے متعلق کیا تحریر ہے حق تعالیٰ ارشاد  
فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
لِّجِبَالِ آفَاقٍ مَّعَهُ وَالطَّيْرِ وَاسْتَأْذَنَّا  
لَهُ الْخَدِيدَ أَنْ اعْتَصِمَ سَبْعَ نَجْمَاتٍ  
فِي السَّمَاءِ وَاعْتَصِمُوا صَدْرُكُمْ إِنِّي يَوْمَ  
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

(سورۃ سبا)

پھر ارشاد ہوتا ہے۔

وَإِذْ كُنْتُمْ كَافِرِينَ دَاوُدَ إِذْ قَالَ الْكَافِرُونَ  
إِنَّهُ أَفَّاكٌ أَتَى الْكُفْرَ نَا الْجِبَالِ  
مَعَهُ لَا يُسْمِعُ بِلَاغَتِهِ وَلَا يَشْرَقُ  
وَالطَّيْرِ تَحْشُرُهُ كُلُّ لُغَةٍ أَفَّاكٌ

۱۱ دیر پورہ بائبل صفحہ ۳۱۲ حاشیہ ۱۱

وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُدَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ  
لِّجِبَالِ آفَاقٍ مَّعَهُ وَالطَّيْرِ وَاسْتَأْذَنَّا  
لَهُ الْخَدِيدَ أَنْ اعْتَصِمَ سَبْعَ نَجْمَاتٍ  
فِي السَّمَاءِ وَاعْتَصِمُوا صَدْرُكُمْ إِنِّي يَوْمَ  
تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

اور اسکی سلطنت کو ہم نے مضبوط کر دیا تھا اور ہم نے  
اسکو حکمت عطا کی اور جھگڑا اچانکے والی بات۔

غرض کہ جہاں کہیں حضرت داؤد کا ذکر کلام مجید میں آیا ہے آپ کی بزرگی عظمت اور نبوت  
صاف اور واضح الفاظ میں مذکور ہے اور کہیں بھی اس بیہودہ اور غلط قصہ کا ذکر نہیں۔

انتباہ ہمارے یہاں جن مفسرین نے اپنی تفسیر میں اس قصہ کو نقل کیا ہے انکا اصل  
ماخذ اسرائیلیات سے کلام مجید اور احادیث صحیحہ میں اس غلط اور بیہودہ قصہ کا مطاق ذکر نہیں  
جن مفسرین نے سورۃ قص کی آیات ذیل میں

وَمِمَّا آتَيْنَاكَ نَبَأًا مَخْطُومًا  
إِذْ تَخْلُو لَدُنَّا أَهْلَ دَارٍ  
فَفُتِحَ مَنَّهُمْ قُلُوبًا فَتَحَفَّ خُضُوعًا  
بَغْيَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَهُم  
بِأَنصَابِ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ ظُلْمٍ  
إِنَّا لَنَاصِرُ الْبَاطِلِ وَالْظَالِمِ الْبَارِ  
لَهُ تَسْلِعُ وَتَسْلَعُونَ نَجَبًا  
وَلِي نَجَبٌ وَاحِدٌ فَذَلِكَ كَفَلْنَاهَا  
وَعَزَّزْنِي فِي الْخِطَابِ قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ  
بِسُؤَالِ نَجَبِكَ إِلَى زَانِحٍ  
وَأَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْخُلَطَاءِ لَيَبْغِي  
بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا  
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَفَلْيَلْزِمُوا الْهُدَى  
وَفَلْيَكُفُّوا أَلْسِنَهُمْ

اور کیا تجھے جھگڑنے والوں کی خبر پہنچی ہے  
جو دیوار بچھا نہ کر دے اور دیکھے پاس عبادت خانہ  
میں گھس آئے۔ وہ انجیل دیکھ کر گھبرا کر کہنے لگے  
مت ڈر ہم دونوں میں جھگڑا ہے ہم میں  
سے ایک نے دوسرے پر ظلم کیا تو انصاف سے  
ہمارا فیصلہ کر دے اور بے انصافی نہ کر اور ہم کو  
سیدھی ماہ بتا۔ یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس  
تنا نوے دنیان ہیں اور میرے پاس ایک دنی  
وہ کہتا ہے میرے حوالہ کر دو گفتگو میں مجھے داتا ہے  
داؤد نے کہا بیشک وہ تجھ پر زیادتی کرتا ہے کہ  
تیری دنی مانگا کر اپنی دنیوں میں ملاتا ہے اور  
اکثر ساجھی ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر  
جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور ایسے لوگ کم  
ہیں۔ اور داؤد کو خیال ہوا کہ ہم نے اسکو آزمایا تھا

دنیوں کا  
تقصیر اور  
ہمارے غفلت

قرآن مجید  
کی شدت



اور اسکے بعد بطور سزا اسے آسمانی کے ایک بیٹا اپنی سوتیلی بہن سے زنا کرتا ہے اور دوسرا بیٹا باغی ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سورہ قص کے قصہ کو کتاب صموئیل کے قصہ زنا اور تیشل ناتان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ مفسرین نے اس جگہ ایک قصہ ذکر کیا ہے جس کا اکثر اسرائیلیات سے اخذ ہے۔ اس قصہ کے بارے میں حضرت مصدوم معلم سے کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی ہے جس کا اتباع واجب ہو لیکن ابن ابی حاتم نے اس جگہ ایک حدیث روایت کی ہے جس کی سند صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ بروایت یزید رقاشی عن انسؓ ہے۔ یزید کو بخلاف یحییٰ بن یسین امام کے نزدیک ضعیف حدیث ہیں۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں جائز نہیں ہے کہ اُس شے کی طرف التفات کیا جائے جس کو اہل کتاب کے اخباریوں نے لکھا ہے جفون نے تبدیلیاں کی ہیں اور تغیر کی ہے اور اُس کو بعض مفسرین نے نقل کیا ہے اور اللہ پاک نے ایمین سے کسی شے پر نقل نہیں فرمائی اور نہ کسی صحیح حدیث میں وارد ہوا ہے۔

امام رازی نے تفسیر کبیر میں مفسرین کے اقوال پر نہایت عمدہ تبصرہ کیا ہے اور روایت اور درایت دونوں طریقوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ قصہ باطل ہے ذیل میں ہم امام صاحب کی تقریر کا مختصر مرقع کرتے ہیں۔

**امام رازی کی تقریر کا مختصر** | اس قصہ میں لوگوں کے تین فرقی ہو گئے پہلا فرق اس قصہ کے ماننے سے ایک پیغمبر اولو العزم کی نسبت از کتاب کبیر کا قائل ہوتا ہے حالانکہ خداوند تعالیٰ نے اس مقام پر قصہ کی ابتدا حضرت داؤدؑ کے آٹھ اوصاف سے کی ہے۔ (۱) آن حضرت صلعم کو حضرت داؤدؑ کی اقتدا کی تعلیم اور آپ کے ذکر کا حکم (۲) «عبدالہم (۳) ہمارا بندہ» یہ نسبت تمام مفاخر سے بالاتر۔ (۳) «ذوالالید» یعنی اداسے واجبات اور

پھر اس نے اپنے رب سے مغفرت مانگی اور سجدہ میں گر پڑا اور۔۔۔ جوع ہوا آخر میں اس کا یہ قصہ بیان کیا اور بیشک ہمارے پاس اس کا نزدیکی کا وجہ ہے اور اچھا ٹھکانا۔

فَسْتَغْفِرُ رَبَّهُ وَخَشَّصَ كَعَصَا  
وَأَنَابَ فَقَعَفَرْنَا لَهُ ذَلِكَ وَأَنَابَ لَهُ  
عِندَنَا كَلْفُ الْغَنَى وَخَشَّصَ مَنَابِهِ

اس قصہ کو نقل کیا ہے انھوں نے یہ جھگڑا کہ توریت میں چونکہ قصہ زنا کے بعد ناتان کا ہن کا دہیون کی تیشل سے حضرت داؤدؑ کو ملا مت کرنے کا حال بیان ہوا ہے (سیلے انھوں نے ان آیات کی تفسیر میں اسی قصہ کو نقل کر دیا حالانکہ یہ انکی غلط فہمی ہے۔

سب سے پہلے ہم تیشل ناتان و قرآنی قصہ کی باہمی مشابہت کی جس سے ہمارے ان مفسرین کو دھوکا ہوا ہے قلعی کھولتے ہیں۔ ۱۔ سورہ قص میں دو جھگڑا کرنے والے دیوار بچا کر مخراب میں داخل ہوتے ہیں مفسرین کہتے ہیں کہ یہ دو فرشتے تھے لیکن کتاب صموئیل بائبل میں یون لکھا ہے کہ ناتان کا ہن داؤد کے پاس آیا اور آپ کے سامنے ایک تیشل بیان کی۔ (۲) سورہ قص میں ایک کے پاس ننانوے دہیان ہن اور دوسرے کے پاس ایک دہی ہے جسکو پہلا زبردستی لینا چاہتا ہے مگر کتاب صموئیل میں ایک امیر ہے جسکے پاس بکثرت بھیر اور بکریوں کے گلے ہیں اور دوسرا غریب ہے جس نے ایک دہی خریدی اُسے اپنے ساتھ کھلاتا ہے پلاتا ہے اور ہتی کی طرح بھکتا ہے۔ ایک مسافر آتا ہے سبکی دعوت میں امیر اُس غریب کی دہی کو چھین کر ذبح کرتا ہے اور مہمان کو کھلا دیتا ہے۔ چارے مفسرین نے ننانوے دہیوں سے حضرت داؤدؑ کی ۹۹ بیویاں مراد لی ہیں حالانکہ توریت میں سات بیویاں اور ۱۰ حرمین مذکور ہیں۔ ۳۔ سورہ قص میں دو جھگڑا کرنے والوں کے قصہ کے شروع اور آخر میں حضرت داؤدؑ کے تقولے و عبادت نبوت اور خلافت کی تعریف مذکور ہے لیکن کتاب صموئیل میں تیشل ناتان کی ابتدا قصہ زنا سے ہوتی ہے اور انتہا و مہاجر ام کے مرنے اور حضرت داؤدؑ کی آہ و بکا پر ہوتی ہے



اجتناب محظورات میں قوت کامل رکھنے والا (۴) اذاب یعنی خدا کی طرف زیادہ رجوع کرنے والا (۵) تنخیر جبال (۶) تنخیر حیوانات (۷) استحکام ملک (۸) عطاے حکمت و فضل خطاب۔ اور قصہ کی انتہا میں (۱) حسن آب (۲) عطاے خلافت کا مذکور ہے۔

ان تمام صفات پر غور کرنے سے قصہ حصن لغو اور باطل ثابت ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت علی مرتضیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سے حضرت داؤد کا قصہ اس طور پر بیان کرے جس طرح قصہ گو بیان کرتے ہیں تو میں اُسکو ایک سو ساٹھ درے مار دوں گا یہ حدیث انبیاء پر بہتان لگانے کی۔

بایں ہمہ اگر کسی کو شبہ ہو کہ اس قصہ کو بہت سے محدثین اور مفسرین نے نقل کیا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ جبکہ دلائل قطعیہ اور خبر واحدین تعارض ہوتا ہو تو دلائل قطعیہ کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور محققین کے نزدیک ایسی خبر مردود اور باطل ہے۔

دوسرا فرق کہتا ہے کہ آپ مرکب کبیر و نہین جو ہے ہان صغیرہ کی صورت پیدا ہو گئی وہ اس طرح کہ عورت کی صورت لگنی آوریاسے ہوئی تھی آپسے باوجود کثرت ازدواج کے اپنی ایک دینی بھائی کی منگیت سے شادی کر لی۔ یہ صورت اگرچہ جائز ہے لیکن خلافت شان انبیاء ہے حَسَنَاتُ الْأَنْبِيَاءِ الْمَقْرَبِينَ (نیکوں کی نیکیاں بھی مقرب بندوں کی برائیاں ہیں) حضرت داؤد پر اس صورت میں ترک اولی کا الزام آتا ہے۔

تیسرا فرق کہتا ہے کہ صغیرہ یا کبیرہ کا کیا ذکر اس قصہ سے تو حضرت داؤد کی طرح و شہادت ثابت ہوئی ہے اس طور سے کہ حضرت داؤد کے چند دشمن اُس روز جب کہ آپ محراب میں خاص عبادت کے لیے تشریف فرما تھے اور محافظ اور دربان کیلئے کونے کی اجازت نہیں دیتے تھے دیوار پھانڈ کر گھس آئے لیکن جب محافظین کو دیکھا تو ڈرے اور بات بنا کر وہ بنیوں کا قصہ گڑھ لیا لیکن حضرت داؤد کا فسداورادہ سمجھ گئے اور چاہا کہ اُسے انتقام لین لیکن پھر یہ خیال گزرا کہ یہ میرے حلم اور عفو کا امتحان تھا اس لیے اپنے توبہ کی۔ (انتہی کلامہ۔) (دیکھو جلد ہفتم صفحہ ۱۸۴-۱۹۴)

### واقعہ کی اصلیت

قصہ اور یا جب غلط ٹھہرا تو یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اصل واقعہ کیا تھا جس کا کلام مجید میں مذکور ہے۔ ہمارے مفسرین نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ امام رازی نے اگرچہ فرق سوم کی طرف سے ایک عمدہ توجیہ پیش کی لیکن کوئی ثبوت نہیں دیا۔

سورہ ص کے قصہ کی اصلیت جس طور سے حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے چھپہ نکشف کی ہے وہ یہ ہے حق تعالیٰ نے قصہ کی ابتدا میں اذکذکذ و الخبکاب کا ایسا مبلغ فقرہ ارشاد فرمایا ہے جو فی الواقع ایک کلید ہے جس سے قصہ کا قفل یکایک کھل جاتا ہے۔ بنی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کے بعد قاضیوں کے آخر عدلیہ یعنی حضرت صموئیل کے زمانہ تک قبائل کے شیوخ اپنے اپنے خیون میں یا کھلے مقامات میں گھنے درختوں کے نیچے لوگوں کے باہمی جھگڑے اور مقدمات فیصل کرتے تھے حضرت داؤد متفقہ اسباط بنی اسرائیل کے پہلے بادشاہ اور پیغمبر صاحب کتاب ہیں جنھوں نے اس طریقے کی اصلاح کی۔ آپ نے ۴۰ برس تک حکومت کی یہ اور ہمیشہ بنفس نفیس رفع خصومات فرماتے رہے یہ آپ نے اپنی دار الخلافۃ اور شہر میں شاہانہ نزک و احتشام کی بنیاد ڈالی۔ شہر چاہ کی دیوار کھجواں اور حاجب اور دربان مقرر کیے بنی اسرائیل اس قسم کی مذہبیت سے اب تک آشناء تھے خاص کر دیہات میں موسیٰ چرانے والے انبائے بادیہ بالکل سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ انھیں موسیٰ چرانے والوں میں سے دو شخص آپ کے پاس رفع خصومت کے واسطے آئے یہاں دیکھا کہ حاجب اور دربان پاسبانی کر رہے ہیں مگر وہ آزاد انبائے بادیہ جو سردار قبیلہ کے خیون اور درختوں کے سایہ کے نیچے مقدمات فیصل ہوتے دیکھتے تھے وہ حاجب و دربان کو کیا سمجھتے بے تکلفانہ دیوار پھانڈ کر حضرت داؤد کے حضور میں کھڑے ہو گئے حضرت داؤد کو چونکہ اپنے عہد خلافت میں اہل فلسطین اور دیگر قبائل کفار سے ایک نہ ایک



ہر روز دن میں ستر مرتبہ مغفرت کرتا ہوں۔ ان حضرت صلعم اگرچہ اصطفا کے مقام اعلیٰ پر فائز تھے لیکن پھر بھی دن میں ستر مرتبہ استغفار فرماتے تھے سبحان اللہ انبیاء کے قلوب کی کیفیت ہے!

## مشال دوم

### حضرت سلیمان اوقصہ بت پرستی

کتاب ملوک اول ۱۱۱۱ میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کی بیگمات نے جو بیگانہ قوم سے انھیں آپ کے دل کو بوڑھا ہے میں بتوں کی طرف پھیر دیا۔ آپ نے بیت المقدس کے مقابلہ میں مندر بنوائے اور بتوں کی پوجا کرنے لگے۔

حضرت سلیمان کے حالات عہد عتیق کی دو کتابوں میں مندرج ہیں کتاب ملوک اور کتاب تاریخ الامام۔ لیکن یہ کتابیں کمان تک قابل وثوق ہیں اسکی تشریح زمانہ حال کے مشہور علماء سچی کی زبان سے سنو۔

اسکندریہ نویسی کی طرٹ سے جو مشہور کتاب پلینس ڈو دی ایشیائی ان بائیبل، حال میں شائع ہوئی ہے اس میں ان کتابوں پر جہان تنقید کی ہے یہ عبارت لکھی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:-

”کتاب ملوک۔ اس کتاب کا مولف کون تھا اسکا فیصلہ نہیں ہو سکتا لیکن

جس نے اسکو ترتیب دیا ہے اُسے تین ماخذوں کا حوالہ دیا ہے۔“

۱۱ حضرت غوث الاعظم نے اس حدیث شریف کی خوب توجہ کی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ان حضرت صلعم منازل تقرب میں ہمیشہ ایک پایہ سے دوسرے پایہ پر برابر چڑھتے جاتے تھے اسلیئے جب بلند پایہ پر پہنچتے تھے تو پہلا پایہ اسقدر بیت نظر آتا تھا کہ اُس سے استغفار فرماتے تھے دیکھو فوج الغیب مقالہ ہفتم صفحہ ۱۱

مقابلہ پیش رہتا تھا اسلیئے آپ کو خیال گذرا کہ یہ شخص دشمن ہیں لیکن انھوں نے فوراً آپ کو اطمینان دلایا پھر مٹی نے اپنی ایک ذنبی کا قضیہ درمعا علیہ کا باوجود ۹۹ ذنبوں کے مالک ہونے کے اُس ایک ذنبی کو سخت کلامی کے ساتھ پھینکے کی کوشش کا ذکر کیا۔ درمعا علیہ نے اسکی تردید نہ کی جس سے معلوم ہوا کہ اُسکو جرم کا اقرار تھا اسلیئے حضرت داؤد نے اُسکی اس حرص اور دشمنی کو ظلم سے تعبیر کیا اور پھر یہ کلمہ ارشاد فرمایا **وَإِنَّ كَيْدَ مَنْ لَخَطْلٌ لِيَكْفِي بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ** اس طور سے ضمناً درمعا علیہ کو عمل نیک کی تعلیم بھی دیدی۔ لیکن جو وقت آپ یہ فیصلہ سنا رہے تھے معاً آپ کو اپنی ابتدائی حالت یاد آگئی کہ کس طرح حق تعالیٰ نے ایک معمولی چرواہے کی حیثیت سے آپ کو خلافت کے اعلیٰ عہدہ پر فائز فرمایا تاکہ خلق خدا کی صلاح و فلاح میں مشغول رہیں پھر جو وقت خالصین کا دربان و صاحب کی روک ٹوک کے باعث دیوار پچاند کر حاضر ہونے کا تصور بند رہا آپ احکام الحاکمین کی مہیبت جلال سے مرعوب ہو گئے اور سمجھے کہ یہ قضیہ توجہ الی اللہ کے لیے تازیانہ ہے اور اسلیئے خضوع و خشوع کے ساتھ سجدے میں گر بیڑے **فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ** حق تعالیٰ نے آپ کی انابت اور رجوع کو قبول فرما کر آپ کو مقام مہیبت سے مقام قرب کی طرف ترقی دی پھر لذت بمکلامی سے مشرف فرما کر بطور خطاب نہ بطریق عتاب خلافت حقہ اور اُسکے نازک اور اہم ذمہ داریوں کی یاد دلائی **يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ** ..... الایہ

حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کے قلوب آئینہ انوار ہوتے ہیں۔ آئینہ ہر طرح منہ کی بھاپ سے دھندلا ہو جاتا ہے لیکن جہان کسی چیز سے اُسکو گزرا دیا پھر اور چمک اٹھتا ہے۔ اس طرح انبیاء کے قلوب ہر عالم رنگ و بو کے اثر سے کبھی مکدر ہو جاتے ہیں لیکن مٹا خشت آہی کی تیز روشنی اپنا عکس دلاتی ہے جس سے اُن کی فطرت کو نورانی جہم اور چمک اٹھتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے۔ **إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَفِیْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً** بیشک میں اپنے پروردگار سے



کتاب اعمال سلیمان (دیکھو ملوک ۱۱۱) تاریخ الایام ملوک یودیہ (دیکھو ملوک ۱۱۲) جسکا حوالہ پندرہ مقامات میں پایا جاتا ہے۔ تاریخ الایام ملوک اسرائیل (دیکھو ملوک ۱۱۳) حوالہ سترہ مقامات میں۔ لیکن یہ تمام تحریرات سب ضائع ہو گئیں ہاں انکا انتخاب جو اس نیت سے کیا گیا کہ خدا کے معاملات اُس کے بندگان کے ساتھ کیونکر ہوتے ہیں موجود ہے۔ متن کتاب میں اس کثرت سے کلدانیت (یعنی کلدانی زبان کے مخصوص محاورات وغیرہ) کا استعمال ہوا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب زمانہ مابعد کی لکھی ہوئی ہے۔

”کتاب تاریخ الایام۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کے مؤلف نے سیرت سلیمان ان کتابوں سے جمع کی کتاب نامان کا جن۔ آجیا ثلونی کی پیشین گوئی۔ مکاشفات بعدد کاہن (دیکھو تاریخ الایام ۹) اس کتاب سے چند واقعات خارج ہیں (۱) شمالی سلطنت کے قریب تمام واقعات (۲) جنوبی سلطنت میں حضرت داؤد کے معاصی مثلاً قصہ اوریہا امتنان اسلم۔ شیبہ۔ اودینا کے واقعات (۳) سلیمان کا فیصلہ انظام اور مصیبت (۴) واقعات متعلق حداد اور رزقین“

کچھ شک نہیں کہ یہ کتابین قید بابل کے بعد لکھی گئیں یعنی تھیٹا پانسو برس بعد حضرت سلیمان کے تو قیقنا اور اُس کے بعد اور جب قدر عرصہ ہوا ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مختلف قسم کی تحریفوں یا دواشتون اور روزنامہ جوں سے جواب سب کے سب مفقود ہیں یہ کتابین مرتب ہوئیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ کتاب تاریخ الایام میں واقعہ بت پرستی کا مطلق ذکر نہیں کتاب ملوک میں جو یہ قصہ مذکور ہے اُسکا مآخذ شمالی سلطنت اسرائیل کے روایات ہیں۔ شمالی سلطنت کا بانی بردبعام ہے یہ شخص ہے جسے حضرت سلیمان نے مضبوط یوسف پر عامل مقرر کیا تھا لیکن

اس نے اچیا کاہن کی سازش سے درپردہ فساد کرنا چاہا حضرت سلیمان کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے یروبعام کو قتل کرنا چاہا لیکن وہ مضر ہجاک گیا اور حضرت سلیمان کی وفات تک وہیں رہا۔ جب حضرت سلیمان کا بیٹا تخت نشین ہوا تو یروبعام پھر واپس آیا اور بغاوت کا جھنڈا بلند کر کے دس اسباط بنی اسرائیل پر حاکم بن بیٹھا اور بیت المقدس کے مقابلہ میں دو تھانہ دان اور بیت ایل میں بنواسے جہاں سونے کے پھڑون کی غلامیہ پرستش کرنے لگا اور اُس کے ساتھ بنی اسرائیل بھی بت پرست ہو گئے۔ یہ کچھ شک نہیں کہ ایسے مرتد اور باغی نے جس نے حضرت سلیمان کے عہد میں فساد کرنا چاہا اور اُس کے رفیق اچیا کاہن جس نے درپردہ حضرت سلیمان پر الزام بھی لگایا تھا اب علانیہ اپنی بت پرستی کو فروغ دینے کے لیے حضرت سلیمان پر کجی بت پرستی کا الزام لگایا اور اُس کے متبعین نے اُسکی تصدیق کر کے اپنی نوشتوں میں لکھ لیا جن سے کتاب ملوک کی یہ روایت منقول ہے۔

اب دیکھو کہ کام جہ میں اس واقعہ کے متعلق کیا لکھا ہے۔ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔  
وَاتَّبَعُوا مَا تَتَّبِعُوا الشَّيَاطِينَ عَلَىٰ عِلَاقٍ  
سُكَّيْمًا وَهُمْ أَكْفَرُ مَسْكِيْمًا وَلَكِنْ  
الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا (بقرہ)

شیاطین سے مراد یروبعام اچیا کاہن اور اُس کے متبعین ہیں جنہوں نے ملک سلیمان میں سازش کر کے آپ کے بعد علانیہ بت پرستی کی اور رسوم خبیثہ اور عقائد باطلہ کی جن سے ایمان بھر مراد ہے تعلیم دی بنی اسرائیل نے حق و باطل میں کچھ تمیز نہ کی اور ایک اولوالعزم پیغمبر پر جنہیں حق تعالیٰ نے اپنے فضل سے حکمت اور خلافت عطا فرمائی تھی ایسا ناپاک الزام لگادیا۔ انتہائی نہیں بلکہ اجار اور ریتیں نے زمانہ مابعد میں اس واقعہ پر ایسے ایسے حاشیہ چڑھائے کہ سیرت سلیمان کو ”فناء عجائب“ کی داستان بنا دیا۔



ساموئیل کا قصہ  
سلیمان اور  
شاہ دیوان

ساموئیل میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے پاس ایک انگوٹھی تھی جس پر ہم اعظم کدرہ تھا۔ اسکی تاثیر سے انسان-جوان-چرند پرند سب ہی آپس کے سحر سحر تھے۔ آپ کی سلطنت جسوقت خوب تکمیل ہو گئی تو آپ کو اپنی طاقت اور قدرت پر غرور ہو گیا۔ یہ بات خداوند ہیواہ کو ناگوار گزری جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دیون کا بادشاہ اعمودیس، چالاک سے آپ کی انگوٹھی چرا لیا گیا اور فوراً آپ کا ہتھکڑی بنکر تخت پر بیٹھ گیا۔ سلیمان اپنی جان بچا کر بھاگے اور فقیروں کا بھیس بدل کر اور اپنا نام قہمت رکھ کر یہ صد لاکھ لگانے لگے۔ لوگو! دیکھو قہمت پہلے ایک زبردست بادشاہ تھا جسکا نام سلیمان شاہ اور شہم تھا لیکن آج وہی کاسہ گداؤں کے لیے پھر رہا ہے۔

آخر شاہ امون کے ملک میں پہونچ کر آپ نے شاہی بادچی خانہ میں نوکری کر لی اتفاقاً بادشاہ کی بیٹی آپ پر عاشق ہو گئی بادشاہ کو جب یہ معلوم ہوا تو اسنے دونوں کو جنگل میں نکال دیا۔ ایک ایک ماہی گیر ایک مچھلی لیے ہوئے ادھر سے گذرنا شاہزادی نے مچھلی خرید لی اور جسوقت اسکا پیٹ چاک کیا تو وہی انگوٹھی جو اعمودیس کی انگوٹھی سے ٹکڑے کر دیا میں گر پڑی تھی نکل پڑی قہمت سلیمان نے انگوٹھی پہچان کر فوراً اٹھائی اور طرفہ العین میں بیت المقدس پہونچ کر شاہ دیوان کو قتل کر کے بدستور حکومت کرنے لگے۔

اس کذب : افترا کو ہمارے یہاں بعض مفسرین نے بھی دھب ابن منہ کی روایت سے نقل کر دیا ہے پھر وہ عظیم اور شعرائے اسی رنگ آمیزیاں کیں کہ یہ جھوٹا قصہ عام صورت سے مقبول ہو گیا مگر محققین علماء اسلام نے اسی کاذب باطلہ کی خوب نقلی کھول دی ہے۔ تفسیر مدارک التنزیل لکھی میں لکھا ہے :-

ما یروی من حدیث الخاتم والشیطان	انگشتی اور شیطان اور سلیمان کے گھر میں بت
وعبادۃ الوثن فی بیت سلیمان من	پوجے جانے کی روایت یہود کے اہل قصور
ابا طیل الیہود۔	میں سے ہے۔

علامہ جبار اللہ غفرلہ اپنی تفسیر میں مجنبہ کی الفاظ لکھتے ہیں۔ امام رازی ازہرین فی ہلال الدین کے مسئلہ ۳۲ میں اس قصہ کی نسبت لکھتے ہیں :-

فاما الحکایۃ الجنیۃ الی یروھا للحشویۃ	جن کی حکایت جو عامہ فاس نے روایت کی ہے
فکتاب اللہ مبرا عنہا	سو کتاب اللہ اس سے بری ہے

بعض مفسرین نے  
ایضاً اس کو  
نقل کیا مگر نقلی  
نقل کی

مروجہ عقیدت کے مجموعہ میں ایک الکلیزائٹس (کتابا لوعظ) بھی شامل ہے جسکی ابتدا یوں ہوتی ہے۔ ملفوظات قہمت (وعظ) ابن داؤد شاہ اور شہم۔ یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ یہ کتاب حضرت سلیمان نے اپنے انتزع سلطنت کے زمانہ میں لکھی تھی لیکن یہ محض جھوٹ ہے۔ زمانہ حال کے انصاف پسند علماء نصاریٰ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کتاب میں اسٹوٹک (بیروان حکیم زینو) کے خیالات ادا کیے گئے ہیں اور طر زبان اور زبان عبرانی سے بہرہ ور ہیں۔ اس لیے صاف ظاہر ہے کہ یہ کتاب حضرت سلیمان کی لکھی ہوئی ہرگز نہیں۔ قدیم زمانہ میں تو قہمت نے نہایت سختی سے اس کتاب پر نکتہ چینی کی تھی اور ثابت کیا تھا کہ یہ کتاب حضرت سلیمان کی لکھی ہوئی ہرگز نہیں ہے۔ سچ ہے قَاتِلِمْوَمَا سَأَلُوا الشَّيَاطِينَ عَلَى مُلْكِ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَّ سُلَيْمَانَ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَيْعَلُونَ النَّاسَ لِلْعَاقِبَةِ

## مثال سوم

(حضرت ہارون اور گوسا سامری)

کتاب خروج باب ۳۲ آیات اول لغایہ ۳۵ میں لکھا ہے :-

”جب لوگوں نے دیکھا کہ موسیٰ پہاڑ سے اترنے میں دیر کرتا ہے تو وہ ہارون کے پاس جمع ہوئے اور کہنے لگے کہ اٹھ ہمارے لیے یہود بنا کہ ہمارے آگے چلیں کیونکہ یہ مرد موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا۔ ہارون نے کہا کہ سونے کے زیور جو تمہارے بیٹوں اور بیٹیوں کے کانون میں ہیں اتار اُتار کے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ ہر لوگ زیور دن کو جو اُن کے پاس تھے اتار اُتار کے ہارون کے پاس لائے۔ اُس نے اُن کے ہاتھوں سے یا اور ایک بچھڑا ڈھال کر اسکی صورت چمکی

۱۵ دیکھو ”اولد لٹشمانٹ“ (عہد عتیق) مصنفہ سلفرک اڈورس صفحہ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷

کے اوزار سے درست کی۔ انھوں نے کہا کہ اسے بنی اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہیں ملک مصر سے نکال لایا۔ جب ہارون نے یہ دیکھا تو اُسکے آگے ایک قربانگاہ بنائی۔ ہارون نے یہ کہہ کے منادی کی کرکل خداوند کے لیے عید ہے وہ صبح کو اُسٹھے سوختنی قربانیاں چڑھائیں سلامتی کی قربانیاں گذر انین لوگ کھانے پینے کو بیٹھے اور کھیلنے کو اُسٹھے۔ تب خداوند نے موسیٰ کو کہا کہ اتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنہیں تو مصر کے ملک سے چھڑا لایا خراب ہو گئے ہیں وہ اس راہ سے جو میں نے انھیں فرمائی جلد پھر گئے ہیں۔ انھوں نے اپنے لیے ڈھلا ہوا پھڑا بنایا اُسے پوجا اور اس کے لیے قربانی ذبح کر کے کھا اُسے اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں اس قوم کو دیکھتا ہوں کہ ایک گردن کش قوم ہے اب تو مجھ کو چھوڑ کہ میرا غضب اُن پر بھرے اور میں اُن کو بھسم کر دوں میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ موسیٰ نے اپنے خداوند خدا کے آگے منت کر کے کہا کہ اے خداوند! کیوں تیرا غضب اپنے لوگوں پر جنہیں تو شہزادی اور زبردستی کے ساتھ ملک مصر سے نکال لایا بھڑکتا ہے..... تب خداوند اُس ہدی سے جو اُسے سونچا تھا کہ اپنے لوگوں سے کسے پھبتایا موسیٰ پھر کرباڑ سے اُتر گیا۔ شہادت کی دونوں بوسین اُسکے ہاتھ میں تھیں وہ لوحین دو طرفہ لکھی ہوئی تھیں..... جب یوشع نے لوگوں کی آواز چکار رہے تھے موسیٰ تو موسیٰ سے کہا کہ لشکر گاہ میں لڑائی کی آواز ہے موسیٰ بولا یہ تو فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز ہے بلکہ لگانے کی آواز میں سنتا ہوں جب وہ لشکر گاہ کے پاس آیا اور پھڑا اور ناچ لگ دیکھا تب موسیٰ کا غضب بھڑکا اُسے لوحین اپنے ہاتھوں سے پھینک دیں پہاڑ کے نیچے توڑ ڈالیں۔ اُس بچھڑے کو جسے انھوں نے بنایا تھا اسکو آگ سے جلا دیا۔

خاک سا بنایا اور اُسکو پانی پر چھڑک کر بنی اسرائیل کو پلایا۔ موسیٰ نے ہارون سے کہا کہ اُن لوگوں نے تجھ سے کیا کیا کہ تو اُن پر ایسا بڑا گناہ لایا۔ ہارون نے کہا کہ تیرے خداوند کا غضب نہ بھڑکے تو اس قوم کو جانتا ہے کہ بدی کی طرف مائل ہے سو انھوں نے مجھے کہا کہ ہمارے لیے ایک معبود بننا چاہا ہے آگے چلے کہ یہ مرد موسیٰ جو میں ملک مصر سے چھڑا لایا ہم نہیں جانتے کہ اُسے کیا ہوا۔ تب میں نے انھیں کہا کہ جسکے پاس سونا ہوتا رالے انھوں نے مجھے دیا اور میں نے اُسے آگ میں ڈالا سو یہ پھڑا نکلا جب موسیٰ نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ بے قید ہو گئے کہ ہارون نے انھیں ان کے خالفون کے رد برائی کی رسوائی کے لیے بے قید کر دیا تھا تب موسیٰ لشکر گاہ کے دروازے پر کھڑا ہوا اور کہا کہ جو خداؤ کی طرف ہوئے وہ میرے پاس سے تب سب بنی لادی اسکے پاس جمع ہوئے اُس نے انھیں کہا کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے فرمایا ہے کہ تم میں سے ہر مرد اپنی کمر بڑھو اور بازو ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک تمام لشکر گاہ میں گذرتے پھرو۔ ہر مرد تم میں سے اپنے بھائی کو اور ہر ایک آدمی اپنے دوست کو اور ہر ایک شخص اپنے عزیز قریب کو قتل کرے۔ بنی لادی نے موسیٰ کے کہنے کے موافق کیا چنانچہ اُس دن لوگوں میں سے قریب تین ہزار مرد کے مارے پڑے۔

حضرت ہارون کو خدا نے تقدس کا لباس پہنایا تھا حضرت موسیٰ کے ساتھ شریک نبوت کیا تھا۔ روحانی نعمتیں عطا کی تھیں۔ نسلاً بعد نسل انھیں کے خاندان میں تقدس کو قائم رکھنے کا وعدہ کیا تھا۔ ایسا مقدس بزرگ اور پھر گوسالہ کا بنانے والا اور بنی اسرائیل کو جن پر وہ پیشوا مقرر ہوا تھا گمراہ کرنے والا! کیا واقعی خداوند یہ وہاں ایسے ہی اشخاص کو خلعت نبوت عطا فرماتا ہے



اور کیا اسکا یہی انصاف ہے کہ بچا پرے عامیوں کو اتنی سخت سزا دی جائے کہ بھائی بھائی کو اور باپ بیٹے کو اپنے ہاتھ سے قتل کرے لیکن بانی فساد یعنی گوسالہ بنانے والا صاف بچ جائے اور نہ اسکا بھائی موسیٰ اسپر ہاتھ اٹھائے اور یہ غضبناک یہوواہ اسکا کچھ بگاڑے۔ کیا دنیا تو ریت کی اس روایت کو بے چون و چرا تسلیم کرے یا پھر ہم اس قصہ کو اُن اجبار کی جھین سٹائون بلکوب اگالون للھتھو کا لقب ملا جو طبع آزمایوں کا نتیجہ تھیں۔

تیسرہ توریت  
کی ابتدا دانی  
باج کتابوں پر

حقیقت یہ ہے کہ توریت کی ابتدائی بائبل کتاب میں جو اہل کتاب میں نہیں موسیٰ کے نام سے مشہور ہیں کسی ایک شخص کی لکھی ہوئی نہیں بلکہ اُن کا ماخذ و مختلف تہذیبات میں جن پر اگر غور کیا جائے تو انہیں باہمی مخالفت اور تباہان صاف نظر آتا ہے مثلاً کتاب پیدائش ۱۱ میں لکھا ہے کہ ابراہیم نے اُس مقام کا نام جہان اُسے اپنے بیٹے اسحق کی قربانی کرنا چاہی تھی "یہوواہ بری" رکھا لیکن خروج ۱۲ میں خدا لکھتا ہے کہ ابراہیم اسحق اور یعقوب بچے اشدائی کے نام سے جانتے تھے اور یہوواہ کے نام سے واقف نہ تھے۔ یہی صریح کتاب ہتھنار یا توریت میں ۱۱ میں لکھا ہے کہ خداوند نے شہادت کی دو لوگوں پر احکام لکھ دیے اور اس سے زائد نہیں منسرایا لیکن خروج ۱۲ میں لکھا ہے کہ نہیں اور احکام بھی بڑھائے تھے۔ حضرت ابراہیم اور سارہ کا واقعہ پیدائش کے باب ۲۰ میں جسطور سے مذکور ہے ویسا ہی باب ۱ میں حضرت اسحق اور آپ کی بیوی ربلہ کی طرف منسوب ہے۔ باب اول پیدائش میں پہلے جانور پیدا ہوئے پھر انسان لیکن دوسرے باب میں پہلے انسان پیدا ہوتا ہے پھر حیوان۔ غرض کہ ایسے بکثرت اختلافات موجود ہیں اس بنا پر زمانہ حال کے علماء یورپ کی یہ رائے ہے کہ نہیں موسیٰ کے تین جداگانہ ماخذ ہیں :-

اول انتخاب دو نوشتوں کا جو اصطلاح میں "جے" اور "ای" کے نام سے مشہور ہیں کتاب پیدائش باب اول کل اور دوم کے آیات ۱ لغایت ۳ میں ۳۵ مقام پر خدا کے نام کے واسطے آوہیم کا استعمال ہوا ہے اور کسی جگہ بھی یہوواہ

نہیں کہا برعکس اس کے اسی کتاب پیدائش کے باب ۱۹ جگہ یہوواہ استعمال ہوا ہے اور آوہیم کا مطلق استعمال نہیں ہوا اسوجہ سے مبصرین کہتے ہیں کہ یہ دو مختلف نوشتے تھے آوہیمی (جس کا مخفف "ای") اور یہوی (جس کا مخفف "جے") جن سے مروجہ کتاب پیدائش کے مضامین منتخب ہوئے۔

## دوم

کتاب استثنار یا تورات ثنی کہتے ہیں کہ ۲۲۱ برس قبل مسیح بیت المقدس کے پیشرو کاہنان حلقیہ نے شاہ یہود یوشیا کے عہد میں ایک کتاب پیش کی اُسے یہیکل میں مدفون پائی اور یہ شہور ہو گیا کہ یہی اصل توریت ہے مروجہ ہتھنار کی کتاب ہتھنار کا ماخذ وہی ہے۔

## سوم

ضابطہ کاہنان جسکی نسبت مشہور ہے کہ اسیری بابل کے بعد عزرا اور نحمیاہ نے مرتب کیا۔ موجودہ کتاب اعداد اور اجار اسی سے ماخوذ ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ موسیٰ کی پانچوں کتاب میں انھیں ضابطہ کے قالب میں ڈھالی گئی ہیں اس دعویٰ کا ثبوت یہ ہے کہ کتاب خروج ۱۲ اور استثنار ۱۲ میں خداوند حکم دیتا ہے کہ بیگانہ عورتوں سے ہرگز شادی نہ کرنا ورنہ وہ بت پرستی کی طرف مائل کرونگی لیکن خود حضرت موسیٰ نے بیگانہ قوم میں شادی کی (دیکھو کتاب اعداد ۱۲) اور جب حضرت ہارون اور مریم آپ کی بہن نے بدگوئی کی تو خداوند نے خفا ہو کر مریم کو مہروں سے ڈھک دیا لیکن آخر حضرت موسیٰ کی سفارش سے یہ مرض دفع ہوا۔ (دیکھو اعداد ۱۲) اسی طرح رعوت جس کے نام پر عہد عتیق میں ایک کتاب معنون کی گئی ہے قوم موآب سے تھی اُس کی شادی بساز رہے ہوئی اور اُسی کی نسل سے حضرت داؤد پیدا ہوئے (دیکھو رعوت باب ۱۱ لغایت ۴) خود حضرت داؤد نے متعدد بیگانہ عورتوں سے شادی کی (دیکھو اول تاریخ ۱۲)

ان کھلی ہوئی شہادتوں سے صاف ظاہر ہے کہ کتاب خروج اور استثناء کا قانون مندرجہ ان پیغمبروں کے بہت عرصہ بعد کا ہونے سے قید بابل سے آزاد ہو کر مرتب کیا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ قید بابل کے بعد سے شریعت موسوی لکھ منع ہو گئی اور دین یہود وہ دین نہ رہا جس پر انبیاء کرام عمل فرماتے تھے اس نکتہ کی طرف حق تعالیٰ نے کلام مجید میں یوں اشارہ فرمایا ہے اَلَمْ نَقُلْ لَّكَ اِنَّ دِيْنَكَ هٰذَا الَّذِي اَرْسَلْنَاكَ بِهٖ نَبِيًّا وَتَقُوْبُ وَاَلَا سَبَاطًا كَانُوْهُدًى اَوْ نَصْرًا لِّدِيْنِكَ اَنْتُمْ اَعْمٰوْا اِنَّ دِيْنََكُمْ اِلٰهٌ وَّمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَ اٰلِهٖ مِّنْ اِلٰهٍ وَمَا لِلّٰهِ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ دیکھتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کے پوتے یہودی تھے یا عیسائی۔ کدے کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ اور کون زیادہ ظالم ہے اس شخص سے جو چھپاؤ گواہی کو جو اسکے پاس ہے اللہ سے اور اللہ بخیر نہیں ہے اس سے جو تم کرتے ہو۔ (سورہ بقرہ)

الغرض جب تورات کی ابتدائی پانچوں کتابوں کی یہ حالت ہے تو کسی واقعہ کے متعلق جو نہیں مذکور ہو غلط فہمی یا تخیل یا تدلیس کی بہت کچھ گنجائش ہے مگر احبار نے تورات کی روایت اور کتابت کے وقت اسکا کچھ لحاظ نہ کیا اور یہود اور نصاریٰ نے آنکھ بند کر کے انکی تقلید کی اور صدیوں تک خداوند میواہ کے برگزیدہ رسول حضرت ہارون کو بچھڑا بنانے والا اور بنی اسرائیل کو گمراہ کرنے والا سمجھتے رہے یہاں تک کہ کلام مجید نے آخر حقیقت سے پردہ اٹھا دیا اور ثابت ہوا ہے

وَرَجَعَ مُوسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسْفَاہًا قَالَ یٰۤاَقُوْمِ الْاَرۡعَبِیۡدَ اَمْ تَبٰکُوْا وَعٰدَاۤ اِحْسٰنًا اَقۡطَلَ عَلَیْکُمُ الْعَهْدُ اَمۡ اَرَادۡتُمۡ اَنْ تَجۡعَلَ عَلَیْکُمۡ غَضَبٌ یَّوۡمَ اَنْۢ کُنۡتُمْ خُلَفَآءُ مَوۡعِدِیْ

کلام مجید کی شہادت

کنے لگے چنے اپنے اختیار سے تیرا وعدہ خلاف نہیں کیا لیکن ہم کو کہا تھا کہ اس قوم کا کہنا اٹھالین پھر چنے وہ بھینک دیے پھر سامری نے یہ نقشہ ڈالا پھر اس کے لیے ایک بچھڑا بنا نکالا ایک دھڑچھین لگے کا ایسا چلاتا پھر کہنے لگے یہ رب تمہارا اور موسیٰ کا رب ہے تو وہ بھول گیا۔ بھلا یہ نہیں دیکھتے کہ وہ ان کو کسی بات کا جواب نہیں دیتا اور نہ اختیار رکھتا ہے ان کی برے کا نہ بچے گا۔ اور ان سے ہارون نے کہا تھا پہلے سے اسے قوم اور کچھ نہیں تم کو ہنکا دیا ہے اس پر اور تمہارا رب جن سے سو میری راہ چلو اور میری بات مانو۔ بوسے ہم ہی پر لگے بیٹھے رہیں گے جب تک ہمارے پاس موسیٰ پھر آوے موسیٰ نے کہا اسے ہارون بچھا کیا اٹھاؤ تھا جب تو نے دیکھا کہ وہ بیکے۔ تو میرے پیچھے (کیون) نہ آیا کیا تو نے میرا حکم رو کیا۔ وہ بولا اے میرے ان جلیے میرا سر اور دارحمی نہ پکڑ میں ڈرا کہ تو کہے گا کہ تو نے پھوٹ ڈال دی بنی اسرائیل میں اور میری بات یاد نہ رکھی۔ موسیٰ نے کہا اے سامری اب تیری کیا حقیقت ہے سامری نے کہا میں نے دیکھ لیا جو سب نے نہ دیکھا بھری میں نے ایک مٹھی رسول کے پائوں کے نیچے سے پھر میں نے وہی ڈال دی اور بچھڑا میرے جی سے بھی لخت سوچھی موسیٰ نے کہا چل بچھڑا زندگی میں اتنا ہے

قَالُوۡا مَا اَخْلَفْنَا مَوۡعِدَکَ بِمَلٰئِکَتِنَا وَاَلَکُمۡ اَحۡصٰیۡنَا اَوْۤ اَمۡ اَرٰۤیۡتُمۡ زَیۡتَ الْقَوۡمِ فَقَدۡ کُنَّا هٰۤا فَاَکَذَّبۡتُمۡ اِلٰہَ السَّامِیۡتِۚ فَاَلۡخَبَرۡتُمۡ بِہٖمۡ عِبۡدًا جَسَدًا اَلۡہُ خَوَاسِرٌۢ فَفَاۡلُوۡا هٰذَا اِلٰہُکُمۡ وَاِلٰہُ مُوسٰی فَنَسِیۡۤ اَفَلَا تَذَوۡنَ اَلَا یَرْجِعُ الۡبَیۡعُ قُوۡلًا وَّلَا یَمۡدُکَ لَہُمۡ صَرًا وَّلَا نَفَعًا وَّلَقَدۡ ذٰلَ لَیۡسَ لَہُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ یَقُوۡمِ رَاۡیَۡۤا فَاِذَا فَاِذَا تَشَرَّبَہٗ وَاِذَا زَبٰکُمۡ الرَّحۡمٰنُ فَاَتَّبَعُوۡنِیْ وَاَطِیۡعُوۡا اَمۡرِیْ قَالُوۡا لَیۡۤ تَبۡرَحَ عَلَیۡکُمۡ عٰکِفِیۡنَ حَتّٰی یُؤۡجِیۡعَ اَلۡبَنَآ مُوسٰی قَالَ لَیۡسَ لَہُمۡ ذٰنٌ مَا مَنَعَکَ اِذَا زَاۡیۡتُمۡ مَّوۡعِدًا اَلَا تَتَّبِعُنَ اَفۡفَعِیۡتَ اَمۡرِیۡۚ قَالَ یٰۤاَبۡنَوۡۤا قَرۡاۡنَا حٰنَدُۢ بِاَلۡحٰیۡتِیۡ وَاَلَا یَسۡۤاۡمِیۡۤ اِنِّیۡ خَشِیۡتُ اَنْ تَقۡتُلُوۡا فَاِذۡکَ بَنَیۡتُۤ بَنِیۡۤ اِسۡرَآئِیۡلَ وَکُمۡ تَرۡقُبُ قَوۡلِیۡ قَالَ فَمَا خَطۡبُکَ یٰۤاَسَامِیۡۤ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَیۡسَ بِبَصَرِۡۤا بِہٖ فَخَبَضْتُ تَبۡخَضُۡۤ مِّنۡ اٰثَرِ الرَّسُوۡلِ فَاَتَّخَذۡتُہَا وَکَذٰلِکَ سَوَّلَ لِیۡ نٰہِیۡۤیۡ قَالَ فَاَذَہَبَ فَاِنَّ لَکَ فِیۡ الْحِیۡوۡۃِ



اِنَّ تَقُولَ لَمْ يَأْتِكُمْ مَوْعِدًا  
اِنَّ تَحْتَفِظُوهُ وَاَنْتُمْ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِي  
كُنْتُمْ عَلَيْهِ قَائِلًا تَحْتَفِظُوهُ لَكُمْ كُنْتُمْ عَلَيْهِ  
فِي اَمْرٍ نَسِيًا (سورہ اہل)

کہ کہا کر نہ چھوڑا اور تجھ کو ایک وعدہ ہے وہ تجھ سے  
خلافت نہ ہوگا اور دیکھ اپنے ٹھکانے کو جس پر سارا  
دن لگا بیٹھا تھا ہم اس کو جلا دینگے پھر پھر دین گے  
دریا میں اڑا کر۔

ان آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ کے ہمارے ہر سے واپس آنے  
میں دیر ہوئی تو بنی اسرائیل پریشان ہوئے اور بال غنیمت کو وبال سمجھ کر پھینکنا شروع کیا کیونکہ  
اُس وقت تک چونکہ توریت نازل نہیں ہوئی تھی اسلئے مال غنیمت کو بالے بھی کوئی حکم صادر نہیں  
ہوا تھا۔ غرض کہ جو قوم نے زیورات پھینک دیئے تو ایک شخص نے جو سامری کے لقب سے  
یا کیا گیا ہے (اُس کی تحقیق آگے آتی ہے) فریانی موعظی کے طور پر یا جیسے ہنودین ہوم کی  
رسم ہے ان سب چیزوں کو آگ میں ڈال دیا جو گھل کر ایک سونے کا ڈالان گیا تب اُسے  
اس کو گڑھ کر ایک پھڑے کی صورت بنا دی۔ بنی اسرائیل چونکہ مصریوں کو گاسے ہل وغیرہ کی  
پوجا کرتے دیکھا کرتے تھے اب خود بھی اسکی پوجا کرنے لگے۔ حضرت ہارون نے جو ایام غیبت  
میں حضرت موسیٰ کے جانشین تھے ان کو اس حرکت سے منع کیا لیکن انھوں نے نہ مانا اور  
کہنے لگے کہ جب تک موسیٰ واپس نہ آئے ہم اسی کی پوجا کریں گے۔ حضرت موسیٰ جب لوح لیکر  
واپس آئے تو قوم کو اس حال میں دیکھ کر سخت ناراض ہوئے اور انھیں ملامت کرنے لگے  
اُنھوں نے صورت واقعہ بیان کر دی مَّا آخَلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَكْنًا وَذَكْرًا حَتَّىٰ آؤُنَا اِلَّا  
مِنْ زَيْتٍ تِلْكَ الْقَوْمُ فَفَعَلْتَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُ اَلَا اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا كُنْتَ تَعْلَمُ... الایہ۔ حضرت موسیٰ نے  
قبل اس کے کہ سامری کو کچھ کہیں الواح کو غصہ میں پھینک کر سب سے پہلے اپنے حقیقی بھائی ہارون کو  
ڈال دیا اور سر کے بال حیثیت دین کے سچے جوش میں کھینچ کر کہنے لگے کہ کیوں تو نے انکو گمراہی سے

۱۱ بعد کو یہود میں یہ طریقہ جاری ہوا کہ جانداروں کو قتل کر دیتے تھے اور باقی انیہ کو جلا ڈالتے تھے دیکھ  
توریت مثنی باب ۲۱ اے یوشع ۲۱

منع کیوں نہ کیا اور میری مرضی کے خلاف کیا؟ حضرت ہارون نے اپنے بھائی کے  
غصہ کو دھیا کرنے کے خیال سے یوں خطاب کیا اے میرے مان جائے بھائی! تجھے کون  
ذلیل کرتا ہے میں نے منع تو کیا لیکن زیادہ سختی اس وجہ سے نہ کی کہ کہیں انہیں  
تفرقہ نہ پڑ جائے اور پھر تو مجھے الزام دے۔ حضرت موسیٰ نے یہ غرض سن کر اب  
اصل بانی فساد سامری کی طرف توجہ کی اور اُس سے باز پرس شروع کی۔ اُس نے  
جواب دیا کہ مجھے وہ بات سوچھی جو ان کو نہ سوچھی میں اے رسول موسیٰ پہلے آپ کے  
نقش قدم پر چلا اور پھر اُس طریق کو چھوڑ دیا۔ میرے نفس نے مجھے ایسا ہی بھایا  
حضرت موسیٰ نے ایسے ٹھنڈے کو اپنی قوم سے الگ ہو جانے کا حکم دیا پھر اُس پھڑے  
کو جلا کر خاک کر ڈالا اور اسکی راکھ پانی میں بہا دی۔

توریت اور قرآن مجید کے بیان کو مقابلہ کر کے پڑھو پھر دیکھو کہ وہ کلام الہی  
اپنی اصلی حالت میں محفوظ رہا ہے کس طرح صورت واقعہ کی تصویر کھینچ کر اصل حقیقت  
کو آئینہ کر دیتا ہے۔ کیوں نہیں یہ اجارا اور رہبین کی سنی سانی رفاہیتیں نہیں ہیں

۱۲ یہ ترجمہ تَقْبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَشْيَا سُوْرٰی کا موافق قول ابو سلمہ اصفہانی کے ہے جن کی نسبت  
امام رازی فرماتے ہیں کہ یہ قول مفسرین کے اقوال کے مخالف تو ہے لیکن تحقیق کے بہت قریب  
ہے (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۱۰۰ و ۱۰۱ طبع اسلامبول) لیکن اگر محض لفظی معنی لیے جائیں تو مطلب  
یہ نکلا کہ جن وقت سامری نے زیورات کا ڈھیر دیکھا تو اس کو یہ سوچھی کہ ایک سونے کا پھڑا  
بنا دے تاکہ بنی اسرائیل جو گوسالہ پرست مصریوں کی صحبت میں خراب ہو چکے تھے خود بھی پوجنے لگیں  
پھر مکار جادو گردوں کی طرح جو "چھو منتر" سے آگنوں میں خاک جھونکتے ہیں سامری نے مٹی بھر خاک  
جھوٹ سونے موسیٰ کے قدم کے نیچے کی کہ پھر پھڑے میں ڈال دی۔ مصری اس قسم کے شجرے جیسے تھی  
کا سانپ بنا دیا کرتے تھے اور بنی اسرائیل ایسے ہی تماشوں کے عادی تھے ۱۲

۱۳ اعداد ۳۳ میں لکھا ہے کہ موسیٰ نے قواح۔ و اتان اور اسیروم کو جنھوں نے آپ سے بغاوت  
کی تھی اسباط بنی اسرائیل سے علحدہ کر دیا۔ یہی سنرا سامری کو دی گئی جو قرآن مجید میں  
مذکور ہے ۱۳

جن کو یہود نے مختلف ماخذوں سے جمع کر کے مرتب کر دیا اور اُس کا نام توریت رکھ دیا بلکہ

ان هاتنا القرآن يقص عكلى  
بنى اسرائيل كثر لاذى هم فيه  
يختلفون وان هلى دى وحملة  
للمقمنين (سورہ نمل)

بیشک یہ قرآن بنی اسرائیل کو بہت سی وہ  
باتیں بتاتا ہے جن میں وہ اختلاف کر رہے  
ہیں اور بے شک یہ مومنوں کے واسطے ہدایت  
اور رحمت ہے۔

یہود و نصاریٰ کو چاہیے تھا کہ کلام مجید کے اس انکشاف سے فائدہ اٹھا کر  
حضرت ہارون کو اس غلط اتہام سے بری کرتے اور توریت کی ان آیات کی تصحیح  
کر لیتے۔ ایسا کرنے سے اجار کی مشہور ”اٹھارہ تصحیحات“ میں ایک تصحیح کا اور اضافہ  
ہو جاتا لیکن یہ ایسا اضافہ تھا جس سے حضرت موسیٰ کے حقیقی بھائی کے سر سے یہ  
الزام اٹھ جاتا۔ بھلا جب کتاب قاضیان باب ۱۱ میں حضرت موسیٰ کی کسر شان کے  
حفاظ سے آپ کے پوتے یونا تن کو جو بت پرست ہو گیا تھا منسہ کا پوتا لکھ دیا تو یہاں  
بھی حضرت ہارون کے عوض کسی دوسرے کا نام لکھ دیتے۔ لیکن چونکہ کلام مجید  
نے اس حقیقت کا انکشاف کیا ہے اس لیے اہل کتاب قائل ہونے کی ذلت  
کیون گوارا کرنے لگے !

**تحقیق سامری** سامری کون تھا ؟ اسکے متعلق ضرورت ہے کہ ہم یہاں کچھ لکھیں۔

حضرت ہارون اور گوسالہ کا حال کتاب خروج کے باب ۲۱ میں بیان ہوا ہے لیکن اس  
باب کے مقدم ابواب ۱۷ و ۱۸ کو اگر ملا کر پڑھو تو پھر عقدہ آسانی سے حل ہو جاتا ہے  
باب ۲۴-۲۵ میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ نے کوہ طور پر تشریف لے جاتے وقت  
بنی اسرائیل سے فرمایا :-

”اور دیکھو ہارون اور حور تھا رس ساتھ ہیں تم میں سے جس کسی کو کوئی معاملہ پیش  
آئے تو ان دونوں کی طرف رجوع کرنا“

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارون کے علاوہ ایک اور شخص  
بھی نیابت میں شریک تھا جس کا نام حور تھا۔ توریت میں اس آیت کے بعد پھر اس  
شخص کا کچھ حال مذکور نہیں ہوا۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ باب ۳۲ کے (جس میں فقہ  
گوسالہ مذکور ہے) شروع کرنے سے پہلے باب ۳۱ میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں دو  
شخص ایک اسی حور کا پوتا بصلال اور دوسرا اہلیاب جو قبیلہ دان سے تھا ایسے تھے  
جن کو خداوند نے زرگری اور سنگ تراشی وغیرہ میں یدِ طولیٰ عطا  
کیا تھا۔

قبیلہ دان (منسوب بہ دان ابن یعقوب) وہ قبیلہ ہے جس نے حضرت موسیٰ  
کے بعد علانیہ بت پرستی اختیار کی اور آپ کے پوتے یونا تن کو جو جاری مقرر کیا۔ اس  
قبیلہ میں گوسالہ پرستی کا رواج اس وقت تک رہا جب تک کہ یہ قبیلہ مع نواذ قائل بنی اسرائیل  
کے جنوں نے حضرت سلیمان کے بیٹے کے عہد میں بغاوت کر کے اپنی علیحدہ سلطنت  
قائم کر لی تھی گرفتار ہو کر تینوا میں جلا وطن نہ ہوا (کتاب قاضیان باب ۱۱) اسی قبیلہ  
کے شہر دان میں باغی یروبعام نے سونے کے بچھرے کا من ر بنوایا تھا (اول ملوک باب ۱۱)  
پھر اس کے بعد عمری یروبعام کے پوتے نے شہر سماریہ کو اپنا پایہ تخت قرار دیا۔ اور  
گوسالہ پرستی کی بُری رسم جاری رکھی۔ غرض کہ شہر سماریہ آباد ہونے اور سامریں کے بطور  
ایک علیحدہ فرقہ کے مشہور ہونے سے سیکڑوں برس پیشتر خود حضرت موسیٰ کے عہد سے  
سامریت یعنی گوسالہ پرستی کی بنیاد قائم ہو گئی تھی۔

مذکورہ بالا واقعات کو پیش نظر رکھ کر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ہارون  
کے رفیق حور یا اسکے پوتے بصلال نے بیعت اہلیاب گوسالہ بنایا ہوگا لیکن چونکہ توریت کی



ابتدائی پانچ کتابیں مختلف اور متضاد نوشتوں سے جمع ہوئی ہیں (جیسا کہ ہم نے اوپر ثابت کیا ہے) اس لیے اصل مفسد کا نام پوشیدہ رہا اور چونکہ منجملہ ۱۱ کے ۱۰ اسباط بنی اسرائیل میں عرصہ دراز تک یہ رسم بد جاری رہی اس لیے گوسالہ کے موجب حضرت ہارون قرار پائے لیکن آخر قرآن مجید نے اس پیغمبر معصوم کو اس تہمت سے بری کیا پھر اصل مفسد کے متعلق بجائے اس کے کہ اُس کے نام سے بحث کی جائے اس قدر سہ بنا دیا کہ وہ شخص اُس گروہ سے تھا جو بعد کو سامرین کہلائے اور اس لیے اسکو "سامری" کے لقب سے یاد کیا۔

اب ہم ان تین مثالوں پر جن سے تحریفیات تورات کی قلعی کھل جاتی ہے اکتفا کرتے ہیں۔ ان مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتب عہد عتیق کس قدر مشکوک اور محرف ہیں اور قرآن مجید کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اُس نے حقیقت سے آشنا کیا لیکن افسوس! اہل کتاب محض تعصب اور کوتاہ بینی کے باعث حق سے اعراض کرتے ہیں۔

## باب دوم

### عہد جدید

یہود حضرت عیسیٰ کو صلیب پر چڑھا کر سمجھتے تھے کہ آپ کے ساتھ آپ کی تعلیمات کا بھی خاتمہ ہو جائے گا لیکن یہ نہ سمجھے کہ حق دار پر بھی سر بلند رہتا ہے۔ آپ کے بعد آپ کے حواریوں نے پطرس کی رہنمائی میں غربا ساکین اور ان نادم گناہگاروں کو جھینسنا شروع کیا یہود مردود کر چکے تھے تلافی اور تواضع کے تقابلیسی اثر سے اپنا تخیال بنا کر تھوڑے ہی عرصہ میں ایک صوفیانہ حلقہ خاص بیت المقدس میں قائم کر لیا جس کی بنا اصول سادات اور باہمی اشتراک پر تھی۔ حلقہ میں امیر و غریب کی کچھ تیز نہ تھی سب یکساں زندگی بسر کرتے تھے ایک دوسرے کے یہاں سب مل جل کر کھاتے تھے اور ذکر و عبادت تعلیم و تلقین میں مشغول رہتے تھے۔ بجز اس خاص طرز معاشرت اور اس اختلاف عقیدہ کے کہ یہود و رومیوں کے منتظر تھے لیکن اہل حلقہ کہتے تھے کہ ہمیں میکانا زلی ہو چکا اور وہ یہی یسوع ہے اور کوئی فرق اہل حلقہ اور یہود میں عقائد اور پابندی احکام تو ریت کے لحاظ سے نہ تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت عیسیٰ نے تورات کے احکام کو نہیں بدلا تھا۔ ہاں یہود کو جو محض اسمیات اور نظو اہر کے پابند ہو گئے تھے روح احکام اور نور دین کی طرف متوجہ کیا تھا۔

ابتدا میں حواریوں کا دائرہ تبلیغ صرف یہود اور ان کے شہروں تک محدود رہا۔ لیکن جبوقت پال جو پہلے دین عیسوی کا سخت دشمن تھا اور حواریوں اور ان کے مستبعین کو

سخت اذیتیں دیا کرتا تھا۔ تاب ہو کر حلقہ میں داخل ہو گیا اور بر بناس کے ہمراہ انطاکیہ وغیرہ میں جہاں اقوام غیر یہود جن کو جنٹائلز کہتے تھے آباد تھی منادی شروع کی تو ایک نیا تفسیہ یہ پیدا ہوا کہ غیر یہود جو ایمان لائیں ان پر احکام توریت کی پابندی لازم ہے یا نہیں۔ یہ تفسیہ حلقہ بیت المقدس میں حواریان مسیح کے روبرو پیش ہوا اور رد و قدح کے بعد جو کچھ طے پایا اسکو ہم کتاب اعمال حواریں باب ۱۵ درس ۲۳ لغایت ۲۹ سے ترجمہ کر کے درج کرتے ہیں:-

رتب حواریان اور مشائخ مع کل اہل حلقہ کے اس بات پر رضامند ہوئے کہ پال اور بر بناس کے ہمراہ اپنی جماعت کے دو شخصوں کو جن کا نام جوڈاس ملتب بہ بر بناس اور سیلاس تھا روانہ کریں اور چند خطوط اس مضمون کے لکھ دیں کہ حواریان اور مشائخ اور ہر اور ان دین کی طرف سے ان جنٹائلز (غیر یہود) بھائیوں کو جو انطاکیہ شام اور سلیشیہ میں رہتے ہیں بعد سلام کے معلوم ہو کہ ہمارے چند واعظوں نے اپنے اقوال سے تمہاری طبیعتوں کو طحجان میں ڈال کر تکلیف دی ہے یہ کہہ کر کہ تم لوگ بھی ختنہ کرو اور شریعت کی پابندی کرو مگر ہم نے انہیں ایسا حکم نہیں دیا تھا لہذا یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب بالاتفاق اپنے منتخب آدمیوں کو اپنے پیارے بر بناس اور پال کے ہمراہ تمہارے پاس روانہ کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے نام پر اپنی جانوں کو مصیبت میں ڈالا۔ اس لیے ہم جوڈاس اور سیلاس کو بھیجتے ہیں جو تم سے زبانی بھی بیان کریں گے کیونکہ روح القدس اور ہم کو یہ پسند آیا ہے کہ تم کو بجز ان چند ضروری امور کے اور کسی بات کی تکلیف نہ دی جائے

لے اعمال ۱۴ پال کے متبعین کو سب سے پہلے انطاکیہ میں کریمین (سیسی) کا لقب ملا ۱۲

کہ تم ان گشتوں سے ہر تون پر چڑھائے جائیں اور خون اور گلا گولی ہوئی چیزوں (مخنقہ) اور حرام کاری سے پرہیز کرو اگر تم ان امور سے اجتناب کرو گے تو تمہارے واسطے بہتری ہے خدا حافظ

حواریوں کے اس اجتہاد نے اگرچہ علماء یہود کی سخت گیر یوں اور ظاہری پابندیوں کو توڑ کر شریعت موسوی کو آسان صورت میں اقوام غیر یہود کے سامنے پیش کر کے ان کے اپنے دین میں داخل کر لیا لیکن خرابی یہ ہوئی کہ سترہ میں جب کل حواری یکے با دیگر سے دنیا سے رخصت ہو گئے اور یروشلم (بیت المقدس) کو رومیوں نے فتح کر کے تباہ و برباد کر دیا اور یہود کی قومیت کا شیرازہ پرگندہ ہو گیا تو غیر یہود اقوام نے حواریوں کی رخصت شریعت کو اباحت اور پھر بدعت کے قالب میں ڈھال دیا بہت سے جعلی خطوط حواریوں کی طرف منسوب کر دیے گئے۔ شریعت موسوی سے علانیہ بیزاری ظاہر ہونے لگی۔ نئے نئے عقائد کی بنیاد رکھی گئی اور پھر سہی عرصے میں فرقہ آرائیوں کا بازار گرم ہو گیا۔ "انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن" جلد پنجم صفحہ ۱۴۰ میں لکھا ہے:-

"یروشلم کی تباہی کے بعد عیسائی کلیسا مقام پلمہ واقع ملک شام میں پھر قائم ہوا لیکن اب یہ تبدیل شدہ کلیسا تھا۔ یہودی عنصر اب اس میں غالب نہ رہا۔ ہیکل سلیمانی کی تباہی اقوام غیر یہود کی وحشیانہ فتح اور مقدس آثار قدیمہ پر ظالمانہ دستبرد نے بحیثیت مجموعی ایسا سخت صدمہ پہنچایا کہ جس سے شمار موسوی متزلزل ہو گئے۔ علاوہ اس کے پلمہ میں فرقہ ریسین کا عنصر بھی شامل ہو گیا۔ رفتہ رفتہ کلیسا پھر یروشلم میں منتقل ہوا۔ لیکن رفتہ رفتہ خاتمہ کن حادثے نے فیصلہ کر دیا۔ قیصر ہڈرین کے عہد میں یہود نے مسیح میں بسر کردگی بار قسبہ شورش کر کے سعی بجا میل کی اور خاک میں مل گئے اب وہ یروشلم سے جلا وطن کر دیے گئے قریب نوں کی ممانعت ہو گئی اور ایک



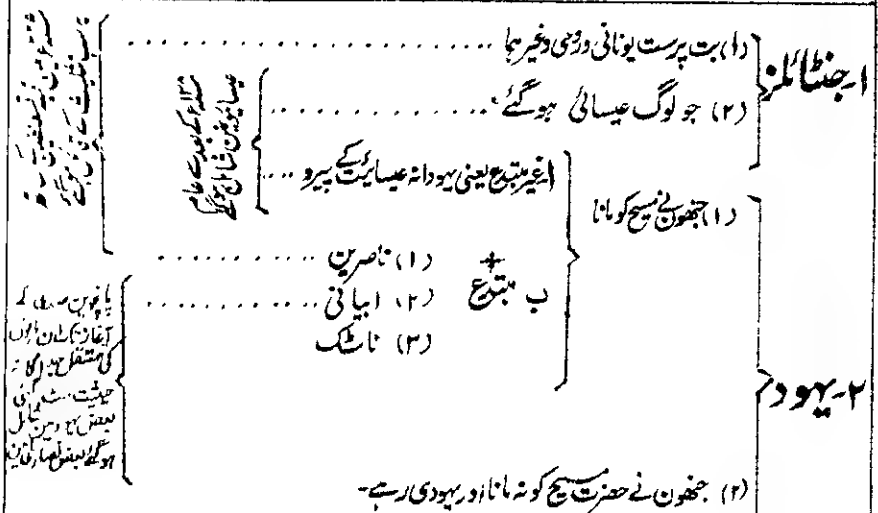
نیا شہر آیا مسئلہ میں آباد ہوا اور بجائے قدیم مومویت کے جو بجا رہا  
یہودانہ عیسائیت کی تاج ہو گئی تھی اب ایک ایسا کلیسا قائم ہوا جس کا  
اسقف اعظم ایک جنٹائل (غیر یہود) تھا اور جس میں یہود اور غیر یہود سب  
ایک ہر گئے۔ یہودانہ عیسائیت کا دور ختم ہو چکا اور وہ لوگ جو اب بھی اپنے  
قومی شعار کے پابند رہے اور یہ کوشش کی کہ ان رسوم و شعائر کو یسوع کی  
مسیحیت کے عقیدہ کے ساتھ شامل رکھیں بدعتیوں میں شمار ہونے لگے۔

مسئلہ ۶ سے قیصر سطنطین کے عہد یعنی دو سو برس تک دین عیسوی اپنے دو متضاد عناصر  
یعنی یہود اور جنٹائلز کے باہمی کشمکش میں مبتلا رہ کر فرقہ آریوں کا آماج گاہ بن رہا۔  
اس کشمکش کا نتیجہ آخر یہ نکلا کہ رفتہ رفتہ یہودی عنصر سلب ہو گیا یہاں تک کہ مسئلہ ۶  
میں جب تیسرے کی مشہور کونسل منعقد ہوئی تو بحث صرف یہ آن پڑی کہ الوہیت میں حضرت مسیح  
کا کیا درجہ ہے آیا اقا نیم ثلثہ (باپ بیٹا روح القدس) مساوی یکثیت ہیں یا کچھ فرق  
مراتب بھی ہے اور ایک کو دوسرے پر کچھ فوقیت ہے۔ پادری اریوس کی رائے یہ تھی کہ  
بیٹا باپ کے مقابلہ میں ازلی نہیں ہو سکتا لیکن کونسل نے بالاتفاق اریوس کے اس  
عقیدہ کو کفر قرار دیا اور یہ فیصلہ کیا کہ جو شخص دیے ہوئے کسے کسی وقت میں خدا کے فرزند  
کا وجود نہ تھا یا پیدا ہونے سے قبل وہ موجود نہ تھا یا وہ نیست سے ہست کیا گیا یا کسی  
ایسے مادہ یا جوہر سے اسکی تخلیق ہوئی جو ربانی نہیں ہے یا وہ مخلوق یا متغیر ہے ایسے شخص  
کو کلیسا سے مقدس ملعون قرار دیتا ہے۔ اس فتوے کے صادر ہوتے ہی سطنطین نے  
اسکو بزور حکومت نافذ کر دیا۔

یہ پہلا دن تھا کہ مسئلہ تثلیث دین عیسوی کا مسئلہ ہو گیا اب غیر یہودی یعنی رومیوں  
یونانیوں اور مصریوں کے توہمات اور رسومات دین عیسوی کے شریک غالب ہو گئے۔

یہاں تک کہ سو برس کے بعد حضرت مریم کی پرستش بھی بحیثیت خدا کی مان کے جزو دین ہو گئی  
اگرچہ سطنطین کے بطریق قسطنطین نے (مسئلہ ۷) میں اس نئی بدعت کی سخت مخالفت کی لیکن اب  
جنٹائل عنصر اس قدر غالب تھا کہ دستور اور اسکے متبعین بھی دین سے خارج کر دیے گئے  
ذیل میں ہم ایک نقشہ درج کرتے ہیں جس سے یہ بخوبی سمجھ میں آئے گا کہ ان دو عناصر  
کی کشمکش سے دین عیسوی کی کیا حالت ہو گئی۔

## نقشہ



۱۔ فوٹ ضرورت ہے کہ ان "متبع" فرقوں کے عقائد ہم یہاں بیان کریں  
ناصرین۔ اس فرقے نے شعار یہود و مشلاختہ اور قربانی وغیرہ کی خود یا بندی کی۔ لیکن

۱۔ یہ نقشہ انسائیکلو پیڈیا آف ریجن جلد پنجم تحت عنوان "ایبائیزم" سے ماخوذ ہے مگر ہم نے اسے  
مورخ گبن کی کتاب "ذوال دولت رومہ" کے باب ۱۵ سے تصحیح کر کے درج کیا ہے۔

جنٹا لئز کے واسطے ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ یہ لوگ پال کے منکر نہ تھے اور حضرت مسیح کو روح القدس کا اکلوتا بیٹا جو کنواری مریم سے پیدا ہوا یقین کرتے تھے۔

انبیائی۔ یہ لوگ پال سے سخت نفرت کرتے تھے۔ شعار یہود کے پابند تھے حضرت عیسیٰ کو یوسف و مریم کا بیٹا مانتے تھے اور کہتے تھے کہ جب حضرت یحییٰ نے آپ کو بپتسمہ دیا سب سے جسم عیسوی میں بطور حلول داخل ہوا اور صلیب پر چڑھاتے وقت پھر لاگ ہو گیا اور آسمان پر صعود کر کے اپنے عالم لاہوت میں مل گیا جو کچھ تکلیف اور اذیت پہنچی وہ صرف جسم عیسوی کو مسیح جو اصل میں لاہوت کلی ہے عالم ناسوت میں اپنا جلوہ دکھانے کے غائب ہو گیا۔ یہ فرقہ چوتھی صدی کے آخر تک زندہ رہا پھر با تو عام عیسائیوں میں جذب ہو گیا یا یہود میں شامل ہو گیا۔

ناسٹک یعنی دانا۔ یہ فرقہ سینٹ پال کا منکر تھا ان کا عقیدہ تھا کہ مسیح روح محض ہے جو فرشتوں سے بھی افضل ہے۔ اس روح کا پہلے آدم میں نزول ہوا پھر نوح و ابراہیم و موسیٰ وغیرہ میں اور آخر حضرت عیسیٰ میں جلوہ گر ہوئی اور پھر مصلوب ہو کر آسمان پر جلی گئی۔ یہ لوگ توریت کی ابتدائی پانچ کتابوں کو مانتے تھے مگر تمام انبیاء بنی اسرائیل کو گنہگار سمجھتے تھے بعض تاویل کرتے تھے اور کہتے تھے کہ توریت کا ایک خطا ہر ہے ایک باطن چنانچہ فرقہ باطنیہ کی طرح توریت کے باطنی معنی سمجھنے کے رہے تھے۔ یہ لوگ یہود کی قربانیوں کے منکر تھے۔ گوشت اور شراب سے پرہیز کرتے تھے اور راہبانہ زندگی بسر کرتے تھے رفتہ رفتہ اس فرقہ کے عقائد میں فوجیوں کے عقیدہ ایزد و اہرن کی آمیختشیں ہو گئی جن میں مصریوں اور یونانیوں کے عقائد کی چاشنی بھی شامل ہو گئی۔

غرضکہ ان "بتدرج" فرقوں کی سیکڑوں شاخیں ہو گئیں چنانچہ گھنہ منہ ناسٹک فرقہ کی پیاس شاخیں بتاتا ہے۔ یہ بفرے پانچویں صدی عیسوی کے آغاز تک فنا ہو گئے اور عام طور سے فرقہ تثلیثیہ باقی رہ گیا اور اب تک دنیا میں یہی فرقہ عیسائیوں کے

نام سے مشہور ہے۔

ذیل میں ہم ایک دوسرا نقشہ درج کرتے ہیں جس سے موجودہ فرقہ تثلیثیہ کی شاخوں کا علم آسانی سے ہو جائے گا

### فرقہ تثلیثیہ

مغربی کلیسا کے متبع

مشرقی کلیسا کے متبع

انہیں چودہ مختلف کلیساں مل  
ہیں مثلاً کلیسائے روس  
کلیسائے یونان و کلیسائے  
ریاست بلقان وغیرہا۔

پروٹسٹنٹ  
انہیں انجلیکٹن  
اور جرمن خاص  
طور سے مشہور ہیں

یہ کہتے ہیں کہ  
انہیں آئینہ فرشتہ  
وغیرہ شاخیں ہیں

اس فرقہ کے اصول دین کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

ہم ایمان لائے ایک خدا قدرت والے باپ پر جو ظاہر اور پوشیدہ چیزوں کا جلال ہے۔ اور ایک رب یسوع مسیح ابن اللہ پر جو باپ کا اکلوتا بیٹا ہے۔ عین ذات ہے۔ اے کہ ہے نور نور ہے۔ عین خدا ہے۔ مود ہے مخلوق نہیں باپ اور اس کا ایک جوہر ہے۔ اس کی وساطت سے تخلیق اشیا ظہور میں آئی یعنی جو کچھ آسمان و زمین میں ہے ہم انسانوں کی نجات کے واسطے اُس کا نزول و حلول ہوا اور وہ انسان بن کر آیا مبتلا سے بلا ہوا اور تیسرے دن پھر اُٹھ کھڑا ہوا اور آسمان پر چڑھ گیا اور اب نہوں اور مردوں کا انصاف کرنے پھر آئے گا۔ اور روح القدس پر۔

(ماخوذ از ڈاکٹر وٹسکائس ہٹارک فیتہ صفحہ ۸۴)



## جمع و ترتیب عمد جدید

پہلی صدی عیسوی کے آخر تک عیسائی چونکہ حضرت مسیح کے دوبارہ آسمان سے جلد تشہیف لانے کے منتظر تھے اس لیے ان میں تصنیف و تالیف کا مطلق رواج نہ تھا البتہ حضرت مسیح اور حواریوں کے اقوال و افعال بطور حدیث روایت کیے جاتے تھے۔ دوسری صدی میں جبکہ یہود اور جنسائز کے دو متضاد تہذیبوں کی کشمکش شروع ہوئی اور فرقہ بندیان عمل میں آنے لگیں تو ہر فرقہ نے اپنی اپنی انجیلیں مرتب کر لیں۔ ذیل میں ہم ایک فہرست درج کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ فرقوں کی تعداد کے ساتھ انجیل کا شمار بھی کس قدر زائد تھا۔:-

۱	انجیل طفولیت جو متی نے لکھی	۱۳	انجیل مرقس مصریوں کی
۲	انجیل پطرس	۱۴	انجیل مرقس مروجہ
۳	انجیل یوحنا	۱۵	انجیل برناباس
۴	انجیل دوم یوحنا	۱۶	انجیل لوقا
۵	انجیل اندریاہ	۱۷	انجیل متی
۶	انجیل فلپ	۱۸	انجیل تھیوڈس
۷	انجیل بارتھولومی	۱۹	انجیل پول
۸	انجیل توما	۲۰	انجیل سب لیڈین
۹	انجیل اول دوم طفولیت نوشتہ توما	۲۱	انجیل سترقص
۱۰	انجیل یعقوب	۲۲	انجیل ایبانی
۱۱	انجیل نیکودیم	۲۳	انجیل یسودیم
۱۲	انجیل مٹھی آرز	۲۴	انجیل جوڈ

انجیل کی فہرست

۱۲ ماخوذ از انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا تحت لفظ "اپوکریفل سکرپچرز"

۲۵	انجیل۔ ثنیں	۳۰	انجیل اپلس
۲۶	انجیل ناصرن	۳۱	انجیل انکارٹیس
۲۷	انجیل ٹاٹیان	۳۲	انجیل ولادت مریم
۲۸	انجیل ولن ٹینس	۳۳	انجیل جوڈاس
۲۹	انجیل سی تھینس	۳۴	انجیل کالیٹ

حضرت عیسیٰ اور آپ کے حواریوں کی مادری زبان "مغربی ارامک" تھی۔ اس زبان میں صرف مذکورہ بالا نمبر ۲۲ یعنی انجیل یہود لکھی گئی تھی یہ انجیل ناصرن اور ایسائیون میں سترہ سال تک رائج رہی بعد کو ان فرقوں کی تباہی کے ساتھ یہ انجیل بھی گم ہو گئی اس انجیل کے سوا اور سب انجیل یونانی زبان میں لکھی گئیں اس لیے صاف ظاہر ہے کہ ان میں وہ کلام آہی جو حضرت عیسیٰ پر آپ کی مادری زبان میں نازل ہوا تھا بجنسہ محفوظ نہ رہا بلکہ روایت بالمعنی یا ترجمہ کے طور پر باقی رہا یہی وجہ ہے کہ اب تک اسے انجیل میں اختلاف ہو گیا اور ہر فرقہ نے اپنے اپنے طور پر روایات قلمبند کر لیے۔ ان انجیل کے علاوہ ایک بڑی تعداد ایسے خطوط کی تھی جو حواریوں کی طرف منسوب کیے جاتے تھے اور ہر فرقہ سند کے طور پر اپنے اپنے خطوط پیش کرتا تھا۔ ان نامہ جات کی تعداد (۱۱۳) ایک سو تیرہ تک شمار ہوئی تھی جن کے مضامین میں انجیل کی طرح باہمی سخت اختلاف ہے۔

نیکو کی مشہور کونسل کے بعد سے صرف چار انجیلیں یعنی۔ مرقس۔ لوقا۔ یوحنا۔ اور اعمال حواریین۔ پال کے ۳ خطوط علاوہ نامہ جات تیس پطرس۔ جان۔ اور جوڈ اور کاشفات یوحنا کے منتخب کر لیے گئے باقی سب انجیلیں اور نامہ جات اپوکریفل یعنی جعلی یقین کر لیے گئے اس گل منتخب مجموعہ کا نام "عمد جدید" رکھا گیا جسے پوپ گلاسیوس (۳۶۵ء) نے

لغایت ۱۹۶۶ء) نے باضابطہ طور پر سند قبول عطا کی اور عیسائیوں میں اب تک یہی مجموعہ مروج ہے۔

اٹھارویں صدی عیسوی تک نصاریٰ تہجدید کی کتابوں کو لفظاً اور معناً کلام الہی یقین کرتے تھے لیکن گذشتہ صدی میں علوم جدیدہ کی تجسس روشنی جرح و تعدیل کی شکل میں انہیں لکھنا یوں پر بھی پڑی۔

سب سے پہلے اسٹراس نے ۱۸۳۵ء میں ایک معرکہ آرا کتاب "سیرت مسیح" لکھی جس میں اُس نے بیگل کے فلسفہ تاریخ کے اصول کے تحت میں روایات اناجیل پر بحث کی اور یہ ثابت کیا کہ روایات اناجیل مثلاً قصہ ولادت مسیح اور اسی قسم کے دوسرے عجرات جو منقول ہیں وہ ناقابل اعتبار ہیں اور ان کی حیثیت محض افسانہ ہے۔ اس کتاب نے دنیاوی عیسائیت میں ایک انقلاب پیدا کر دیا یہاں تک کہ ۱۸۷۵ء میں برنو بائر نے اس بحث پر ایک کتاب "کرسٹس" لکھی جس میں یہ دعویٰ کیا کہ موجودہ اناجیل تاریخی حیثیت سے ناقابل اعتبار ہیں۔ یسوع کی شخصیت مشکوک ہے۔ وہ چند اقوال و مواظف جن کو عیسائی اناجیل کے مختصات سے سمجھتے ہیں مثلاً پہاڑی والا وعظ درجہل حکماء یونان و روم سے لفظ بہ لفظ ستر کر لیے ہیں۔ زمانہ حال میں مشہور عالم دہاسن نے اپنی تفاسیر اناجیل میں قریب قریب ایسا ہی دعویٰ کیا ہے اگرچہ وہ شخصیت مسیح کا حامی ہے لیکن اناجیل کو ہشتائے چند مقامات مرقس جعلی قرار دیتا ہے (دیکھو داخل کی کتاب "سیرت مسیح" ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۰ء صفحہ ۷۷)

**اناجیل رابعہ** عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مٹی کی انجیل سب سے قدیم ہے اور اس کو خود مٹی جواری نے لکھا ہے لیکن محققین نے اب اس کا کافی ثبوت دیا ہے کہ یہ انجیل اور انجیل تو قاعدون مرقس کی انجیل سے ماخوذ ہیں اب پہلے مرقس کی انجیل کی کیفیت سن لو۔

## انجیل مرقس (مارک)

اس انجیل کا ذکر سب سے پہلے مورخ یوسےس (التونی سیکسٹم) نے اپنی تاریخ کلیسا میں کیا ہے۔

یوسےس قیسا یہ واقعہ لماک شام کا اسقف تھا اور عیسائیوں کے پہلے باخشاہ قسطنطین کے دربار میں بہت با اثر تھا چنانچہ نیقہ کی مشہور کونسل میں جس میں تثلیث کا مسئلہ یورپ کا مسلمہ مذہب تبو گیا اس نے خاص حصہ لیا۔ یوسےس لکھتا ہے کہ مرقس ایک یہودی الاصل یونانی تھا پہلے پال اور برتاس کا رفیق تھا اور پھر اُسے علیحدہ ہو کر بطرس حواری کی خدمت میں رہنے لگا لیکن ۶۰ء میں قیصر نرون نے جب بطرس کو عیب یون کے قتل عام میں شہید کر ڈالا تو مرقس نے اس حادثہ کے بعد حضرت مسیح کی سیرت تحریر کی۔ یوسےس نے یہ روایت پاپیاس کی ایک تحریر سے جو ۱۸۰ء میں لکھی گئی نقل کی۔ پاپیاس فریجیا واقع ایشیائے کوچک کا رہنے والا تھا اور دوسری صدی عیسوی کے آغاز میں گذرا ہے اس کا شمار حواریوں کے تابعین میں ہے۔ پاپیاس لکھتا ہے کہ مجھ سے ایک راوی نے بیان کیا کہ اُس نے پہلی صدی کے ایک معتبر بزرگ سے مذکورہ بالا روایت کو بار بار سنا ہے۔ مگر پاپیاس اس راوی کا نام بیان نہیں کرتا اور نہ اس بزرگ کا بہر حال پاپیاس کے قول کی بنا پر مورخ یوسےس نے اس روایت کو فوج کیا ہے۔ گذشتہ صدی کے محققین ورٹ کاٹ اور ہورٹ کی یہ رائے ہے کہ مروجہ انجیل مرقس کا خذ وہی محفوظ ہے جبکہ مرقس نے لکھا تھا لیکن صورت موجودہ میں آخر کی ۱۲ آیات جن میں حضرت عیسیٰ کے زندہ ہو جانے اور آسمان پر چلے جانے کا تذکرہ ہے دوسری صدی میں اضافہ کر دی گئی ہیں۔



## انجیل متی

اس انجیل کے دو ماخذ ہیں ایک "لوگیا" جسکی نسبت مشہور ہے کہ حواری متی نے لکھا تھا اور دوسرا آپسین حضرت عیسیٰ کے مواعظ جمع کیے تھے لیکن یہ مفلوظ اسی زمانہ میں صنایع ہو گیا تھا اب صرف چند مواعظ مردہ انجیل متی میں پائے جاتے ہیں۔ دوسرا ماخذ انجیل متی سے زمانہ حال کے محقق کہتے ہیں کہ مروجہ انجیل متی کے موافق نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا غلطی سے لوگ اسکو حواری متی کی انجیل سمجھتے ہیں۔ پروفیسر ہارنک کے قول کے مطابق یہ انجیل ششہ سے منسلک ہے مابین تحریر ہوئی ہے۔

## انجیل لوقا

غیر یہودین جس شخص نے انجیل کو مورخہ حیثیت سے لکھا وہ لوقا ہے جو ایک نانی اصل باشندہ اطالیہ تھا۔ لوقا طبابت کا پیشہ کرتا تھا اور کہا جاتا ہے وہ سینٹ پال کا رفیق اور اس کے کاموں میں شریک رہتا تھا۔ پروفیسر برکٹ کے قول کے مطابق لوقا نے پہلی صدی کے آخر میں اس انجیل کو لکھا۔ اس انجیل کے علاوہ اس نے اعمال ارمین کی کتاب بھی جو عہد جدید میں داخل ہے لکھی ہے۔

## انجیل یوحنا

یہ انجیل اول کی تینوں انجیلوں سے اپنے مضامین اور طرز ادب کے لحاظ سے بالکل جداگانہ ہے اس میں اس آئیات کی چاشنی دی گئی ہے جو فلسفہ یونان کی آمیزش سے اسکندریہ کے یہود میں پیدا ہو گئی تھی اور جبکا پیشہ یہودی فلاسفر فالو معاصر حضرت مسیح تھا اس انجیل کو اگرچہ حواری یوحنا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔

بلکہ تحقیق یہ ہے کہ جو دوسرے بھائی یوحنا اور جیمس پسران زبیدی حضرت عیسیٰ کے حواری تھے لیکن باپاس کی روایت کے مطابق یہود نے دونوں کو شہید کر دیا اور شہید کر دیا۔ مابین شہید کر دیا تھا اس لیے اس انجیل کا جامع ایک دوسرا یوحنا ہے جو افسوس واقع ایشیا کے کوچک کا باشندہ تھا اور پہلی صدی عیسوی کے آخر میں گذرا ہے۔ گذشتہ صدی سے عیسائیوں میں اب چند مختلف انجیل گروہ پیدا ہو گئے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے:-

پہلا گروہ - عوام اور ان کے پیشوا مشنری جماعت - یہ لگ اب تک عہد جدید کی کتابوں کو اول سے آخر تک لفظاً اور معنیاً کلام اسی سمجھتے ہیں اور اصول درایت اور تاریخی شہادت کی آنکھوں میں خاک چھونکتے ہیں۔

دوسرا گروہ - ان علما کی سیجی کا جو جدید تحقیقات کے اصول کے پیرو ہیں مگر اسکے ساتھ پابند دین بھی ہیں ان میں آج کل پروفیسر ہارنک بہت مشہور ہے جو برلن یونیورسٹی میں تاریخ کلیسا کا پروفیسر اور پروشیا کی رائل اکادمی کا ایک ممتاز ممبر ہے ہارنک کہتا ہے "یہ سچ ہے کہ اول کی تین انجیلین بھی جو کبھی انجیل کی طرح تاریخی حیثیت سے گری ہوئی ہیں مگر یہ اس غرض سے تحریر نہیں ہوئیں کہ واقعات جس طور سے گذرے قلمبند کیے جائیں بلکہ نایت یہ تھی کہ ان کتابوں کے ذریعہ سے دین عیسوی کی بشارت دی جائے" اس گروہ کے خیال میں صرف روح انجیل پر غور کرنا چاہیے الفاظ اور واقعات ایسے مہتم بالشان نہیں ہیں۔

تیسرا گروہ - آزاد خیال عیسائیوں کا جن میں اکثر طالب حق ہیں اور باقی لامذہب۔

۵۱ دیکھو برکٹ کی تاریخ انجیل صفحہ ۲۵۲ + ۲۵۵ + ۵۱ دیکھو ہارنک کی کتاب کا انگریزی ترجمہ "دائٹ از کریسچینٹی" ۱۱

طلب حق میں ایک خاص گروہ ہے جو ٹوبنگن اسکول کے نام سے مشہور ہے اس گروہ کا پیشوا ایک جرمنی عالم فردینڈ بایر ہے جو کثرت سے لکھے ہوئے کتابیں لکھتا ہے اس کی تحقیقات کا تخصیص یہ ہے کہ عہد جدید کی کتابیں زیادہ تر سینٹ پال کے خیالات کا آئینہ ہیں اتنا ہی نہیں بلکہ نیکم کے مشہور اجلاس کے بعد جب مسئلہ تثلیث کے لیے اصول دین قرار پایا تو حضرت عیسیٰ کی پاکیزہ تعلیمات پرستوں کے عقائد کے قالب میں ڈھال دی گئی گو یہ روم کے بھڑیٹے نے ناصرہ کے ترہ کی کھال ڈھالی یعنی پوسیت عیسائیت کی شکل میں نظر آتی ہے۔

لاندہجون کے خیالات کو فلپ دیوین اپنی کتاب ”دی چریز اینڈ ماڈرن تھٹ“ لکھتا ہے اور نئے خیال صفحہ ۹۸ و ۹۹ میں یوں ادا کرتا ہے:-

ڈاکٹر آرنسٹ کو اقرار ہے کہ انجیل اربعہ مشکوک ہیں لیکن اس کا خیال ہے کہ دوسری صدی کی روایت کہ انجیل دوم کا مصنف سینٹ مارک (مقس) ہے معتبر ہے اور یہ کہ مارک بطرس حواری کا ترجمان تھا اور اپنی انجیل کو حواری مذکور کی روایت سے روم میں تحریر کیا ہے بہت خوب ہم اس نتیجہ کو تسلیم کرتے ہیں یعنی یون سمجھو کہ ایک انجیل کی سماعت ایسے راوی سے ہے جو چشم دید روایت بیان کرتا ہے لیکن اس راوی کو صرف ایک سال (بقول رجوت پسند ناقدین تین سال) صحبت مسیح حاصل ہوئی۔ یہ حواری ناخواندہ تھائیں یا چالیس سال کے بعد وہ روایت کرتا ہے جسکو دوسرا شخص (مقس) غیر زبان میں تحریر کرتا ہے اور پھر یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اسکا ترجمہ کد ان تک اصل کے مطابق ہو اسے۔ علاوہ اس کے ڈاکٹر آرنسٹ اپنے ابواب ”وعظ کبیر“ اور ”غیر قری دستاویز میں مقس کے انجیل کی اہم فروگزاشتوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔۔

یہ اہم فروگزاشتیں کیا ہیں؟ کیا ہم ان کو محمول جھین ہم کو خود ان کا تصور اس انتخاب کر کے فیصلہ کرنا چاہیے۔ اس انجیل میں حضرت عیسیٰ کی بطور عجاز پیدائش کا نہ کچھ ذکر ہے اور نہ آپ کے عہد طفولیت کے حالات جن کو سابقہ پیشین گوئی کی تصدیق سمجھتے ہیں۔ اسی طرح پہاڑی داسے مشہور وعظ کا بھی کچھ ذکر نہیں۔ دوبارہ زندہ ہوجانے کا قصہ صرف چند سطروں میں مذکور ہے اور آسمان پر تشریف لے جانا صرف ایک سطر میں برقمی سے ہی وہ سطروں ہیں جو بالاتفاق اعاقی مانی جاتی ہیں کیونکہ انجیل مرقس کا حقیقت میں باب ۱۶ آیت ۸ پر خاتمہ ہو جاتا ہے اس لیے نہ حلول نہ بعثت ثانی نہ صعود کسی مسئلہ کا بھی ذکر نہیں۔ زبانی روایات گم شدہ دستاویز اور نامعلوم کاتب میں ہی ایک ذریعہ رہ گئے جس سے ہم کو ان تفصیلی حالات کا علم ہوتا ہے جو ہمارے مذہب کی روح رواں ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر اور بھی کوئی ناقابل (طبیعیان امر سے) سچی صداقت اور انجیلی حقانیت پر شبہ قائم ہوتا ہو۔

اب ہم ان قدیم نسخوں کا ذکر کرتے ہیں جو مروجہ بائبل کی ماخذ ہیں۔

**قدیم نسخے** | علماء مسیحی بالاتفاق تسلیم کرتے ہیں کہ عہد جدید کے اصلی نسخے سب معدوم ہیں البتہ ان کی نقلیں جو مختلف زمانوں میں ہوئیں اب تک موجود ہیں۔ ایسی نقلیں قریب ۵۰۰ کے ہیں لیکن ان میں بھی سب سے قدیم صرف تین نسخے ہیں اور وہ بھی چوتھی صدی عیسوی کے پیشتر کے نہیں ہیں۔ ان تین مشہور نسخوں کی مختصر کیفیت ہم یہاں درج کرتے ہیں:-

**اول** نسخہ ویٹیکن۔ یہ نسخہ کتب خانہ ویٹیکن واقعہ روم (اطلی) میں چارپانوس برک



موجود ہے پر و فیسراگ اسکو چوتھی صدی عیسوی کی ابتدا کا لکھا ہوا بتاتے ہیں مگر شبہ آتش کہتے ہیں کہ نہیں یہ پانچویں صدی کے آخر کا لکھا ہوا ہے۔ مونسٹ فاکن کی رائے میں پانچویں یا چھٹی صدی میں لکھا گیا ہے اس نسخہ میں عہد عتیق اور جدید کی کتابین یونانی زبان میں تحریر ہیں۔

مگر کامل نہیں ہیں مثلاً کتاب پیدا ایش کے ابتدائی ۴۶ باب اور زبور ۱۰۵ سے ۱۳۷ تک کم ہیں اسی طرح عہد جدید میں نامہ عبرانیان باب ۱۱ سے آخر باب ۱۲ تک اور سینٹ پال کے نامے بنام توتھی اور طیتوس اور فلپین اور تمام مشاہدات یوحنا جو کم تھے ان کو پندرہویں صدی میں کسی مکر لکھکر شامل کر دیا ہے۔ انجیل مرقس باب ۱ کے آیات ۹ و لغایت ۲۰ کے واسطے کتاب نے سادہ ورق پھوڑ دیا ہے

**دوم** نسخہ اسکندریہ پینسخہ سرلی یوکر کے پاس تھا جو قسطنطنیہ کا لاٹ پادری تھا اسی نے مشہور عہدین سرطاس رو کی معرفت چارلس اول شاہ انگلستان کو یہ نسخہ نذر کر دیا جو اب تک برٹش میوزیم میں موجود ہے۔ اس نسخہ میں بھی عہد عتیق اور جدید کی کل کتابین یونانی زبان میں موجود ہیں مگر متی کی انجیل ابتدا سے باب ۲۵ آیت ۶ تک نہیں ہے اور انجیل یوحنا باب ۶ آیت ۵۰ سے باب ۸ آیت ۵۲ تک نہیں ہے۔ عہد عتیق میں زبور سے پہلے ایک نامہ اٹھانی سینس بنام ماریس سینس زائر ہے اس نسخہ کی تاریخ تحریر میں حجت اختلاف ہے مگر اس قدر اتفاق ہے کہ پانچویں صدی کے پیشتر کا لکھا ہوا نہیں ہے۔

**سوم** نسخہ سینا۔ اس نسخہ کے دستیاب ہونے کی عجیب داستان ہے۔ ڈاکٹر ٹنڈرف ایک مشہور جرمن عالم تھا جس کو کتب مقدسہ کے قلمی نسخوں کی

تحقیقات اور جستجو کا نہایت شوق تھا ۱۸۲۶ء میں ایک مرتبہ اسکا گذر ایک خانقاہ میں ہوا جو کوہ طوکے نیچے واقع تھی۔ جس وقت وہ خانقاہ کے کتب خانہ کی سیر کر رہا تھا اتفاق سے اس کی نظر ایک ٹوکے پر پڑی جس میں قلمی اوراق کا ڈھیر لگا ہوا تھا اور جو آگ روشن کرنے کے واسطے دھان لائے گئے تھے۔ ڈاکٹر نے جھک کر چند اوراق ٹوکے سے نکال لیے غور جو کرتا ہے تو معلوم ہوا کہ یونانی نسخہ سبعینیہ کی سب سے قدیم نقل ہے اور اسوقت تک اپنی پُرانی نقل کوئی اور اسکی نظر سے نہیں گذری تھی جوش مسرت میں اس نے فوراً راہبوں سے درخواست کر کے ۴۰ ورق نکال لیے لیکن اس کے وفور شوق اور بے باک حرکت سے راہب سمجھ گئے کہ غالباً یہ اوراق کا ڈھیر جسے وہ آگ کی نذر کرنے چلے تھے انھیں دولت سے مالا مال کر دے گا اس لیے انھوں نے ٹوکرا اٹھا لیا اور صاف کمدیا کہ اب اوراق نہیں مل سکتے ناچار ڈاکٹر موضوعات اپنے وطن جرمنی کو واپس آیا اور کوشش کی کہ خدیو مصر کے ذریعہ سے پورا نسخہ بلجائے مگر ناکامی ہوئی تاہم وہ مایوس نہوا اور پندرہ برس تک برابر کوشش کرتا رہا آخر زار روس کی توجہ کو اس نے اپنی طرف مبذول کر لیا اور شاہی سفیر کی حیثیت سے اب وہ پھر ۱۸۵۹ء میں اس خانقاہ میں آیا اور بڑی مشکل سے کامل نسخہ کا پتہ لگا کر راہبوں کو رضامند کر لیا اور نسخہ اپنے ساتھ لیکر پٹرو گریڈ پائیتخت روس میں واپس آجا جہاں وہ نسخہ اب تک شاہی کتب خانہ میں موجود ہے۔

یہ نسخہ چوتھی صدی عیسوی کا لکھا ہوا ہے اس میں عہد عتیق عہد جدید اور اپوکریف شامل ہیں۔ اس نسخہ میں انجیل مرقس کا باب آخر جس میں

حضرت عیسیٰ کا دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ جانے کا قصہ درج ہے مطلق  
مذکور نہیں ہے اس لیے اب انصاف پسند علما مسیحی کو اقرار کرنا پڑا ہے  
کہ واقعی یہ آیات یعنی باب ۱۶ آیات ۹ لغایت ۲۰ الحاقی ہیں کیونکہ وہ ٹیکن  
نسخہ میں ان آیات کی جگہ پر سادہ ورق چھوٹا ہوا تھا جس سے یہ  
خیال تھا کہ کیا عجب کا تب نے سہواً چھوڑ دیا ہو لیکن اس نسخہ میں  
آیت ۸ پر خاتمہ ہے اور پھر بغیر کسی فاصلہ کے انجیل تو قاف کا آغاز  
ہو گیا ہے۔

الغرض مذکورہ بالا تین نسخے سب سے قدیم مانے جاتے ہیں لیکن یہ نکتہ بھی یاد  
رکھنا چاہیے کہ یہ تینوں نسخے چوتھی صدی عیسوی کے پیشتر کے لکھے ہوئے نہیں ہیں  
اس لیے صاف ظاہر ہے کہ ان نسخوں میں عقائد فرقہ و تشلیشہ جس کا ہم نے اوپر حوالہ  
دیا ہے) مذکور ہیں جن کے باعث سے دین عیسوی کی اصلی تعلیم کا چشمہ گن لایا ہو گیا ہے  
**اختلافات اناجیل** علما مسیحی نے عہد جدید کے متن کی تصحیح میں گذشتہ کئی  
صدیوں سے سخت کوشش کی ہے۔ انھوں نے اس اہم کام میں تین مختلف ذرائع کا  
استعمال کیا ہے:-

**اول** قدیم نسخے جنکی تعداد قریب تین ہزار کے پہنچتی ہے۔

**دوم** تراجم۔ انہیں بہت مشہور ہیں :- (۱) حبس روم کا لاطینی ترجمہ جو  
ولگیٹ کے نام سے مشہور ہے سترہویں عین کیا گیا۔ انگریزی مرتبہ  
عہد جدید کا آخذ یہی ترجمہ ہے جو بعد شاہ جیمس اول سترہویں عین شائع  
ہوا (۲) شامی ترجمہ جو پیش تو یعنی لفظی کہلاتا ہے اور جسکی نسبت خیال  
ہے کہ دوسری صدی میں ہوا ہوگا۔ اسکا قدیم قلمی نسخہ پانچویں صدی کا

لکھا ہوا ہے۔

**سوم** ائمہ دین عیسوی کے اقوال اور تحریرات جن میں عہد جدید کے مضامین بطور  
حوالہ کثرت سے منقول ہیں۔ ان ائمہ دین میں اریکین المتوفی ۵۵۷ء  
یوسی بس اسقف قیساریہ (سترہویں لغایت سترہویں)۔ جروم سترہویں  
اور ژولین سترہویں بہت مشہور اور صاحب تصانیف ہیں۔

علما مسیحی کی اس تلاش و تحقیق سے امید تھی کہ اناجیل کا ایک ہی متن برا اتفاق  
ہو جائیگا لیکن نتیجہ برعکس نکلا۔ مشہور جرمن ڈاکٹر میل نے عہد جدید کے چند نسخے جمع کر کے  
مقابلہ کیا تو تیس ہزار اختلاف عبارات شمار کیے۔ جان جیمس وٹسٹین نے مختلف ملکوں  
میں پھر کے اپنے متقدمین کی نسبت بہت زیادہ نسخے پیش خود دیکھ کر جب مقابلہ کیا  
تو دس لاکھ اختلافات شمار کیے۔

یہ اختلافات زیادہ تر دیریس ریڈنگ یعنی قرأت اور کتابت کے اختلافات ہیں  
لیکن انہیں ایسے بھی اختلافات ہیں جنسے سچی اور اصلی عبارت کی تمیز دشوار ہو جاتی ہے۔  
پادری ہارن صاحب اپنی مشہور کتاب "انٹروڈکشن" (دیباچہ علوم بائبل) جلد ۲  
صفحہ ۳۱۷ میں ان تمام اختلافات کے چار علما نہ وجوہ قائم کرتے ہیں جنکو ہم یہاں  
درج کرتے ہیں:-

**وجوہ اربعہ**

**اول** ناقلوں کی غفلت یا غلطیوں سے اختلاف کا ہونا اور یہ کئی طرح پر ہوتا ہے۔  
(۱) عبری اور یونانی حرف آواز اور صورت میں مشابہ ہیں اس سبب سے غافل  
اور بے علم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کو بجائے دوسرے لفظ یا حرف کے  
لکھ کر عبارت میں اختلاف ڈال دیتا ہے۔

۵۔ ان مابینکوی بیڈیا برٹیکا تحت لفظ "اسکرپچورس" ۱۲



(۲) تاہم قلمی نسخے برسے حرفوں میں لکھے جاتے تھے اور لفظوں بلکہ فقرہوں کے درمیان میں جگہ نہ چھوڑتے تھے اس سبب سے کہیں لفظوں کے جزو لکھنے سے رہ گئے اور کہیں مکرر لکھے گئے یا بے پرواہ اور جاہل نقل کرنے والے نے اختصار کے نشانوں کو جو قدیم قلمی نسخوں میں اکثر واقع ہوتے ہیں غلط سمجھا۔

(۳) بہت بڑا سبب اختلاف عبارت کا نقل کرنے والوں کی جہالت یا غلط ہے کہ انھوں نے حاشیہ پر جو شرح لکھی ہوئی تھی اسکو متن کا جزو سمجھا۔ قدیم قلمی نسخوں کے حاشیہ میں شکل مقامات کی شرح لکھنے کا اکثر رواج تھا اور آسانی سے سمجھا جاتا تھا کہ یہ حاشیہ کی شرح ہے پس ان حاشیوں کی شرحوں میں سے تھوڑا یا سب ان نسخوں کے متن میں آسانی سے مل گیا ہو گا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل ہوئے جن کے حاشیہ پر شرحیں لکھی ہوئی ہوں گی۔

دوسرا سبب اختلاف عبارتوں کا اس قلمی نسخے میں غلطیوں کا ہونا ہے جس سے کاتب نے نقل کی علاوہ ان غلطیوں کے جو بعض حرفوں کے شوشہ کم ہو جانے یا مٹ جانے سے واقع ہوئی ہیں چڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ کاغذ یا چمڑا ہٹلا ہو جین سے ایک طرف کا لکھا ہوا دوسری طرف پھوٹ جائے اور دوسری طرف کے حرف کا ایک جزو معلوم ہونے لگے اور لفظ سمجھ میں آئے۔

اختلاف عبارت کا سبب یہ بھی ہے کہ نکتہ چین یا اس سے اصلی متن کو ارادنا بہتر اور درست کرنے کی نیت سے صحیح کرے۔ جبکہ ہم ایک مشہور عالم کی مصنفہ کتاب پڑھتے ہیں اور اس میں صحت و نحو یا قواعد مناظرہ کی کوئی غلطی پاتے ہیں تو اس غلطی کو زیادہ ترجیح دینے والے پر منسوب کرتے ہیں

سوم

Must be

پر نسبت اسکے کہ خود مصنف کی طرف نسبت دینا اس طرح ایک قلمی نسخہ کا نقل کرنے والا جو اس کتاب میں جسے وہ نقل کرتا ہے غلطیاں پائے تو انکو ناقل اول کی طرف منسوب کرتا ہے اور پھر ان کو اپنی دانست میں اس طرح صحیح کرتا ہے کہ مصنف نے اسکو یوں لکھا ہو گا لیکن اگر وہ اپنے خوردہ گیر قیاس کو بہت وسعت دیتا ہے تو وہ خود اسی غلطی میں پڑتا ہے جس کے رفع کرنے کا اس نے ارادہ کیا تھا اور اسی غلطی میں پڑنا کئی طرح پر ہو سکتا ہے (۱) مثلاً نقل کرنے والا ایک لفظ کو جو حقیقت میں صحیح ہے غلط سمجھ لے یا جو مصنف کی مراد ہے اسکو غلط سمجھ لے اور یہ جانے کہ اس نے صرف دیکھ کر غلطی کی پڑی حالانکہ وہ خود غلطی پر ہے یا یہ بات ہو کہ خود مصنف ہی سے وہ غلطی صادر ہوئی ہو جس کو یہ صحیح کرنا چاہتا ہے۔ (۲) اختلاف عبارت کے اسباب میں بقول میکلس بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید میں دروغ آمیز مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہیں یہ ہے کہ یکساں مقامات کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہے جس سے انہیں ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کی جانے اور خاصکر اناجیل کو اس طریقہ سے نقصان پہنچا ہے اور پال کے ناجبات کو اکثر مقامات میں اس لیے الٹ پلٹ کیا ہے کہ عہد جدید کے حوالوں کو ان مقامات میں جہاں وہ سٹیو ایجنٹ (نسخہ سبینہ) ترجمہ کے بعینہ الفاظ سے تفاوت رکھتے ہیں اسی ترجمہ سے مطابق کریں۔ (۳) بعض نکتہ چینوں نے عہد جدید کے نسخوں میں اس طرح اختلاف عبارت ڈال دیے کہ انکو ترجمہ رومی و لیکٹ کے مطابق تبدیل کر دیا۔

چہا ر م ایک اور سبب اختلاف عبارت کا ایسی خرابیاں یا تبدیلیاں ہیں جو کسی فرق کے مطلب برائی کے لیے دانستہ کی گئی ہوں خواہ وہ فریق درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتی ہو۔ یہ بات تحقیق ہے کہ ان لوگوں نے جو دیندار کہلاتے تھے بعض خرابیاں

اراذل کین۔ یہ خرابیاں اُس دور اندیشی سے کی گئی تھیں کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہے اُسکو تقویت ہو یا جو اعتراض اُس مسئلہ پر ہو، ہو وہ ہو سکے۔

مذکورہ بالا اسباب کی روشنی میں صاف نظر آتا ہے کہ عہد جدید کی کتا بین کس قدر مشکوک ہیں اور اُن کی اصلیت پر کیسا پروردہ ہو گیا ہے۔ مثلاً ہم یہاں چند مقامات کا حوالہ دیتے ہیں یہ وہ مقامات ہیں جنکو ۲۷ مشہور علما و سچ کی ایک انجمن نے الحاقی ثابت کیا ہے۔ ان انجمن کی کیفیت یہ ہے کہ ۱۱۷ میں شہر کنٹریری (واقع انگلستان) میں علما و سچ کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ بحث پہلی کہ مروءہ انگریزی ترجمہ بائبل جو شاہ جیس اول کے حکم سے ۱۷۷۰ء میں ہوا تھا اور جبکہ ماخذ رومی ترجمہ و لکھت تھا اب اسوجہ سے ناقص ہو گیا کہ اُس زمانہ میں دوسب سے قدیم مشہور جو مکتبہ نسخے یعنی نسخہ اسکندریہ اور نسخہ سینا ران کا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں) دستیاب نہیں ہو سکتے تھے ملاوہ برین زمانہ حال کے انکشاف متعلق آثار قدیمہ بھی اُس وقت نہیں ہو سکتے تھے اسلئے ایک دوسرا ترجمہ قدیم ماخذوں اور جدید انکشافات کی مدد سے تیار کرنا چاہیے چنانچہ ۲۰-۱۹ء میں اس خاص مقصد کے واسطے منتخب ہوئے جنھوں نے ۱۷۷۰ء میں نہایت جانفشانی سے ایک نیا ترجمہ جواب ردائزڈورن کے نام سے مشہور ہے چھاپ کر شائع کر دیا۔

اب ہم اُن مقامات کا حوالہ دیتے ہیں جو بالاتفاق الحاقی ثابت ہوئے ہیں:-

نامہ جان اول باب ۷ درس ۷ اس میں مسئلہ تخلیق کا ذکر ہے

اعمال حواریہ باب ۷ درس ۷ اس میں ایک خواجہ سرا کا یہ عقیدہ کہ مسیح ابن اللہ ہے بیان ہوا ہے

انجیل مرقس باب ۷ و لغات ۲۰ اس میں حضرت مسیح کا دوبارہ زندہ ہونا اور اُن کے ملنا اور پھر آسمان چڑھ جانا مذکور ہے

انجیل یوحنا باب ۷ درس ۱۱ ایک زانیہ کا سنگساری کی حد سے بچنا

انجیل یوحنا باب ۲ و ۳ درس ۲۴ فرشتہ کا بت خدا کی تالاب کو جنبش دینا

انجیل متی باب ۱۳ درس ۱۳ دعا سے مسیح

ہم نے مذکورہ بالا مقامات پر جن کو خود علما و سچ نے اب الحاقی ثابت کیا ہے اکتفا کیا ہے ورنہ اگر عہد جدید کی مخالفت کتا بون کا باہمی مقابلہ کے ساتھ مطالعہ کیا جائے تو بکثرت ایسے مقامات نظر آتے ہیں جنہیں صریح تناقض اور مخالفت ہے۔ نمونہ کے طور پر ہم یہاں ولادت مسیح کے متعلق اناجیل اربعہ کے اختلافات کو بیان کرتے ہیں:-

## اناجیل اربعہ اور ولادت مسیح

حضرت مسیح کی مافوق العادت ولادت کا قصہ انجیل متی اور انجیل لوقا میں مذکور ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ نہ مرقس کی انجیل میں جو ان دنوں اناجیل سے سابق اور اصل لکھتا ہے یہ قصہ بیان ہوا ہے اور نہ انجیل یوحنا میں حالانکہ یوحنا کو عیسائی بگزیرہ حواری تھیں کرتے ہیں اور حضرت مسیح نے صلیب پر اسی حواری سے وصیت کی تھی کہ میں اپنی ماں کو تمھارا سپرد کرتا ہوں تم کفالت کرنا چنانچہ حضرت مریم یوحنا کے گھر میں رہیں (دیکھو انجیل یوحنا ۱۹:۲۷) اسلئے اس امر میں یوحنا کو سب سے پہلے واقفیت ہونا چاہیے تھی خاص کر جبکہ یوحنا نے اپنی انجیل میں بہت شد و دہ سے حضرت مسیح میں انہی شان کا جاوہ گر ہونا بیان کیا ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ متعدد مقامات پر یوحنا نے صاف صاف حضرت مسیح کو یوسف اور مریم کا بیٹا لکھا ہے اور آپ کے اور بھائیوں کا بھی حوالہ دیا ہے (دیکھو انجیل یوحنا ۱:۱۱)

و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰

اب متی اور لوقا کے حوالوں کو لور انجیل متی ۱۸-۲۱ میں لکھا ہے:-

”یہو سے مسیح کی ولادت اسطور پر ہوئی کہ جب اُسکی ماں مریم یوسف کے ساتھ جنوب

ہوئی تو قبل اسکے کہ ہم بستی کی نوبت آئے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی

تب اسکے شوہر یوسف نے جو ایک نیک آدمی تھا اس اندیشہ سے کہ کہیں اُسکی عام

تشہیر نہ ہو جائے چاہا کہ مریم کو چپکے سے چھوڑ دے لیکن جب وہ یہ ارادہ کر رہا تھا



ناگاہ خدا کا فرشتہ اسے خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا یوسف ابن داؤد مریم کو اپنی بی بی بنانے میں کچھ خوف نہ کر کیونکہ جو کچھ اُسکے شکم میں ہر روح القدس سے ہے اور وہ ایک بیٹا جنے گی جس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنی قوم کو اُنکے گناہوں سے بچائے گا۔ یہ سب ایسے ہوا تاکہ خدا نے جو کچھ رسول کی معرفت فرمایا تھا وہ پورا ہو۔ وہ پیشین گوئی یہ ہے کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہو کر میٹا جنے گی جس کا نام عمائیل رکھا جائیگا۔

مسیحی نے یسوع کی مافوق العادت ولادت کو اس پیشین گوئی کی تصدیق میں پیش کیا ہے جو عہد عتیق کی کتاب یسعیاہ ۳۳ میں مذکور ہے لیکن زبان عبرانی کا مشہور عالم ڈاکٹر ڈیوڈ سن نے کتاب یسعیاہ کی شرح میں جو پمپل بائبل میں شائع ہوئی ہے لکھا ہے کہ یسعیاہ نبی نے اصل میں "المہ" کا لفظ ارشاد فرمایا تھا جسکے معنی ہیں "ایک نوجوان لڑکی جو شادی کے قابل ہو گئی ہو۔ لیکن عہد عتیق کے یونانی ترجمہ یعنی نسخہ سبعینہ میں "پار تھی یوس" بمعنی "باکرہ" استعمال ہوا۔ اور چونکہ اناجیل اربعہ میں عہد عتیق کے حوالے اسی یونانی ترجمہ نسخہ سبعینہ سے اخذ کیے گئے ہیں اس لیے مسیحی نے بھی وہی باکرہ کا لفظ استعمال کر دیا۔ فرانس کا مشہور ڈاکٹر ریوس اپنی کتاب لاپروفٹ د کتاب الانبیاء جلد اول صفحہ ۲۳۳ میں اس پیشین گوئی کے متعلق ایک تاریخی لطیفہ لکھتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یسعیاہ نبی نے احاز شاہ یوادیہ کو جب اسپر شام اور تیار یہ کے حاکم نے حملہ کر کے سخت پریشان کر دیا تھا تسلی دے کر یہ پیشین گوئی کی تھی کہ یہ دشمن جلد تباہ ہو جائیں گے اور نشان کے طور پر فرمایا تھا کہ جب ایک کنواری سے ایک لڑکا پیدا ہو جس کا نام عمائیل رکھا جائے اور وہ سکھ اور شہد کھائے اور قبل اسکے کہ برائی سے بچنے اور اچھائی اختیار کرنے کی تمیز اُسکو آئے یہ دونوں بادشاہ جو تیرے دشمن ہیں تباہ ہو جائیں گے۔ اب اگر عمائیل سے یسوع مسیح مراد ہیں تو گویا یسعیاہ نبی شاہ یوادیہ کو یون تسلی دیتے ہیں کہ ۵۰ برس بعد میں جب

حضرت عیسیٰ پیدا ہونگے تو تیرے دشمن تباہ ہو جائیں گے۔ بھلا ایسی پیشین گوئی سے شاہ یوادیہ کو جو اس وقت دشمنوں کے زرعہ میں تھا کیا تسلی ہوتی۔ طرہ یہ ہے کہ اسی کتاب یسعیاہ کے باب ورس ۱ لغایت ۸ میں ایک کاہنہ کے لپٹن سے ایک لڑکے کا پیدا ہونا اور قبل اسکے کہ وہ سن رشد کو پہنچے شاہ یوادیہ کے دشمنوں کا اسیر یا کے بادشاہ کے ماتحت تباہ ہو جانا مذکور ہے۔

اب انجیل لوقا کو باب اول ورس ۲۶ لغایت ۳۵ میں لکھا ہے :-  
"زید زکریا کے محل کے چھ ماہ بعد جب پمپل خدا کی طرف سے جلیل کے ایک شہزادہ میں ایک کنواری کے پاس آیا جو نسل داؤد کے ایک شخص یوسف نام سے منسوب تھی اس کنواری کا نام مریم تھا۔ فرشتہ آیا اور کہنے لگا بشارت ہو اے وہ جس رحمت کی گئی ہے۔ خدا تیرے ساتھ ہے تو عورتوں میں متبرک ہے" مریم نے جب اسے دیکھا تو متردد ہوئی اور دہلین کہنے لگی کس قسم کی بشارت ہے فرشتہ کہنے لگا اُسے مریم کچھ خوف نہ کر تو نے خدا کی رحمت کو پایا اور دیکھ تو حاملہ ہو گئی اور ایک بیٹا جنے گی اور اُس کا نام یسوع رکھے گی وہ بزرگ ہوگا اور ابن اعلیٰ کہلائے گا اور خداوند اسے اُسکے باپ داؤد کا تخت عطا فرمائے گا اور وہ نسل یعقوب پر ہمیشہ حکمران رہے گا اور اُسکی حکومت کا خاتمہ نہوگا۔ تب مریم نے فرشتہ سے کہا "کیسے ہوگا جب کہ میں کسی مرد سے نہیں ملی تب فرشتہ نے کہا تجھ پر روح قدس نازل کی اور رب اعلیٰ کی قدرت تجھے ڈھانک لے گی اور اسلئے وہ پاک بنے جو تجھ سے پیدا ہوگی ابن اللہ کہلائے گی۔"

لوقا کا یہ بیان مسیح کے بیان سے کس قدر مختلف ہے پھر حضرت مسیح کا نسب نامہ جسکو لوقا نے باب ۳ میں درج کیا ہے آپ کے اُس نسب نامہ سے جسکو مسیحی نے باب اول ورس ۱ لغایت ۱۷ میں لکھا ہے کیسے مطابقت نہیں رکھتا علاوہ اسکے خود لوقا نے اپنی انجیل کے متعزذ مقامات پر





بعض بزرگوں کے متعلق مشہور کیا تھا مثلاً قدیم یونانی کہتے تھے کہ افلاطون آپا لو دیوتا کا بیٹا ہے اور اسکے حل کا قصہ بھی حضرت سیح کے قصہ کی طرح مشہور تھا۔ مورخ پلوٹارک اسکندر رومی کے متعلق لکھتا ہے کہ جو پیرامون دیوتا سانپ کی شکل میں اسکندر کی مان کے خوابگا وہین آیا کرتا تھا ایک دن فیلقوس نے روزن دیوار سے اس حرکت کو دیکھ لیا فوراً اسکی ایک آنکھ جاتی رہی غرضکہ اس طور سے اسکندر کی مان دیوتا سے حاملہ ہوئی۔ اسکندر کی زندگی ہی میں یہ قصہ کہ وہ جو پیرامون کا بیٹا ہے مشہور ہو گیا تھا۔

مہا بھارت میں لکھا ہے کہ ایک راجہ کی کنواری لڑکی کو رشیوں نے اسکے حسن خدمات کے عوض چند ایسے منتر سکھا دیے تھے جن کو پڑھ کر وہ جس آسانی دیوتا کو چاہے بلا سکتی تھی۔ ایک دن اُس لڑکی نے آزمائش کی غرض سے سو ریا دیوتا کے لیے منتر پڑھا فوراً دیوتا ایک جوان خوش رو کی شکل میں متشکل ہو کر سامنے موجود ہوا اور کہنے لگا مجھے کیوں تکلیف دی ہے لڑکی نے کہا میں نے تو محض آزمائش کے طور پر منتر پڑھا تھا دیوتا نے کہا یہ ہونین سکتا اب میں آیا ہوں تو اپنی ایک یادگار بھی چھوڑتا جاؤں۔ لڑکی جھجکی اور کہنے لگی کہ دیوتا میں بدنام ہو جاؤنگی۔ دیوتا نے جواب دیا نازن! تو ڈرتی کیوں ہے اس حل کے رہ جانے سے تیری بکارت زائل نہونے پائے گی۔

غرضکہ اسطور سے کرتن پیدا ہوا۔ یہ وہی مشہور سورما کرن ہے جو مہا بھارت کی جنگ میں پانڈون سے لڑا اور آخر میں آجمن کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اور یہ لڑکی باجھون پانڈون کی مان کہتی ہے۔ تاریخ حبیب المیرین خاندان مغول کے حالات میں لکھا ہے کہ ایک خان کی ماہ پیکر دختر آلا نقوا ایک رات اپنے خیمہ میں سو رہی تھی۔ باگاہ روزن خیمہ سے ایک روشنی داخل ہوئی اور اسکے دہن میں نفوذ کر گئی جس سے وہ فلاحا حاملہ ہو گئی۔ چنگیز اور تیمور کے اجداد اسی نورانی حمل کی یادگار ہیں۔ تَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَٰذَا وَنَظَرِہُمْ۔

مہا بھارت کا قصہ

آلا نقوا

## باب سوم

### قرآن مجید

آؤ! تاریخ کی دور بین کو بصیرت کی آنکھوں پر رکھ کر تیرہ سو برس پیشتر یعنی ساتویں صدی عیسوی میں اہل کتاب کے حالات کا معائنہ کریں۔ دیکھو یہودی قومیت کا شیرازہ کھڑ کیا ہے۔ وہ اقصائے عالم میں منتشر ہو کر محکوم اور محذول ہو گئے ہیں۔ تورات کے اصلی نسخے فنا ہو چکے ہیں اور اسکی سچی تعلیم پر جو نور و ہدایت تھی زمین و آجاس کے اقوال کا برہہ پڑ گیا ہے اور اب یہی اقوال تالمود کی ضخیم جلدوں میں مڑب ہو چکے ہیں اور بمنزلہ کلام الہی سمجھے جاتے ہیں۔ عہد عتیق کی کتابوں کا نہ اب تک کوئی ایک اصلاح شدہ متن تیار ہوا ہے اور نہ مسوراتیان کی تصحیحات پیش ہوئی ہیں اختلافات کی کالی گھٹا چھائی ہوئی ہے اور تحریف کا طوفان اٹھا ہوا ہے۔

دوسری طرف نصاریٰ کا حال دیکھو۔ مذہبی فرقہ آرائیوں اور باہمی خونریز معرکوں کا درختم ہو چکا ہے آبیانی اور ناشاک فرقے مع ابینی اپنی مذہبی کتابوں کے غارت ہو چکے ہیں۔ اسکندریہ کا مشہور کتب خانہ جو علم و حکمت کا خزن تھا پادریوں کے تعصب سے برباد ہو چکا ہے۔ فرقہ تثلیثیہ رومی سلطنت کے آہنی پنجہ سے سب فرقوں پر غالب آچکا ہے اور اب مصر و یونان و روم کے بت پرستانہ خیالات کے قالب میں اڑھالی ہوئی عہد جدید کی کتابیں جن میں مسائل حلول و کفارہ اصول دین قرار پائے ہیں متداول ہیں اور اصل انجیل یعنی حضرت مسیح کی سچی تعلیمات جو نور و رحمت تھیں مسخ ہو گئی ہیں۔

غرض کہ صفحہ سادوی کی یہ حالت تھی کہ یکایک وہ آواز جو طور سبنا پر سنانی دی تھی گم کاٹوری کی پہاڑی پر صلیب کی دھیانہ قوت سے خاموش کر دی گئی تھی اب غار حرا سے بجلی کی طرح چمک کر معدی طرح گرجنے لگی۔

**نزول قرآن** آنحضرت صلی علیہ وسلم کی رسالت کی مدت قریب ۲۳ سال کے تھی ۳۳ برس مکہ معظمہ میں اور دس برس مدینہ منورہ میں اس کل مدت میں جبکہ کلام الہی آپ پر مختلف اوقات میں نازل ہوا اُس کے مجموعہ کو قرآن کہتے ہیں۔ قرآن مجید کی حفاظت ابتدائی نزول سے دو طرح پر ہوئی اول حفظ دوم تحریر و کتابت ہم ان دونوں طریقوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

### ۱۔ حفظ

عرب میں قبل اسلام یہ عام رواج تھا کہ مشہور اشعار اور خطبات کو زبانی یاد کر لیتے تھے۔ شعراے جاہلیت کا کلام اسی طور سے محفوظ رہا ہے امر القیس۔ زمیسر نابند۔ حاتم طائی وغیرہا کے دیوان جو عہد بنو امیہ میں قلمبند ہوئے اسی طور سے محفوظ رہے۔ جاہل قوموں کا حافظہ عموماً قوی ہوتا ہے اور عرب اس خصوصیت میں مشہور تھے۔

نزول کلام مجید کی کیفیت یہ تھی کہ ابتدا میں چھوٹی چھوٹی سورتیں نازل ہوئیں اور پھر تھوڑا تھوڑا مختلف اوقات اور خاص خاص مواقع پر اسکی وجہ خود کلام مجید میں یہ بیان ہوئی ہے:-

لا یرد شئ من ایک پہاڑی کا دم ہے جہاں حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے تھے۔

وَقُرْ اِنَّا فَسَقْنَا فَتُفْقَرُ اَعْمٰی النَّاسِ  
عَلٰی مَعْکَثٍ وَنُقِیْ لَکَ تَنْزِیْلًا  
(سورہ بنی اسرائیل)

اور قرآن کے ہم نے حصے حصے کر دیے اس لیے کہ تو اُسے لوگوں کو بھہر بھہر کر سنائے اور پہنچنے اُسکو آہستہ آہستہ اُنکا رسالہ

پھر کفار کا اعتراض بیان کر کے جواباً ارشاد ہوتا ہے:-

وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الَّذِیْنَ کَانُوْا  
عَلٰیہِ الْاِقْرٰنُ اَنْ جُمْلَہٗ وَّاَحَدًا  
کَذٰلِکَ یُنْفِیْثُ بِہِ فُتُوْا کَ لَکَ  
وَرَتَّلْہٗ تَنْزِیْلًا (سورہ فرقان)

اور کافروں نے کہا کہ اس (پیغمبر) پر قرآن علیہ اقرآن جملہ و واحد تاکہ تیرے دل کو ہم اُس سے مضبوط کریں اور ہم نے اُسے تم تم کر کے پڑھنا

اسطور سے صحابہ آسانی کے ساتھ جسطحہ حصہ نازل ہوتا جاتا تھا یاد کر لیتے تھے اور چونکہ ابتداء بعثت سے نماز فرض ہو چکی تھی اس لیے نازل شدہ حصہ کی تلاوت نماز میں بار بار ہوتی تھی اور آسانی سے حفظ ہو جاتا تھا۔ خود آنحضرت صلی علیہ وسلم قرآن مجید کے پڑھنے پڑھانے کی ترغیب اور تاکید فرماتے تھے اور صحابہ نہایت اہتمام اور خون سے یاد کرتے تھے۔ ذیل میں ہم چند احادیث نقل کرتے ہیں:-

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ  
صلی علیہ وسلم لا حسد الا علی الثین رجل اتاہ  
اللہ القرآن فہو یقوم بہ اثناء اللیل و  
اثناء النہار ورجل اتاہ اللہ مال  
فہو ینفق منہ اثناء اللیل و

ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشک کے قابل صرف دو شخص ہیں ایک وہ جسکو خدا نے قرآن دیا ہو اور وہ برابر دن رات تلاوت کرتا رہے اور ایک وہ جسکو خدا نے مال دیا ہو اور وہ برابر دن رات (راہ خدا میں)

خرچ کرتا رہے۔ اثناء النہار۔





لَتَنْزِيلُ رِيبٍ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ پھر اس سینہ پاک سے امت محمدی کے سینوں میں آج تک محفوظ رہا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ یٰلَہٰذَا آيَاتُ بَيِّنَاتٍ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝ اُولَٰئِكَ لَعَلَّہُمْ یَعْلَمُونَ ۝

## ۲۔ تحریر و کتابت

قبل اسکے کہ ہم قرآن مجید کی تحریر و کتابت کا ذکر کریں پہلے عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہیں۔

**عربی رسم الخط کی مختصر تاریخ** قدیم الایام میں بین عربی تمدن اور شائستگی کا گواہ تھا۔ یہیں جہاں اور حیرت کی زبردست سلطنتیں بن عیسوی سے سیکڑوں برس پیشتر قائم ہوئیں جن کے فتوحات کا اثر ایران دروم تک پہنچ گیا تھا۔ انھوں نے ایک خط ایجاد کیا تھا جسکو خط مسند یا حمیری کہتے تھے۔

مورخ ابن خلدون لکھتے ہیں:۔ کہ دولت تباہی کے عہد میں خط عربی ضبط و تحکام اور خوبی کے لحاظ سے انتہائی حد پر پہنچ گیا تھا کیونکہ انہیں تمدن اور شائستگی تھی اسی خط کا نام

۱۔ بیشک اسکو عالموں کے پروردگار نے آرا ہے۔ اسکو آتا ہے روح الامین نے تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں سے ہر دور غفلت نہ کرے بلکہ یہ کھلی ہوئی باتیں ہیں ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے۔ (سورہ عنکبوت) تفہیم میں: ہر قوم کو محفوظ ہے وہ لوح مراد ہے جو آسمان پر ہے۔ چنانچہ مغربی فلسفہ میں ہر انسان میں اس لوح ہے کہ وہ لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اسکا جیسے زمین سے آسمان اور عرض جیسے مشرق سے مغرب اور کنارہ غیر اس کے یا قوت ہرے ہیں اور دونوں دفتیان یا قوت سرخ کی ہیں اور نور کے قلم سے کلام قدیم انہیں لکھا ہے اس روایت کے بعض لوگ لفظی معنی لین کے بعض امام غزالی کے انھوں نے تاویل کر کے بعض شاہ ولی اللہ کے عالم نشان میں اُس کا وجود یقین کر لیا ہے۔ ہم کو یہاں لوح محفوظ کی اصلیت سے بحث نہیں بلکہ اس آیت میں لوح محفوظ سے جو طبعیت کتاب پیدا ہوئی ہے اسکو ظاہر کرنا ہے واللہ شایع ابلاغ من الصواب ۱۰

واللہ اعلم بالصواب ۱۰

۱۳۱۲ھ  
۲۲/۱۱/۱۳۱۲

خط حمیری ہے۔ علمائے آثار قدیمہ نے اس خط کے بہت سے آثار شمالی عرب میں بھی پائے ہیں اعلیٰ مدین تبوک اور صفا کے قرب وجوار میں مشہور مشرق یوٹنگ نے بہت سے ایسے پرانے کتبے ڈھونڈ نکالے ہیں جن سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسکندریائی کے حملہ تک شمالی عرب میں اسی خط کا رواج تھا لیکن جب بنیویں کا زور ہوا اور انھوں نے اپنی مستقل حکومت شمالی و مغربی حصہ عرب پر قائم کر کے پشرا کو اپنا پایہ تخت قرار دیا پشرا کو رومیوں نے مسئلہ میں تخمیناً پانسو برس کی حکومت کے بعد تباہ کر دیا تو ایک دوسرا خط جو آرامک کی شاخ سریانی سے ماخوذ تھا خط نبطی کے نام سے رائج ہو گیا۔ خط نبطیوں کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ اصح یہ ہے کہ یہ لوگ قیداران اہل یمن کی نسل سے ہیں پہلی صدی عیسوی کا مشہور یہودی مورخ جو سیفیس کی بی بی راہے ہے اور تورات کتاب پیدائش ۲۷ کتاب یسعیاہ ۶۶ سے بھی اسی راہے کی تائید ہوتی ہے خط نبطی کے بہت سے کتبے جو پہلی صدی عیسوی سے تیسری صدی تک کے لکھے ہوئے ہیں دمشق سے مدینہ تک منظر پائے گئے ہیں انکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی خط اسی نبطی خط کی ارتقائی صورت ہے جسے بنیویں کی تباہی کے بعد نبی الخم نے حیرہ میں ترقی دی ۱۔ اُس زمانہ تک جب قدر خطوط مروج تھے انکے حروف علیحدہ علیحدہ لکھے جاتے تھے اور شمار میں ۲۴ حروف جمعی تھے اور کہیں اس سے بھی کم مثلاً عبرانی سریانی نبطی وغیرہ میں ۲۲ حروف بہ ترتیب ابجد تافرشت استعمال ہوتے تھے لیکن خط سنجی جو ایران کا قدیم خط تھا اور جسکا نمونہ ہم عہد عتیق میں درج کر چکے ہیں انہیں صرف ۲۱ حروف تھے بعض حروف کی متعدد شکلیں تھیں بطور سے کل ۲۲ شکلیں تھیں۔ سامی خطوط کے برعکس انہیں خاصے جملہ اور ناسے مثلثہ بھی موجود تھے لیکن حروف میں ط-ظ-ع-غ-ق-ل-ستعمل نہ تھے۔ عربی رسم الخط نے جب ارتقائی صورت اختیار کی تو خصوصیت کے ساتھ دو باتیں اضافہ کیں

خط نبطی

۱۔ ماخوذ از انشائیکو پیڈیا آت اسلام صفحہ ۳۸۸ لغت صفحہ ۳۹۳۔ یہ قابل قدر تالیف ابھی نا تمام ہے

اول حروف کے جوڑ ملائے جس سے جلد کھنے میں سہولت پیدا ہو گئی دوم چھ اور حروف یعنی  
ثخنی منقطع کا اضافہ کر کے فظون کی بنیاد قائم کی کیونکہ یہ حروف صورت کے لحاظ سے وہی  
سابقہ حروف ہیں صرف نقطے ماہ الامتياز قرار پائے۔ اسطور سے عربی رسم الخط نے جامعیت  
کی شکل پیدا کی جس طرح اوجہ و تہجی عماد و رند کے حروف تہجی کے جامع ہیں۔

مذکورہ بالا تشریح کی روشنی میں جب مورخین اور علماء اسلام کی روایات پر جو نظر اہر  
ایک دوسرے کی مخالف ہیں نظر ڈالی جائے تو اصل مطلب ظاہر ہو جاتا ہے۔ ذیل میں ہم  
ان روایات کو درج کرتے ہیں:-

پہلی روایت۔ الفہرست ابن ندیم صفحہ ۴۷ و کشف الفظون بحث علم الخط میں لکھا ہے  
کہ ملوک برین میں سچے شخصوں نے جبکہ طلسمی نام ایجاد ہو چکی کلین بعض قرشت تھے عربی  
خط کو ایجاد کیا۔ لیکن طلسمی نام نہیں ہیں اصل میں وہی عبرانی اور بنی ۲۲ حروف تہجی ہیں  
زبور نغمہ ۱۱۹ میں ۲۲ مناجات کا ایک مجموعہ ہے ہر مناجات ایک ایک حرف تہجی سے  
شروع ہوتی ہے اور وہی اس مناجات کا نام بھی رکھ دیا گیا ہے جس طرح کلام مجید میں  
سورہ ق۔ ن۔ ص اور اسطرح اور حروف مقطعات۔ الغرض مذکورہ بالا روایت سے صرف  
اس قدر پتہ چلتا ہے کہ عربی رسم الخط کا ماخذ بنیویوں کا شہر مدین ہے۔

دوسری روایت فتوح البلدان بلاذری صفحہ ۴۷، ۴۸ میں عباس بن ہشام بن محمد  
بن السائب الکلبی سے روایت ہے اور اسکو الفہرست۔ کشف الفظون اور ابن خلکان ذکر  
ابن بواب کا تب میں بھی نقل کیا ہے کہ عربی خط کو قبیلہ طے کے تین شخصوں نے جو شہر  
ہماہر میں رہتے تھے ایجاد کیا۔ ہماہر میں مرہ نے حروف کی تشکیل۔ سلم بن مذہر نے  
حرفون کے جوڑ اور عامر بن جدرہ نے نقطے اور حرکات ایجاد کیے۔ ابن اسیر سے خط حیرہ  
میں یہونجا جہان سے قریش نے سیکھا۔ عہد رسالت میں سترہ شخص لکھنا جانتے تھے جنہیں سے

۱۔ بلاذری کی روایت کے مطابق ایک نصرانی شخص بشر کنری نے حیرہ میں عربی خط سیکھا (باقی صفحہ ۸۹)

عربی رسم الخط

سورنشین  
اسلام کی  
روایات

چند مشہور نام یہ ہیں:- عمر بن الخطاب۔ علی بن ابی طالب۔ عثمان بن عفان۔ ابو عبیدہ بن الجراح  
ابوسفیان۔ ابوذر غفاری۔ ابان بن سعید بن العاصی رضی اللہ عنہم۔ اس روایت سے  
معلوم ہوتا ہے کہ عربی خط شہزادان میں جو ساسانیوں کے پایہ تخت مدائن سے قریب آباد تھا  
ایجاد ہوا اور حیرہ میں جہان آل مندر حکمران تھی اور جنھوں نے عجمی اور عربی تمدن کو  
اہم ملا دیا تھا اسکی ترقی ہوئی اسطور سے خط مینی اور سامی خطوط کی آمیزش سے انھائیں  
حروف تہجی بشمول چھ حروف منقوطہ یعنی ثخنی و منقطع متعل ہوئے اور حروف کے جوڑ ملا کر  
تحریر میں آسانی پیدا ہوئی اور بالعموم مقبول ہو کر اسی خط کا رواج ہو گیا پھر اسلام کی سرپرستی  
میں مشرق سے مغرب تک پھیل گیا۔

اب ہم ایک نقشہ درج کرتے ہیں جس سے عربی خط کا بنی خط سے ماخوذ ہونا بھیجہ میں  
آجائے گامستشرقین یورپ نے اس نقشہ کو قدیم کتبوں اور تحریرات سے مرتب کیا ہے اور  
پہلی صدی عیسوی سے ساتویں صدی عیسوی تک یعنی قدیم عہد جاہلیت سے عہد رسالت  
و خلافت تک بنی اور عربی خط جس طور سے پھر اور مصری پیرس (کاغذ) اور سکون پر لکھا جاتا  
تھا بطور موازنہ درج کیا ہے۔

ہم نے ایک خانہ میں خط حمیری کے حروف تہجی بھی مقابلہ کے واسطے نقل کر دیئے ہیں  
مع خط عبرانی کے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۸) اور پھر کہ میں اگر سفیان بن امیہ اور ابوقیس بن عبدمناف کو سکھایا پھر ان دونوں  
کے ساتھ جب طائف گیا تو وہاں غیلان ثقفی نے یہ خط سیکھ لیا۔ پھر دیا رمصر میں عمرو بن زرارہ نے  
غرضکہ اس طور سے مختلف قبائل عرب میں عربی رسم الخط جاری ہو گیا۔ ابن خلکان نے لکھا ہے  
کہ حرب بن امیہ والد ابوسفیان نے حیرہ میں جا کر یہ خط سیکھا تھا اور پھر واپس آ کر کہ میں  
اپنے احباب کو سکھایا۔ ہر حال حیرہ وہ مقام ہے جو عربی رسم الخط کا گہوارہ تھا ۱۲

۱۔ ماخوذ از انشایکو پیڈیا آن اسلام صفحہ ۳۸۳۔

ع			
سابقین صدی عیسوی			
پچھلی صدی عیسوی	سکون پر	پتھر پر	(مختلف شان تحریر) مصری کاغذ پر
بید حزان (دوق شام)			
ل / / / /	ل ل ل ل ل	ل ل ل ل	ل ل ل ل ل ل ل ل
ر ر ر	ر ر ر	ر	ر ر ر ر ر
ا ا ا	ا ا ا	ا	ا ا ا ا ا
ب ب ب	ب ب ب	ب	ب ب ب ب ب
ج ج ج	ج ج ج	ج	ج ج ج ج ج
د د د	د د د	د	د د د د د
ه ه ه	ه ه ه	ه	ه ه ه ه ه
و و و	و و و	و	و و و و و
ز ز ز	ز ز ز	ز	ز ز ز ز ز
ح ح ح	ح ح ح	ح	ح ح ح ح ح
ط ط ط	ط ط ط	ط	ط ط ط ط ط
ی ی ی	ی ی ی	ی	ی ی ی ی ی
ک ک ک	ک ک ک	ک	ک ک ک ک ک
ل ل ل	ل ل ل	ل	ل ل ل ل ل
م م م	م م م	م	م م م م م
ن ن ن	ن ن ن	ن	ن ن ن ن ن
س س س	س س س	س	س س س س س
ع ع ع	ع ع ع	ع	ع ع ع ع ع
ف ف ف	ف ف ف	ف	ف ف ف ف ف
ص ص ص	ص ص ص	ص	ص ص ص ص ص
ق ق ق	ق ق ق	ق	ق ق ق ق ق
ر ر ر	ر ر ر	ر	ر ر ر ر ر
ش ش ش	ش ش ش	ش	ش ش ش ش ش
ت ت ت	ت ت ت	ت	ت ت ت ت ت
ث ث ث	ث ث ث	ث	ث ث ث ث ث

نظ			
چوتھی صدی عیسوی			
پہلی لغایت تیسری صدی عیسوی	نظ سادى	نظ سادى	نظ سادى
6 6 6 6 6	6	6	6
ر ر ر ر ر	ر	ر	ر
ا ا ا ا ا	ا	ا	ا
ب ب ب ب ب	ب	ب	ب
ج ج ج ج ج	ج	ج	ج
د د د د د	د	د	د
ه ه ه ه ه	ه	ه	ه
و و و و و	و	و	و
ز ز ز ز ز	ز	ز	ز
ح ح ح ح ح	ح	ح	ح
ط ط ط ط ط	ط	ط	ط
ی ی ی ی ی	ی	ی	ی
ک ک ک ک ک	ک	ک	ک
ل ل ل ل ل	ل	ل	ل
م م م م م	م	م	م
ن ن ن ن ن	ن	ن	ن
س س س س س	س	س	س
ع ع ع ع ع	ع	ع	ع
ف ف ف ف ف	ف	ف	ف
ص ص ص ص ص	ص	ص	ص
ق ق ق ق ق	ق	ق	ق
ر ر ر ر ر	ر	ر	ر
ش ش ش ش ش	ش	ش	ش
ت ت ت ت ت	ت	ت	ت
ث ث ث ث ث	ث	ث	ث



اس نقشہ میں چند امور غور طلب ہیں :-  
 اول ۲۲ حروف تہجی کے علاوہ آخرین کا (لام الف مرکب) درج ہے اور اسکا پتہ صرف چوتھی صدی عیسوی تک چلتا ہے عربانی میں اور تیسری صدی عیسوی تک نبطی میں اسکا وجود نہیں۔ عربی رسم الخط کا سب سے قدیم کتبہ جو اب تک دریافت ہوا ہے وہ ۳۲۵ء کا ہے جو مقام تمارا متصل حوران واقع ملک شام میں دستیاب ہوا ہے۔ یہ کتبہ حیرہ کے قدیم بادشاہ امرالقیس بن عمرو بن عدی کی قبر پر بطور یادگار رکھ دیا گیا۔ امرالقیس چوتھی صدی عیسوی کے آغاز میں گذرا ہے اور بادشاہ عجم شاپور ذوالاکتاف کا جس نے شہر انبار کو دوبارہ آباد کیا معاصر تھا۔

دوم عربانی میں اس اورش کی علیحدہ تشکیل ہیں اور نام بھی الگ ہیں یعنی اس کو سمک اورش کو شہین کہتے ہیں۔ تیسری صدی عیسوی تک نبطیوں میں بھی یہ دونوں حروف علیحدہ تھے لیکن چوتھی صدی سے تمارا میں پہلے پہل حروف اس رسمک غالب ہو گیا اورش کی طرح لکھا جانے لگا فرق صرف نقطوں کا قائم کر دیا گیا۔

سوم مختلف صدیوں کے حروف کے مقابلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انکی شکلوں کا فرق زیادہ تر ان اشیاء کی نوعیت پر منحصر تھا جن پر یہ حروف لکھے جاتے تھے مثلاً پتھر یا سخت چیزوں کا انہیں اسقدر انحناء اور باہمی وصل نہ تھا جس قدر نرم چیزوں مصری کا غذا یا چمڑے پر پایا جاتا ہے۔

چہارم موجودہ عربی رسم الخط کا آغاز اگرچہ چوتھی صدی عیسوی میں خیال کیا جاتا ہے لیکن خط سند یا حمیری جو قدیم عربی خط ہے وہ سن عیسوی سے سیکڑوں برس پیشتر کا ایجاد کیا ہوا ہے اسکی شان خط سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قدیم خط سیحی کا جس کا نمونہ ہم نے عہد عتیق میں دیا ہے (محمصر جوگا۔ لیکن یہ خط تباہی میں کے ساتھ ہی مٹ گیا تھا۔ بطور اسلام کے وقت اسکا کوئی جاننے والا باقی نہ تھا۔

پنجم اگرچہ حروف منقوطہ رائج ہو گئے تھے لیکن نقطوں کا استعمال ساتویں صدی عیسوی یعنی عہد اسلام سے نظر آتا ہے اسکے متعلق ہم آگے چلکر بیان کرینگے یہاں اب کلام مجید کی تحریر و کتابت کا ذکر کرتے ہیں۔

ہم اوپر بیان کرچکے ہیں کہ قریش میں سترہ آدمی فن کتابت سے واقف تھے جن میں حضرات علیؓ، عمرؓ، عثمانؓ، ابو عبیدہ بن الجراحؓ، طلحہؓ، حذیفہؓ، ابولکھ خالد بن سعیدؓ، ابان بن عبد شریحؓ ہی سے مکہ معظمہ میں دولت ایمان سے فائز ہو چکے تھے۔ کلام مجید جب قدر نازل ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے جو مکہ معظمہ میں کاتب وحی مقرر ہوئے تھے لکھوا دیتے تھے اور جو اصحاب بھی لکھ لیتے تھے۔ اسکا ثبوت کہ کلام مجید اب تبار ہی سے لکھ لیا جاتا تھا خود کلام مجید کی اندرونی شہادت سے ذیل میں ہم چند آیات پیش کرتے ہیں :-

كَذٰلِكَ نُنْشِئُ الذِّكْرَ ۖ فَنَسْنَسَاءَ  
 ذٰلِكَ ۙ فَاِذَا فِي صُحُفٍ مُّكَتٰتٍ مَّرْثُومَةٍ  
 مُّطَوَّاتٍ بِاَيْدِي سَفَرَةٍ ۖ كِرٰۤا۟  
 بَرَسَاتٍ ۙ (سورہ عبس)

سن لے (قرآن) تو ایک نصیبت ہے جسکا ہی چاہے نصیبت لے عزت والے ورقوں میں لکھا ہے اونچے رکھے ہوئے پاک لکھنے والوں کے ہاتھوں میں جو سردار ہیں نیک۔

یہ سورت نبوت کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئی اور کسی سے اس میں کتابت کی کامیغیوں میں لکھا جانا اور کتابت کی تعریف و توثیق مذکور ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے والسفرۃ الکرام الہدیاء ہم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقیل ہم القلاء۔ یعنی سفرائے کرام مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اور بعضوں نے کہا کہ حفاظ قرآن مراد ہیں۔ آنحضرت اور

تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۴۷۳ باب اول عہد عتیق میں ہم لکھ آئے ہیں کہ "سفریم" تورات کے حامل اور کاتب تھے یہاں سفرہ کرام صحابہ ہیں جو کاتب اور حافظ قرآن تھے ۱۲

آپ کے اصحاب خوب سمجھتے تھے کہ سابقہ کتب سہادی کا تہون کی بے احتیاطی غفلت اور خود رائی سے کس طرح تحریف ہو گئی ہیں اس لیے یہ امر یقینی ہے کہ قرآن مجید کی تحریر میں نہایت احتیاط عمل میں آتی ہوگی یہاں تک کہ اگر شاہہ الفاظ میں بھی کسی نے بے احتیاطی کی تو وہ نکال دیا جاتا تھا۔ چنانچہ عبداللہ ابن ابی سرح جو مدینہ میں دجی کی کتابت کرتا تھا ظاہر میں کی جگہ کافریں اور بیع عظیم کے عوض غفور رحیم لکھ دیا کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکال دیا وہ مرتد ہو کر مکہ میں بھاگ آیا فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا مگر حضرت عثمان کی سفارش سے درگزر فرمائی۔

وَلَا تَبِ مَسْطُورٍ فِي رِقٍّ مَشْهُورٍ (رو بطور) اور (قسم ہے) لکھی ہوئی کتاب کی کشادہ ورق میں رق چڑے کو کہتے ہیں صراح میں پوست آہ لکھا ہے انگریزی میں اس کو بار چنٹ کہتے ہیں اس کے متعلق ہم عہد عتیق میں لکھ آئے ہیں کہ کس طرح سن عیسوی سے ایک صدی پیشتر مصری پیرس کے مقابلہ میں اس کا رواج شہرہ پرگوں واقع ایشیائے کوچک سے شروع ہوا منشور کے معنی پھیلے ہوئے ہیں جس سے مراد ہے کہ اس کو ملاطفہ کی صورت میں جیسے کہ توریت لکھی جاتی تھی نہیں لکھا ہے بلکہ کشادہ ورق کی کتاب کی شکل میں لکھا ہے کتاب مسطور سے تفسیر کہہ بین قرآن مراد لیا ہے۔

یہ آیت بھی مکی ہے۔ چونکہ انجیل کے نسخے مصری پیرس پر لکھے جاتے تھے جو ناپائدار اور مستحکم ہوتا تھا اور بار بار کے استعمال سے جلد بوسیدہ اور تلف ہو جاتا تھا اس لیے زیادہ حفاظت اور سیانت کے لحاظ سے قرآن مجید شروع میں چڑے کے ورقوں پر لکھا جاتا تھا اور حفاظت کا خاص اہتمام ہوتا تھا اور بغیر طہارت کے لوگ ہاتھ نہیں لگاتے تھے جیسا کہ

۱۔ تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ ۶۹۱۔

لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ اور صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ سے صاف ظاہر ہے حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کے واقعہ میں آپ کا اپنی بہن کے مکان پر صحیفہ کا لکھا ہوا دیکھنا اور پھر اس کی تلاوت سے متاثر ہو کر ایمان لانا ثابت کرتا ہے کہ عہد رسالت کے آغاز ہی سے کلام مجید صحیفوں میں تحریر کر لیا جاتا تھا اور اس کی نہایت حفاظت کی جاتی تھی۔

ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ (بقوہ) یہ کتاب ہے کچھ شک نہیں ایمین۔  
رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً  
فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ (میںہ) رسول اللہ کا پڑھتا پاک صحیفے جن میں مضبوط کتابیں ہیں۔

یہ آیات مدنی ہیں۔ مکہ میں جب اسلام کو دنیاوی عروج نہیں ہوا تھا اور دشمنوں کے پنجہ میں تھا وحی کی کتابت خاص اہتمام سے ہوتی تھی۔ مدینہ میں جب بنی حنی کو غلبہ ہوا اس وقت لا محالہ بہت کچھ تحریر و کتابت کا انتظام اور اہتمام کیا گیا جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہے اور کثرت سے ایسی مدنی آیات ہیں جن میں کلام مجید کو کتاب کے لقب سے یاد فرمایا ہے۔ مدینہ میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت زید بن ثابت جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق عجزانی بھی سیکھ لی تھی خاص طور سے کتابت وحی کیا کرتے تھے ان کے علاوہ اور صحابہ بھی کتابت قرآن پر مامور تھے اور بطور خود بھی لکھ لیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتظام فرمایا تھا کہ مدینہ میں لکھنے پڑھنے کا چرچا عام ہو جائے چنانچہ جنگ بدر میں جو اہل مکہ گرفتار ہوئے اور وہ فن تحریر سے واقف تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا فدیہ یہی مقرر فرمایا کہ وہ ایک ایک مسلمان مدینہ کو لکھنا سکھا کر آزاد ہو جائیں

نکتہ بیان یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ کلام مجید میں صرف الفاظ بجنسہ جمع ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمایا تھا کہ یہ مجھ پر ذریعہ وحی نازل ہوئے ہیں اور کلام الہی ہیں۔ ان کے علاوہ اور جو کچھ آپ سے منقول ہے مثلاً خطبات یا ادعیہ مانورہ یا

صحیحہ سے گفتگو وغیرہ ان سب کا مجموعہ علیحدہ ہے اور احادیث کے نام سے مشہور ہے  
مسلم نے ابی سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا:-

لَا تَكْتَبُوا عَنِّي شَيْءًا غَيْرَ الْقُرْآنِ | میری باتوں میں سے قرآن کے سوا اور کسی چیز کو نہ لکھو

یہی وجہ ہے کہ احادیث نبوی نہ عہد رسول اللہ اور نہ خلفائے راشدین کے عہد میں لکھی  
گئیں۔ اس تفریق سے کلام الہی ہر قسم کی آمیزش سے پاک رہا لیکن تورات اور اناجیل کا  
یہ حال نہیں ہے کیونکہ انہیں کلام الہی روایت بالمعنی کے طور پر غیر دن کے کلام متعلق  
ہو کر دیر کے ساتھ مخلوط ہو گیا ہے مثلاً اہل کتاب کا دعویٰ ہے کہ تورات کی ابتدائی  
پانچ کتابوں کو جو لفظاً اور معنماً کلام الہی ہیں حضرت موسیٰ نے خود تحریر فرمایا تھا لیکن  
اسی غصہ کی کتاب استنار باب ۳۴ میں حضرت موسیٰ کی وفات کا واقعہ اور آپ کے  
مدفن کی کیفیت بھی درج ہے اس طرح کتاب پیدائش خروج اور اعداد کے مختلف  
ابواب میں ایسے تاریخی واقعات اور اسما و مذکور ہیں جو حضرت موسیٰ کی وفات کے بہت  
عرصہ بعد صورت پذیر ہوئے دیکھو پیدائش ۱۲ و ۲۵ و ۳۳ و ۳۶ خروج ۱۶ و ۳۵  
اعداد ۱۲ و ۲۲ وغیرہما۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دوسرے کی تحریر ہے نہ حضرت موسیٰ کی۔ یہی حال  
اناجیل کا ہے جنہیں سیرت عیسوی روایت بالمعنی کے طور پر قلب میں ہے۔ غرض کہ اس تخلیط  
کا نتیجہ یہ ہوا کہ کتب یہود و نصاریٰ میں کلام الہی کی مختص حیثیت جیسی کہ قرآن مجید  
میں ہے قائم نہ رہی اور نہ صرف الفاظ بلکہ معنی کے اختلافات کے تیر و تار جھگڑ میں  
حقیقت کا راستہ گم ہو گیا۔

## جمع و ترتیب کلام مجید

نزول قرآن کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی سورت نازل ہونا شروع ہوتی تھی تو دو دو  
چار چار آیتیں موقع بہ موقع اُترتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان آیات کو اس سورت میں  
داخل کراتے جاتے تھے مثلاً سب سے پہلے سورہ اقرآ کی ابتدائی آیات عَلَّمَ الْإِنْسَانَ  
مَتَلَعًا لِّیَعْلَمَ کہ نازل ہوئیں پھر سورہ مدثر کا نزول شروع ہو گیا ایک عرصہ کے بعد  
جب سورہ اقرآ کی بقیہ آیات نازل ہوئیں تو آپ نے ان آیات کو سورہ اقرآ میں لکھوایا  
اور اس طور سے سورت پوری ہوئی۔ جب ایک سورت ختم ہو جاتی تھی تو علیحدہ نام سے  
موسوم ہو جاتی تھی۔ کبھی کوئی سورہ ایک ہی مرتبہ پوری نازل ہو جاتی تھی جیسے  
والمرسلات کبھی ایک ساتھ دو سورتیں نازل ہونا شروع ہوتی تھیں اور آنحضرت  
دونوں سورتوں کو الگ الگ لکھواتے تھے۔ یہ امر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک  
میں سورتوں کی آیات مرتب ہو چکی تھیں اور ان کے نام قرار پا چکے تھے عموماً احادیث  
سے ثابت ہے۔ صحاح میں متعدد طرق سے مروی ہے کہ نماز فجر میں آپ کبھی سورہ ق  
کبھی سورہ روم پڑھتے تھے کبھی سفر میں اختصار کے طور پر معوذتہ میں اور کبھی آذان ولولت  
جمعہ کے دن نماز فجر میں آپ رکعت اول میں اَلَمْ تَنزِلِ السَّجْدَہ اور رکعت دوم میں  
ہَلْ آتٰی پڑھتے تھے۔ نماز مغرب میں کبھی سورہ اعراف پڑھتے اور کبھی دانتین اور کبھی  
والمرسلات۔ نماز جمعہ میں سورہ جمعہ و منافقین نماز عید میں سورہ ق اور اقصیٰ اور کبھی  
سورہ اعلیٰ اور غاشیہ غرض کہ خدا سے پاک کا یہ وعدہ کہ اِنَّا عَلَیْکُمْ نَاجِعٌ وَاَنْتُمْ عَلَیْکُمْ  
خَوْدِہم رسالت میں پورا ہو چکا تھا اور قرآن کی تمام سورتیں مرتب ہو چکی تھیں اور  
اُسی کے مطابق تلاوت ہوتی تھی۔ بخاری میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رمضان  
شریف میں قرآن مجید ہر سال ایک مرتبہ رسول خدا کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور آپ ہر دن  
اعتکاف فرماتے تھے لیکن سال دفات میں آپ نے ماہ صیام میں بیس دن اعتکاف فرمایا



اور قرآن مجید دو مرتبہ آپ کے سامنے دہرایا گیا اُس عرضہ اخیرہ کے بعد آپ چھ ماہ اور زندہ رہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ قرآن مجید آپ کی زندگی ہی میں جمع ہو چکا تھا لیکن چونکہ سلسلہ وحی وفات تک جاری رہا ہے اور سورہ توبہ کا اختتام لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ... الایہ۔ وفات سے نو دن پیشتر نازل ہوا ہے اس لیے ظاہر ہے کہ قرآن مجید ایک ہی جلد میں نقل نہیں کیا گیا اگرچہ وہ بہت سے صحابہ کے پاس متفرق طور پر مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا اور بہت سے صحابہ کو زبانی یاد تھا۔ یہ کام سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی خلافت میں جنگ یمامہ کے بعد حضرت زید بن ثابتؓ کا کتب وحی کے ہاتھوں سے پورا کرایا حضرت زیدؓ بعد رسول اللہؐ سترین بھی قرآن مجید کو ٹکڑوں اور پُرزدوں سے لیکر جمع کیا کرتے تھے جیسا کہ حاکم نے انھیں سے روایت کی ہے۔

خلافت حضرت ابو بکرؓ میں علامہ مجید کا جمع کیا جانا ایک جلد میں

کنا عتد رسول اللہ نولت القرآن  
ہم لوگ رسول اللہ کے پاس قرآن کو پُرزدوں اور ٹکڑوں سے لیکر جمع کیا کرتے تھے۔

زید بادجو دیکر حافظ قرآن تھے لیکن جب تک دو تحریری شہادتیں پیش نہیں ہوتی تھیں وہ کسی جز قرآن کو اُس مجموعہ میں جسکو حضرت ابو بکرؓ طیار کر رہے تھے درج نہیں کرتے تھے سورہ توبہ کی آخری آیتیں جو وفات نبویؐ سے ۹ دن پیشتر نازل ہوئی تھیں صرف ابی جزمیہ انصاری کے پاس لکھی ہوئی تھیں اور کسی کے پاس نہیں تھیں اس لیے انھیں کی شہادت پر اکتفا کیا گیا۔ اس طور سے تمام قرآن ایک جلد میں نقل کر لیا گیا یہ نسخہ حضرت ابو بکرؓ

طے دو چیزیں بالعموم یہ تھیں عیب بنی کھڑکی شاخ جھنڈی چلی تختیان کتف اونٹ یا بکری وغیرہ کے شانے کی چوڑی ہڈیاں۔ رقبہ بنی چڑا۔ قتب الان کی ٹکڑی۔ ۵۰ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت علیؓ مرتضیٰ کے بیٹے محمد بن حنفیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کے چھٹا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الہی میں کچھ اور بھی چھوڑا دو دن نے فرمایا۔ ماترک الاما باین الدفتین (نہیں چھوڑا مگر جو دو دفتین میں ہے) اس حدیث سے ابن حجر نے استدلال کیا ہے کہ ان لوگوں کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ان کے ہاں قرآن سے کچھ کم ہو گیا ہے۔ مگر ان جھنڈی کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود سے دیکھو فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۵۹

کے خزانہ میں رہا اور آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے قبضہ میں آیا حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ نے اسکو حضرت ام المومنین حفصہ سے لیکر متعدد نقلیں کر کے شائع کرائیں جن میں ابی بکر حضرت عثمانؓ نے اس نسخہ کی نقلیں شائع کیں وہ ایک اہم واقعہ ہے جسکو ہم بالتفصیل بیان کرتے ہیں:-

حضرت ابو بکرؓ نے اگرچہ قرآن مجید کو ایک ہی جلد میں نقل کر کے خزانہ میں رکھ لیا تھا لیکن اس کی نقلیں شائع نہیں کی تھیں صرف زبانی قرات اور حفظ پر اکتفا کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے بھی اسی طریقہ کو خاص اہتمام سے جاری رکھا اور اپنی عہد خلافت میں قاریوں اور معلموں کی تنخواہیں مقرر کر دیں اور ایک شخص ابو سفیان کو جس کا اہصابہ میں مذکور ہے چند آدمیوں کے ساتھ مامور کیا کہ قبائل میں گشت لگا کر ایک ایک شخص کا امتحان لے اور جسکو قرآن مجید کی کوئی آیت یاد نہ ہو اسکو سزا دے۔ خانہ بدوش بدوؤں میں بھی قرآن مجید کی جبری تعلیم جاری کر دی اور تمام مالک مفتوحہ میں درس قرآن کا خاص اہتمام کیا اور صحابہ میں جو مشہور حفاظ قرآن تھے ان کو اس کام پر مقرر کیا چنانچہ عبداللہ بن الصامت حصہ میں ابو دردرا دشت میں اور معاذ بن جبل بیت المقدس میں قیام کر کے درس قرآن میں مشغول رہتے تھے۔ ابو دردرا کی تعلیم کا طریقہ یہ تھا کہ نماز صبح کے بعد جامع مسجد جاتے تھے قرآن پڑھنے والے کثرت سے جمع ہوتے تھے دس دس آدمیوں کی ٹکڑیاں کر دی جاتی تھیں اور ہر ٹکڑی پر ایک قاری مقرر ہوتا تھا اور جب کوئی پورے قرآن کا حافظ ہو جاتا تھا تو ابو دردرا اسکو اپنا خاص شاگرد بنا لیتے تھے ایک دن شمار کیا تو معلوم ہوا کہ سولہ سوطا طلب علم اُس وقت حلفتہ درس میں شامل ہیں۔

با این ہمہ چونکہ قرآن کے نسخے شائع نہیں ہوئے تھے اُدھر روم و ایران و مصر میں اسلام روز بروز پھیلتا جاتا تھا اور نئی نئی قومیں مسلمان ہوتی جاتی تھیں جو عربی لہجہ سے

بالکل نامانوس تھیں اس لیے الفاظ کے اعراب تلفظ اور وجہ قرارت میں اختلاف ہوا گیا رسول اللہ صلعم نے اگرچہ عربوں کے مختلف قبائل کے لب و لہجہ کے لحاظ سے فرمادیا تھا کہ ان هذا القرآن انزل علی سبعہ احراف فات واما تیسرا منہ یعنی یہ قرآن سات طریقوں یعنی متعدد طور پر نازل ہوا ہے پس پڑھو حسب طور پر تم کو آسان ہو مثلاً ایک قبیلہ حتی کو عتی پڑھتا تھا کوئی علامت مضارع کو فتح کے بجائے کسرہ سے پڑھتا تھا کسی قبیلہ میں مالک کو ملک پڑھتے تھے غرض کہ اس قسم کے قدرتی اختلافات تھے جنکی اجازت صرف یہیں تک تھی کہ معنی پر اثر نہیں پڑتا تھا لیکن جب غیر قوموں کے اختلاف سے اختلاف قرارت اختلافات معنی کی شکل میں تبدیل ہونے لگا تو حضرت عثمان نے فوراً اس باب کر دیا صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے۔

حدثنا موسى بن اسماعيل قال حدثنا ابراهيم  
قال حدثنا ابن شهاب بن ابي مالك حدثنا  
ان حذيفة بن اليمان قدم على عثمان وكان  
يغازي اهل الشام في فتح ارمينه واذربيجان  
مع اهل العراق فافزع حذيفة اختلافهم  
في القراءۃ فقال حذيفة لعثمان

۱۷ دیکھو فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۲۲ لغایت ۲۷ - ۲۸ تفسیر روح المعانی جلد اول صفحہ ۱۸ میں لکھا ہے کہ ایک شخص سے باوجود کوشش طعام الاشہم کے عوض طعام البیتیم ملتا تھا حضرت عبداللہ ابن مسعود نے فرمایا اچھا طعام الفاجر پیڑھے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر اؤام کے مشرکین کو قرآن سے مانوس کرنے کے لیے ابن مسعود نے کس حد تک آسانی ردا رکھی تھی - سیطرح آپ نے اکیترہ کالہن المنفوش کے موص کالہن المنفوش پڑھایا - اسی قسم کے تفسیری الفاظ اکثر آپ سے منقول ہیں - لیکن اس قسم کی اجازتیں اختلاف کا پیش خیمہ تھیں اس لیے حضرت عثمان کے عہد میں فوراً سد باب کیا گیا ۱۲

یا امیر المؤمنین ادرک هذه الامة  
قبل ان يختلفوا في الكتاب اختلاف  
اليهود والنصارى فارسل عثمان  
ابن حفصة ان ارسلنا لينا بالصحف  
ننسخها في المصاحف ثم زدها اليك  
فارسلت بها حفصة الى عثمان فامر  
زيد بن ثابت وعبد الله بن الزبير  
وسعيد بن العاص وعبد الرحمن بن  
الحارث بن هشام فنسخوها في  
المصاحف وقال عثمان للرهط  
القرشيين الثلاثة اذا اختلفتم  
انتم وزيد بن ثابت في  
شي من القرآن فاكتبوه بلسان  
قریش فانما نزل بلسانهم  
ففعلوا حتى اذا استكمل الصحف  
في المصاحف رد عثمان الصحف  
الى حفصة <sup>ع</sup> وارسل الى كل  
افق بمصحف مستنسخها واما  
بما سواه من القرآن في كل مصيفة  
او مصحف ان يحرق -

یہ واقعہ حضرت عثمانؓ کے خلیفہ مقرر ہونے سے دوسرے سال یعنی ۳۵ھ میں

حضرت عثمانؓ  
اور قرآن مجید

پیش آیا۔ آپ نے حضرت ابو بکر کے اُس کامل نسخہ کی نقل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دوسرے ہی سال زید بن ثابت نے کی تھی بلاد اسلام میں شائع کر دی اور تحریر و کتابت میں اُسی قرات کو قائم رکھا جو قرات رسول اللہ یعنی زبان قریش تھی باقی تمام ان تحریر و نسخوں کو جنہیں اپنے اپنے طور پر لوگوں نے جمع کیا تھا اور اپنی اپنی قراتوں سے پڑھتے تھے اور جن کے باعث سے فتنہ تحریف کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا بالکل مٹا دیا۔ حارث مخاضی نے خوب کہا ہے جیسا کہ اتفاق کے نوع ۱۸ میں مذکور ہے:-

”لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ قرآن کو عثمان نے جمع کیا مگر دراصل یہ بات ٹھیک نہیں عثمان نے تو صرف یہ کیا کہ اپنے اور اپنے پاس موجود ہونے والے مہاجرین اور انصار کی باہمی اتفاق رائے سے عام لوگوں کو ایک ہی وجہ سے قرات کرنے پر آمادہ بنایا کیونکہ ان کو اہل عراق اور اہل شام کی قراتوں کے حروف میں باہم اختلاف رکھنے کے باعث فتنہ کا خوف پیدا ہو گیا تھا در عثمان کے اس عمل سے پہلے جب قدر مصاحف تھے وہ تمام ایسی قرات کی صورتوں سے مطابق تھے جنہر حروف صحیح کا اطلاق ہوتا تھا اور یہ بات کہ قرآن جملہ سب سے پہلے کس نے جمع کیا وہ ابو بکر صدیق تھے اور علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اگر میں حکمران ہوتا تو مصاحف کے ساتھ وہی عمل کرتا جو عثمان نے کیا ہے“

چند اعتراض اور اُن کے جواب ضرورت ہے کہ یہاں ہم معتزین کے چند اعتراض دفع کریں۔

مخالفین اسلام خاصکر عیسائی کہا کرتے ہیں کہ قرآن میں بھی کمی بیشی ہوئی ہے جس کی تفصیل یہ ہے:-

اول عبد اللہ ابن مسعود کے نزدیک موزون داخل قرآن نہیں ہیں لیکن

صحف عثمانی میں اُن کو داخل کر دیا گیا۔ دوم اہل تشیع کہتے ہیں کہ بعض آیات اور سورت خاصکر جو اہلبیت کی شان میں تھیں صحف عثمانی سے خارج کر دی گئیں۔

ان وجوہ سے مخالفین اسلام دعویٰ کرتے ہیں کہ مروجہ قرآن جو صحف عثمانی کی نقل ہے ناقص اور محض ہے۔ لیکن یہ دعویٰ محض بے بنیاد اور باطل ہے اصل یہ ہے کہ تحریف تو رات و آنا جیل کے ثابت شدہ الزام پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اہل کتاب نے اُن روایات کو جنہیں یہ لغو باتیں مذکور ہیں نہایت آب و تاب سے بیان کر کے اپنا دل خوش کر لیا ہے۔ ذیل میں ہم اُن کے اعتراض کو علیحدہ علیحدہ رد کرتے ہیں:-

اول ابن حجر نے اگرچہ بخاری کی شرح میں احمد اور ابن حبان کی روایت سے یہ لکھ دیا ہے کہ ابن مسعود موزون کو قرآن میں نہیں لکھتے تھے لیکن محدث ابن حزم اپنی کتاب قدح المعلیٰ میں لکھتے ہیں کہ یہ ابن مسعود پر جھوٹا الزام لگانا اور موضوع ذل ہے کیونکہ ابن مسعود کی جو صحیح قرات زر کے واسطے سے عام نے کی ہے اس قرات میں موزون شامل قرآن ہیں (اتقان نوع ۲۲) اس طرح نووی مہذب کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ابن مسعود کا جو قول نقل کیا گیا ہے وہ سراسر باطل اور غلط ہے۔

لیکن اگر تھوڑی دیر کے لیے ہم انکار ابن مسعود کو صحیح فرض کر لیں تو سوال یہ ہے کہ کیا ابن مسعود نے قرآن کا کامل نسخہ اسی احتیاط اور اجراع صحابہ کی مدد سے جمع کیا تھا جن طرح حضرت ابو بکر نے اپنے عہد خلافت میں کیا تھا اور پھر جس کی نقل حضرت عثمان نے اپنے زمانہ میں شائع کی؟ کیا ابن مسعود کی شخصی رائے خلفا و اربعہ مہاجرین و انصار کے اجراع کے مقابلہ میں قطعی تھی؟ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابی ابن کعب مشہور قاری کے سوال کے جواب میں یہ فرمانا کہ موزون داخل قرآن ہیں جیسا کہ بخاری میں مروی ہے:-



حدثنا قتیبہ بن سعید قال  
حدثنا سفیان عن عاصم وعبد  
عن زہر بن حبیش قال سألت ابی  
بن کعب عن المعوذتین فقال  
سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
فقال قیل لی فقلت فعلن فتقول  
كما قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم

..... رزین حبیش کہتے ہیں کہ میں نے  
ابی بن کعب سے معوذتین کے متعلق پوچھا  
انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی  
سے پوچھا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ  
مجھ سے ایسا ہی کہا گیا (یعنی یہ سورتیں  
مجھ پر نازل ہوئی ہیں) پس میں نے یہی  
کہا اور اب ہم وہی کہتے ہیں جو ہم سے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

عبداللہ بن مسعود کی رائے کے مقابلہ میں حجت نہیں۔ بات یہ ہے کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر میں ان سورتوں کو پڑھا اور بیماری کی حالت میں  
اکثر پڑھا بعض آدمی سمجھے کہ یہ راسخ کی دعائیں ہیں لیکن یہ ان کی غلطی تھی۔ ہزار سے  
منقول ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے آخر میں اپنے قول سے رجوع کیا (دیکھو تیسرا فقاری  
جلد ۴ صفحہ ۶۶۵ و ۶۶۶) شیعوں کی مشہور حدیث کی کتاب کافی میں منقول ہے:-

عن الصادق ؑ انه سئل عن  
المعوذتین اهما من القرآن  
فقال نعم هما من القرآن فقال  
الرجل لیست من القرآن ف  
قرأت ابن مسعود ولا ف  
مصنف فقال اخطأ ابن  
مسعود

حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہے  
کہ آپ نے معوذتین کے متعلق کہ یہ داخل  
قرآن ہیں پوچھا گیا آپ سے فرمایا ہاں وہ  
شامل قرآن ہیں ایک شخص کہنے لگا کہ  
ابن مسعود کی قرأت میں داخل قرآن نہیں  
اور نہ ان کے مصحف میں ہیں آپ نے فرمایا  
ابن مسعود نے غلطی کی۔

کیا ان واضح دلیلوں کے بعد بھی عیسائیوں کی آنکھیں نہ کھلیں گی لیکن اگر وہ پھر بھی  
اصرار کریں تو ابن مسعود کے انکار معوذتین سے عیسائیوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا کیونکہ  
معوذتین میں تثلیث کا رد مذکور نہیں ہے ان جن آیتوں میں تثلیث ادا ہو سکتی  
کا رد مذکور ہے اگر ان آیتوں کا داخل قرآن نہ ہو عبداللہ بن مسعود کی طرف مشوب  
کرتے تو کچھ بات بھی تھی!

دوئم حضرت عثمان کی شہادت کے بعد جب لمانون کی باہمی خانہ جنگیوں کا نتیجہ  
حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت حضرت امام حسن کی خلع خلافت اور بنی امیہ کی جابرانہ  
حکومت کی شکل میں ظاہر ہوا تو فرقہ بندیوں کے ساتھ چھوٹی روایات کا بھی ایک سلسلہ  
قائم ہو گیا جو ہر فرقہ اپنے اپنے گروہ کی حمایت میں وضع کرتا تھا۔ طرفداران المہدیین  
اطہار میں جو لوگ حدیث سے بڑھ گئے انھوں نے بنی امیہ کے ساتھ خلفائے ثلاثہ کو بھی  
مورد لعن و طعن قرار دیا اور ان کی خوبوں کو بھی بُرائی کی شکل میں ظاہر کرنے لگے۔  
حضرت عثمان نے جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں قرآن مجید کو توریت و انجیل کی طرح  
محفوظ ہو جانے سے بچا کر دین کی ایک بہت بڑی خدمت کی تھی لیکن عداوت کی آگ  
میں اُنکا یہ ہنر سب سے بُرا عیب ہو گیا۔ اُن پر کلام مجید کے متعلق طرح طرح کے الزام  
لگائے گئے اور بے سرو پا روایتیں گڑھ لی گئیں یہی وہ روایات ہیں جو کتب احادیث  
کے قلمبند ہوتے وقت بغیر تنقید کے مجسّمہ نقل کر دی گئیں۔ شیعوں کی بعض کتب احادیث  
مثلاً طبرانی و بیہقی و جنکو شاہ ولی اللہ تیسرے درجہ پر رکھتے ہیں (میں اس قسم کے  
روایات جن کی اسناد میں شیعی راوی داخل ہیں مذکور ہیں مثلاً طبرانی نے کتاب الادب  
میں عباد بن یعقوب الاسدی کے طریق پر یحییٰ بن یعلیٰ کے واسطے سے ابن ابی نعیم  
ہشیرہ سے عبداللہ بن زبیر الغافقی کا یہ قول نقل کیا ہے: "مجھ سے عبدالملک بن  
مردان نے یہ بات کہی کہ مجھ کو معلوم ہے کہ تو کس وجہ سے ابو تراب کے ساتھ محبت رکھتا

ہے۔ تو بس ایک خشاک و مانع دیہاتی شخص ہے مین نے کہا واللہ میں نے اس وقت مین قرآن کو جمع کیا ہے جبکہ تیرے مان باپ اکٹھا بھی نہ ہوئے تھے اور اس قرآن مین سے علی ابن ابی طالب نے دو سو تین جھکو سکھائی تھیں جو ان کو رسول اللہ صلم نے خاص طور پر تعلیم کی تھیں اور وہ سو تین ایسی ہیں جن کو نہ تو نے سیکھا ہے اور نہ میرے باپ نے انکی تعلیم پائی تھی وہ سو تین یہ ہیں :-

اللہم ان استعینک و نستغفرک و نثنی علیک و لا نکفرک و نخلع و نترک من یفجرک

اللہم ایاک نعبد و لک نصلى و نسجد و الیک نسعی و نخفد و نرجو و رحمتک و نخشی عذابک ان عذابک بالکفر ملحق

مذکورہ بالا روایت مین پانچ راوی ہیں جن کی کیفیت یہ ہے کہ عباد بن یعقوب کو علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال مین غالی شیعہ اور رؤس بدعت لکھا ہے۔ اور چونکہ غالی شیعہ قرآن مین حذت و اضافہ کے قائل ہیں اس لیے ایک ایسے راوی کی روایت جس سے اسکے مذہب کی تقویت بر نظر ہو اصول حدیث کے موافق باطل ہے۔ اس طرح یحییٰ بن علی سلمیٰ کو میزان الاعتدال مین مضطرب الحیث لکھا ہے۔

لیکن تھوڑی دیر کے لیے ہم اس روایت کو اگر مان بھی لیں تو نتیجہ درایتاً یہ نکلتا ہے کہ اول راوی یعنی عبداللہ بن زبیر النخعی نے حضرت علی سے دعائے قنوت سیکھی اور اسکو عبد الملک کے سامنے پڑھی لیکن راوی اخیر یعنی عباد بن یعقوب نے جو غالی شیعہ تھا اور قرآن مین حذت و اضافہ کا قائل تھا دعا کے عوض سورہ کہد یا حالانکہ اللہم ان نستعینک اور اللہم ایاک نعبد کے دونوں ٹکڑے دعائے قنوت کے مجموعہ ہیں اور آج تک نماز مین پڑھتے ہیں لیکن وہ کبھی داخل قرآن مجید نہیں سمجھے گئے اکثر لوگوں نے

چونکہ اس دعا کو اجزائے قرآن مجید کے ساتھ لکھ لیا ہوگا دیکھو کہ کاغذ وغیرہ اس زمانہ مین اسقدر وافر نہ تھا اس لیے بعض کم فہم غلط روایت کرنے لگے جیسا کہ مصحف ابی بن کعب کی نسبت کہا جاتا ہے کہ ہمیں انھند اور الخلق دو سو تین تھیں حالانکہ انھند اور الخلق کے الفاظ دعائے قنوت مین مذکور ہیں انھیں پر سے یہ دو سو تین کے نام تراش لیے ہیں پھر ان نام و دو سو تین کی عبارت وہی ہے جو دعائے قنوت کی۔

یہ کیفیت تو شیعوں کی کم درجہ احادیث کی ہے اب شیعوں کی کتب مین کورہ محمد بن یعقوب الکلبینی نے اپنی مشہور حدیث کی کتاب کافی مین اس قسم کی روایت درج کی ہیں جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہان جہان حضرت علی مرتضیٰ کا نام اور الحبیت کا ذکر تھا وہ مقامات کلام مجید سے خارج کر دیے گئے۔

ان روایات کو علی بن ابراہیم احمی نے اپنی تفسیر مین آب و تاب سے بیان کیا پھر یہ لکھ دیا کہ صحیح کلام مجید وہ ہے جبکہ حضرت علی نے جمع فرمایا تھا اب وہ امام غائب یعنی بارہویں امام مہدی کے پاس موجود ہے قرب قیامت ظہور مہدی کے ساتھ وہ بھی نکلے گا۔

ہم ان روایات کے متعلق بجائے اسکے کہ خود کچھ لکھیں ان محققین علماء شیعہ کے اقوال جہنہ نقل کرتے ہیں جنھوں نے ان روایتوں کی اصلیت جرح و تعدیل کی روشنی مین ظاہر کر دی۔

علامہ ابو علی الطبرسی اپنی مشہور تفسیر مجمع البیان طبع ایران جلد اول صفحہ ۴۴۴ مین لکھتے ہیں :-

ومن ذلك الكلام في زيادة القرآن ونقصاته فان لا يبيح بالتفسير

انھیں مین سے ایک بحث یہ ہے کہ قرآن مجید مین زیادتی یا کمی کوئی یا نہیں بحث فقہ تفسیر مین ہے

فاما الزيادة فجمع على بطلان  
واما النقصان منه فقد روى  
جماعة من اصحابنا وقوم من  
حشوية العامة ان في لقمان  
تغيرا ونقصانا والصحيح من  
مذهب اصحابنا خلافة وهو الذي  
نصره المرتضى قدس الله روحه و  
الكلام فيه غاية الاستيفاء في جواب  
المسائل لطبريات وذكر في مواضع  
ان العلم بصحة نقل القرآن كالعلم  
بالبلدان والحوادث الكبار والوقائع  
العظام والكتب المشهورة واشعار  
العرب المسطورة فان الانابة اشتدت  
والدواعي توفرت على نقله وحراسته  
وبلغت الى حد لم يبلغه فيما  
ذكرناه لان القرآن معجزة  
التبوية وما خذ العلوم الشرعية  
والاحكام الدينية وعلماء المسلمين  
قد بلغوا في حفظه وحماية الغاية  
حتى عرفوا كل شئ اختلف فيه  
من اعراب وقراءته وحروفه والاية

یہ امر کہ قرآن میں کچھ زیادتی ہوئی سبک  
نزدیک باطل ہے باقی رہا نقصان تو ہماری  
جماعت میں سے ایک گروہ نے اور سنیوں  
میں حشویہ نے روایت کیا ہے کہ قرآن میں  
تغیر اور نقصان ہو گیا ہے لیکن ہمارے  
فرقہ کا صحیح مذہب اس کے خلاف ہے اور  
سید مرتضیٰ نے اسی کی تائید کی ہے۔ اور  
مسائل طبریات کے جواب میں اس پر  
نہایت مفصل بحث کی ہے سید مرتضیٰ نے  
متعدد موقعون پر لکھا ہے کہ قرآن کی صحت  
کا علم ایسا ہی ہے جیسا شہر وں کا علم اور  
بڑے بڑے واقعات اور مشہور کتابوں اور  
عرب کے مدون اشعار کا علم۔ کیونکہ قرآن کی  
نقل اور حفاظت کے اسباب غایت کثرت  
سے تھے اور اس حد تک پہنچے تھے کہ اور کسی  
چیز کے سے نہیں گئے اس لیے کہ قرآن نبوت کا  
معجزہ اور علوم شریعیہ اور احکام دینیہ کا ماخذ  
ہے۔ اور علمائے اسلام نے اسکی حفاظت اور  
حمایت میں انتہا درجہ کی کوشش کی یہاں تک  
کہ قرآن کے اعراب قررت حروف آیات  
کے اختلافات تک انھوں نے محفوظ رکھے

فكيف يجوز ان يكون معينا او  
منقوصا مع العناية الصادقة  
والضبط الشديد  
وقال ايضا ان القرآن كان على عهد  
رسول الله مجموعا مؤلفا على ما هو  
عليه الان واستدل على ذلك  
بان القرآن كان يدا رس ويحفظ  
جميعه في ذلك الزمان حتى عتق  
على جماعة من الصحابة في حفظهم  
له وان كان يعرض على النبي و  
يتلى عليه وان جماعة من الصحابة  
مثل عبد الله بن مسعود وابي بن كعب  
وغیر هما ختموا القرآن على النبي  
عدة ختمات وكل ذلك يدل بادي  
تأمل على انه كان مجموعا مرتباً غير  
متبورا ولا مثبتا وذكر ان من خالف في ذلك من  
الامامية والحشوية لا يعتد بخلافهم فان الخلا  
من ذلك مضاف الى قوم من اصحاب الحديث نقول انجاء

اس لیے کہ قرآن میں کچھ زیادتی ہوئی ہے کہ اس اعتبار  
شدید کے ہوتے ہیں یمن نقصان یا تغیر کرنے  
پائے۔  
اور سید مرتضیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ قرآن مجید  
آنحضرت کے زمانہ میں ایسا ہی مکتوب اور  
مرتب تھا جیسا اب ہے اور اس پر دلیل یہ ہے  
کہ قرآن اس زمانہ میں پڑھا جاتا تھا اور  
لوگ اسکو حفظ کرتے تھے اور نبی صلعم کو سنا تے  
تھے اور متعدد صحابہ مثلاً عبد الرحمن بن مسعود  
اور ابی بن کعب غیرہ نے قرآن کو آنحضرت  
کے سامنے چند بار ختم کیا تھا ان سب باتوں پر  
غور کرنے سے بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن  
مکمل مدون اور مرتب تھا کہ منتشر اور مفرق  
سید مرتضیٰ نے یہ بھی کہا ہے کہ حواہمیر یا حشویہ  
اسکے مخالف ہیں انکی مخالفت قابل اعتبار  
نہیں کیونکہ یمن جن لوگوں نے خلاف کیا ہے  
وہ اہل حدیث میں سے ایک گروہ ہے اور  
انھوں نے ضعیف روایتیں نقل کی ہیں

کریس الحثین محمد بن علی بن بابویہ القمی کتاب الاعتقادات میں لکھتے ہیں ۱۰۸



اعتقادنا ان القرآن الذی انزل  
اللہ علی نبیہ ہوا برین الدفتین  
وما فی ایمانی الناس لیس اکثر  
من ذلک  
ومن ذلک لیتنا انما نقول انہ اکثر  
من ذلک فہو کاذب

ہمارا اعتقاد ہے کہ وہ قرآن جبکہ خدا نے  
اپنے نبی صلعم پر اتارا ہے وہی ہے جو دو فتیوں  
کے درمیان تھا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس  
سے کچھ زیادہ نہیں ہے  
جو لوگ ہماری طرف نسبت کرتے ہیں کہ قرآن  
زیادہ تھا موجودہ قرآن سے وہ جھوٹے ہیں۔

قاضی نور اللہ شومسری اگرچہ خلفائے ثلاثہ کو سختی سے مورد لعن و طعن ٹھہراتے ہیں۔ لیکن  
کلام مجید کے متعلق لکھتے ہیں :-

ما نسب الی شیعة الامامیہ بوقوع  
التغییر فی القرآن لیس من مقال  
بہ جمہور الامامیۃ انما قال بہ  
شذوذ متہ قلیلۃ لا اعتداد بہم  
فیسابیہم (مصائب الذواصب)

شیعہ امامیہ کی طرف یہ بات جو منسوب کی گئی  
ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں تغیر ہوا ہے  
جمہور امامیہ اسکے قائل نہیں ہیں۔ اس کا  
قائل صرف ایک چھوٹا سا گروہ ہے جو کسی  
شمار میں نہیں

مذکورہ بالا اقتباسات پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا اہل تشیع کو  
پیش کرنا دعویٰ مسیحیت گواہی کا معاملہ ہے۔ لیکن یہ حجت گواہ جنہوں نے تحریف اناجیل  
کی ناست پر پردہ ڈالنا چاہا ہے اگرچہ بھی اصرار کریں اور اس چھوٹے سے گروہ کو پیش کریں  
جسے قاضی نور اللہ شومسری کسی شمار میں نہیں رکھتے اور جسے رئیس المحدثین قہی "کاذب"  
کا لقب دیتے ہیں اور علامہ طبری جسے "ناقابل اعتبار اور باطل" قرار دیتے ہیں تو ہم سوال  
کرتے ہیں کہ کیا اس چھوٹے سے گروہ نے سوائے اسکے کہ جھوٹی روایت بیان کر دی کبھی یہ  
کیا کہ موجودہ قرآن کے مقابلہ میں کبھی کسی زمانہ میں کوئی قلمی یا مطبوعہ نسخہ قرآن کا اپنے

وہ باطل کے مطابق دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اسلام پر ہزاروں مصاحف پیش آئے  
سکڑوں فرقتے پیدا ہو گئے جنہوں نے ایک دوسرے کو کافر تک کہہ دیا اور قتل و خون کا ازار  
گرم کر دیا لیکن باہرین ہمہ قرآن سب کا وہی رہا جو عہد رسول اللہ میں مرتب ہوا جو عہد  
ابوبکر میں ایک ہی مصحف میں قلمبند ہوا اور جسکی نقل حضرت عثمان نے قرأت رسول اللہ  
کے مطابق دنیا میں شائع کی ہم دیکھتے ہیں کہ دو ہزار برس کے قریب زمانہ گزرا۔ لیکن  
اب تک ایک متن انجیل پر اتفاق ہوا لیکن ہمارا قرآن وہی ہے جو تھا اور ہے اور ہمیشہ رہے گا  
کیونکہ ہمیں انما نحن نزلنا الذکر انالہ لحافظون۔ لایاتیہ الباطل من بین یدیہ  
ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حیدر

مصطفیٰ را وعدہ داد انعام حق گریہ میری تو نہیں دینا سبق  
کس شانزدہ پیش و کم کردن درو تو بہ از من حافظے دیگر بخو

سورتوں کی ترتیب قرآن مجید کی سورتوں کی موجودہ ترتیب اس طور پر ہے کہ سورہ فاتحہ  
کے بعد پہلے سبع طوالت یعنی سات بڑی سورتیں بقرہ آل عمران نساء۔ مادہ انعام اعراف  
انفال الشہول تو یہ پھر سورتیں یعنی وہ سورتیں جنہیں کم دیش سورتیں ہیں پوس سے فاطر  
تاک پھر مشائی جنہیں قصص نصاح کی نکرار ہے اور سورتوں سے کم ہیں سورہ یسین سے  
ق تک پھر مفصل یعنی چھوٹی چھوٹی سورتیں ق سے ناس تک (اسطور سے کل ۱۱۴ سورتیں ہیں۔  
حضرت عثمان نے جب قرآن مجید کے نسخے شائع کیے تو سورتوں کو مذکورہ بالا طور پر

ترتیب عثمان

ترتیب دیا۔ اسوقت سے آج تک یہی ترتیب جاری ہے نظا ہرین اور مخالفین اسلام کا  
خیال ہے کہ اس ترتیب میں کوئی خوبی نہیں صرف پہلے بڑی سورتیں پھر چھوٹی سورتیں  
جمع کر دیں لیکن وہ یہ نہیں دیکھتے کہ متکین میں سورہ رعد جن میں صرف ۴۳ آیات ہیں  
سورہ ابراہیم جن میں ۵۲ آیات ہیں اور سورہ نور جن میں ۶۴ آیات ہیں شامل کر دی ہیں  
حالانکہ انکو مشائی میں رکھنا تھا اسبطح مشائی میں سورہ الصفات جن میں ۱۰۲ آیات ہیں

سُورَتِ مِیْن رکھنا چاہیے تھا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ سورتوں کی لفظی اور معنوی مناسبت سے مذکورہ بالا ترتیب جماع صحابہ سے عمل میں آئی ہے اور ترتیب ابن مسعود و ابن ابی و علی مرتضیٰ جو ایک دوسری سے مخالف اور اپنے طور پر پچھلے پسند نہیں کی گئیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ چونکہ اس میں شان نزول کے لحاظ سے سورتیں جمع تھیں اس لیے نہایت عمدہ تھی۔ بیشک تاریخی حیثیت سے یہ ترتیب مناسب تھی لیکن مشکل یہ تھی کہ ایک ہی وقت میں پوری پوری سورتیں نازل نہیں ہوئیں اس لیے مکمل سورتیں یکے بعد دیگرے جمع نہیں ہو سکتی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ حضرت علی مرتضیٰ نے اس ترتیب سے رجوع کر کے ترتیب عثمانی کو اپنے عہد میں جاری رکھا۔

مناسبت آیات و سورت کا علم ایک دقیق اور لطیف علم ہے متقدمین نے اکثر رسائل اس علم میں لکھے مثلاً علامہ برہان الدین بقاعی المتوفی ۸۷۷ھ نے ”نظم الدرر فی تناسب آلاء و السور“ لکھی۔ جلال الدین سیوطی نے اسرار التنزیل لکھی۔ امام رازی نے تفسیر کبیر میں اس بحث پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اور ہندوستان میں شاہ ولی اللہ نے اپنی تصانیف میں جا بجا افادہ فرمایا ہے اور فوز الکبیر میں بھی عنوان قائم کیا ہے۔ اپنے زمانہ کے لوگوں کی ہدایت کے واسطے ہم بھی ایک جدید عنوان سے یہاں کچھ لکھتے ہیں و اللہ التوفیق :-

قرآن مجید جس اصول پر نازل ہوا شروع ہوا لطائف ترتیب سورہائے قرآنی اسکو بخاری نے باب تالیف القرآن میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے یوں بیان کیا ہے :-

انما نزل اول ما نزل منه سورة من المفصل فيها ذكر الجنة والشتاد حتى اذا تاب الناس الى اسلاهم

نزل الحلال والحرام ولونزل اول شئ لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر ابدا ولونزل لا تنسوا لقالوا لا ندع الزنا ابدا لقد نزل بمكة على محمد صلى الله عليه وسلم واني لجارية العب بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر وما نزلت سورة البقرة والنساء الا وانا عند

اس حدیث پر غور کرنے سے اس خدائے رحمن درحیم کی حکمت صاف نظر آجاتی ہے جس نے رحمتہ للعالمین نبی کے ذریعہ سے پہلے بشارت و انداز و وعدہ و وعید۔ ترغیب و ترہیب کی سورتیں نازل کر کے سرکش اور جاہل عرب کے قلوب کو نرم کر کے قبولِ اوامر و نواہی کی استعداد پیدا کر دی اور پھر حلال و حرام کے احکام نازل فرمائے جن کو انھوں نے ایسے جوش و خروش سے قبول کیا اور ایسے مہذب و متقی ہو گئے کہ اگر ظلمتِ کورہ عالم میں چراغ لیکر دھونڈھیں تب بھی ان کی تطہیر نہیں ملتی۔ حضرت موسیٰ چالیس شبانہ روز کوہ طور پر تشریف فرما رہے اور ایک دم سے احکام عشرہ کے الواح لا کر قوم کے سامنے پیش کر دیے مگر اس قوم نے کیا کیا؟ پہلے آپ کی غیبت میں گوسالہ پرستی اختیار کی اور آپ کے منہ پر صاف کمدیا کہ ہم اس قدر احکام کیسے مانیں پھر اس خوف سے کہ کہیں یہاں پھٹ نہ پڑے جبراً و کرہاً اطاعت کا وعدہ کر لیا۔ برعکس اسکے حضرت رسول خدا صلعم (بوی ذلہ) مثل اس شفیق طبیب کے جو مریض کی حالت کا پورا اندازہ کر کے اُسی کے موافق دوا دے اور وقتاً فوقتاً حسب ضرورت اصلاح کرتا جائے اور ازالہ مرض کے بعد رفتہ رفتہ مقویات

کا استعمال کرا کے صلی صحت کی طرف مزاج کو عود کرانے ۲۳ برس تک سرکش اور جاہل عربوں کے ساتھ سفر و حضر میں ساتھ رہ کر فطرت انسانی کا پورا اندازہ کر کے صراط مستقیم کی طرف ہدایت کی اور اس طور سے گروہ اسمین کو خیر ائمہ بنا دیا لیکن جب حکمت خداوندی اپنا جلوہ دکھا چکی تو اب اس ترتیب سے نزول قرآنی میں عکس مستوی کی ضرورت پیش آئی یعنی وہ لوگ جو اسلام کے پاک دائرہ میں داخل ہو چکے تھے ان کے سامنے سب سے پہلے احکام الہی اور منوالہی پیش کیے جائیں حدیث شریف میں ہے۔

بنی الاسلام علی خمس شہادۃ	اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے کلمہ شہادۃ
ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ	لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور
واللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ	نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا اور حج اور
واجب وصوم رمضان	روزے رکھنا۔

چونکہ یہ پنجگانہ ارکان بجز سورہ بقرہ کے اور کسی سورت میں جمع نہیں ہیں اس لیے ضرورت تھا کہ پہلے یہی سورت رکھی جاسے اور یہی طرح سب طوالت جنہیں احکام حلال و حرام مذکور ہیں باقی سورتوں پر مقدم رکھے جائیں پھر وہ سورتیں جن میں تذکیر بالاء اللہ اور تذکیر بایام اللہ کے علوم مذکور ہوں اور عجائبات آفرینش جمال و جلال الہی کے مظاہر و قصص آثار و شرواشر اور حیات بعد المات کا تذکرہ ہو۔

اس اجمالی تشریح کے بعد اب مروجہ ترتیب قرآنی پر غور کرو سب سے پہلے سورہ فاتحہ ہے جو مقدمہ کتاب کے طور پر ہے۔ آئین سات آیتیں ہیں جو تعلیم قرآنی کے مقصد اور مقاصد کا آئینہ ہیں۔ ابتدائی تین آیتوں میں خدا کے صفات چار گانہ ربوبیت رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کا ذکر ہے۔ یہود خداوند ہوا کہ بنی اسرائیل کا خدا سمجھتے تھے یہاں خدا نے سب سے پہلے اپنی صفت رب العالمین بتائی جیہیں اسلام کی وصیت مشرب اور اسکی تعلیم کے ہمگیر اثر کا نکتہ مضمون ہے۔ پھر رحمانیت رحیمیت اور مالکیت کی صفت

سورہ فاتحہ

بیان کی علماء سچی اسلام پر ہمیشہ یہ طنز کیا کرتے ہیں کہ اسلام کا خدایک خوفناک مطلق العنان حاکم ہے حالانکہ عیسائی اسکو باپ کہہ کر پارتے ہیں جس سے اسکی شفقت اور محبت کا اظہار ہوتا ہے مگر یہ کوتاہ بین اتنا نہیں سمجھتے کہ رحمن و رحیم کا تصور باپ کے تجسم نہ تصور سے کہیں اعلیٰ و ارفع ہے۔ رحمن یعنی خدا کی وہ صفت رحیم بلا بدل جس نے قبل تخلیق انسان اپنا جلوہ دکھا کر اس کے واسطے سامان فلاح مینا کر دیے اس طور سے عیسائیوں کے اس فاسد عقیدہ کفارہ کا ابطال ہو گیا جبکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بلا بدل رحم نہیں کر سکتا اس لیے اس نے اپنے اکلوتے فرزند کو دنیا میں بھیجا تاکہ جب اس کی قربانی چڑھائی جائے تب کہیں گنہگار انسان کی نجات ہو۔ صفات چار گانہ کے بعد یہ بتایا کہ بس ایسے خدا کی عبادت کرو جیسی ہے بتعانت طلب کرو اور صراط مستقیم کے واسطے دعا مانگو جو یہود کی تفریط اور نصاریٰ کے افراط کے درمیان میں ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ جملہ مذاہب عالم کے خطوط میں جو ایک سطح زمین پر معاش اور معاد کے دو نقطوں کے درمیان کھینچے ہیں بس یہی ایک خط مستقیم ہے جس پر ہم چلنے چاہئے۔ حقیقت میں فاتحہ الکتاب کا بطور مقدمہ قرآن مجید میں سب سے پہلے درج ہونا کس قدر موزون ہے تو ریت کا آغاز تخلیق عالم سے شروع ہوتا ہے جس کی حیثیت ایک قصہ سے زائد نہیں انجیل کی ابتداء اتنی کے نسب نامہ مسیح سے ہوتی ہے جو تاریخی حیثیت سے سخت شکوک سے بلکہ یوں کہیے کہ بسم اللہ ہی غلط ہے برعکس اس کے قرآن مجید کا دیباچہ ایسے عنوان سے شروع ہوا جس کی نظیر کسی عالمی کتاب میں نہیں ملتی۔

**سورۃ البقرۃ** فاتحہ کے بعد بقرہ ہے جو مقدمہ کے بعد آغاز کتاب کے طور پر درج ہے۔ دیکھو سب سے پہلے کیا ارشاد ہوتا ہے » ذلک الکتاب لاریب فیہ لا یشک بہ الا من



جو عمدہ متیق و جدید کا مجموعہ ہے اسکی معنی بھی کتاب کے ہیں اہل کتاب کے نزدیک توریت کی ابتدائی پانچ کتابیں اہم الکتاب سمجھی جاتی ہیں لیکن چونکہ وہ اپنی اصلی حالت میں باقی نہ رہیں اس لیے سورہ بقرہ جس میں پنجگانہ ارکان اسلام ایکجا جمع ہیں لمزله "خمس موسیٰ" یعنی توریت کی ابتدائی پانچ کتابوں کے پیش کی جاتی ہے اب یہی وہ کتاب ہے جو تحریف و تدلیس سے محفوظ ہے۔ "لاریب فیہ" میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے۔

اب توریت کی پانچوں کتابوں کے مضامین پر بحیثیت مجموعی ایک نظر ڈالو دیکھو:-  
(۱) پہلی کتاب پیدائش میں آفرینش آدم کے قصہ سے شروع کر کے حضرت یوسف کے قصہ پر ختم کیا الفاظ دیگر بنی اسرائیل علم الانساب کی روشنی میں پیش کیے گئے اور یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ قوم سر کیونکر پہنچی (۲) دوسری کتاب خروج سیرت موسیٰ اور نزول احکام پر مشتمل ہے (۳ و ۴) تیسری و چوتھی کتاب اعداد دو بیان جنہیں رسوم و شعائر کے جزئیات مذکور ہیں۔ (۵) پانچویں کتاب توریت نشانی حسین حضرت موسیٰ کی وفات تک کے واقعات اور احکام و شعائر کا اعادہ کیا گیا ہے۔

اب ان پانچوں کتابوں کے مقابلہ میں سورہ بقرہ کو دیکھو قصہ آدم کس موثر اور حکیمانہ منہد سے شروع ہوتا ہے

کَیْفَ تَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ  
اَمْوَٰتًا فَاحْيَاكُمْ ثُمَّ تُقْبَلُ  
يُمِیْنُكُمْ ثُمَّ يُخَبِّرُكُمْ شَرِّا لِّیْسَ  
تَرْجِعُوْنَ

کیونکہ اللہ کے ساتھ انکار کرو گے حالانکہ تم مردہ تھے پھر تم کو زندہ کیا پھر تم کو موت دے گا پھر زندگی بخشے گا پھر اسکی طرف لواپس جاؤ گے

پھر کس اختصار اور جامعیت کے ساتھ تخلیق و جوہ شرف یہبوط آدم کا تذکرہ کیا اور یہ اصول سمجھا دیا کہ دنیا میں آکر انسان کو کیا کرنا چاہیے۔ ارشاد ہوتا ہے:-

قُلْنَا اهْبِطْوا مِنْهَا جَمِیْعًا فَاَمَّا  
بَٰیسَکُمْ مِمَّنْ هَدٰی فَمَنْ  
نَّبٰی هٰذَا اِنِّیْ فَتٰکَ حَقًّا وَفِیْ  
عَلٰیکُمْ مَّوَدَّ لَٰهُمْ یَحْزَنُوْنَ  
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَکَذَّبُوْا بِآیٰتِنَا  
اُوْلٰئِکَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ  
فِیْهَا خٰلِدُوْنَ

یلم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پھر جب ہماری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آئے تو جو ہماری ہدایت کی پیروی کرے گا ان کو نہ کچھ خوف ہے نہ کوئی غم مگر جنہوں نے انکار کیا اور ہماری نشانیاں کو جھٹلایا وہ ناری ہیں اور ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے

اب بجائے اس کے کہ کتاب پیدائش کی طرح علم الانساب کی داستان العجب پرستی کے طور پر بیان ہوتی رہے ترغیب و ترہیب کے اصول پر جس کا لحاظ جملہ قصص قرآنی میں جو کہیں مجمل اور کہیں مفصل مذکور ہیں کیا گیا ہے بنی اسرائیل کی طرف خطاب کیا اور ان کے برگزیدہ الہی ہونے اور انعام و افضال خداوندی سے سرفراز ہونے کا ذکر شروع کیا پھر ان کی نافرمانیوں اور شامت اعمال کے باعث سزاؤں کا حوالہ دیا تاکہ ان کو عبرت ہو

پھر ایک گامے ذبح کرنے اور بنی اسرائیل کے بحث و تکرار کا ذکر کیا۔ یہ قصہ بقرہ درحقیقت خصائل یہود کا آئینہ ہے اور اسی نام سے یہ سورت بھی منسوب ہے۔ اس قصہ کا مقصد اس امر واقعی کا اظہار ہے کہ بنی اسرائیل کی سرکشی اور کج بحثی نے بیدھے اور صاف احکام کو بھی قیود اور سختیوں کی زنجیروں میں جکڑ دیا توریت کی کتاب اعداد و احبار کو پڑھو اور پھر دیکھو کہ احکام میں کس قدر بال کی کھال نکال کر دین میں ناقابل برداشت سختیاں پیدا کر دیں۔ اس نکتہ کو کس بلنج پیرایہ میں کیسا صاف بیان فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے:-

واذ قال موسیٰ لعلو مہ انت الله  
اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ

یہ امر کہ ان تذبحوا بقرۃ  
 قالوا اتخذنا ہزوا قال اعود  
 بآلہ ان اکون من الجاملین  
 قالوا دع لنا ربک یبین لنا  
 ماہی قال انہ یقول انہا  
 بقرۃ لا فارض ولا بکر عوان  
 بین ذلک فافعلوا ما تؤمرون  
 قالوا دع لنا ربک یبین لنا  
 مالونہا قال انہ یقول انہا  
 بقرۃ صفراء فافعلوا ما  
 نسترنا ظہرین قالوا دع لنا ربک  
 یبین لنا ماہی ان البقر تشبہ  
 علینا واننا ان شاء اللہ لھتذن  
 قال انہ یقول انہا بقرۃ  
 لا ذلول تشیرا الارض ولا تسقی  
 الحرث مسلمۃ لا شئیہ فیہا  
 قالوا لئن جئت بالحق فذبحوا  
 ما کاوا یفعلون

شریعت یہودی کہنی پنجہ قیود کا یہی وہ راز تھا جو آخر سلب روحانیت کی شکل میں  
 ظاہر ہوا اور کج بحثی کر پڑی۔ بے ادبی۔ نافرمانی۔ گردن کشی سے ہوتے ہوئے قیادت کے  
 درجہ تک پہنچ گیا اور یہودی کی یہ حالت ہو گئی۔

شَمَّرَ قَسَتْ فُشِّلُوا بِكُمْ مِنْ بَعْدِ  
 ذَٰلِكَ فَهِيَ كَمَا لِحَجَّارَةٍ أَوْ أَشَدَّ  
 قَسْوَةً

پھر حضرت سلیمان کا زمانہ جو بنی اسرائیل کے انتہا سے عروج کا زمانہ تھا یاد دلایا  
 کہ کس طرح ان نافرمانوں نے پیغمبر برحق کے طریق کو چھوڑ کر شیطاں اور کفار کی پیروی  
 کر کے علانیہ سونے کی بھڑوں کی پرستش شروع کی اور پھر طرہ یہ کہ حضرت سلیمان پر  
 بھی کفر کی تہمت لگا دی

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ  
 عَلَىٰ مَلِكٍ سَلِيمٍ وَمَا كَفَرُوا  
 سِوَانِ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا  
 يُعْلَمُونَ النَّامُوسَ السَّعِيرَ

یہودی جب یہ حالت ہو گئی اور شامت اعمال نے ان کو مسح کر دیا تو انکی شریعت  
 کو جس سے وہ اب مستفید نہیں ہوتے تھے نسخ کر کے اُس سے ملتی ہوئی دوسری  
 بہتر شریعت عطا کی۔

مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ  
 بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا أَلَمْ تَعْلَمْ  
 أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ  
 قَدِيرٌ

یہ تغیر عظیم اُس قوم کے واسطے جو کبھی خداوند یہواہ کی برگزیدہ تھی نہایت شاق  
 گذر لیکن حقیقت یہ ہے کہ بنی اسرائیل پر یہواہ کا یہ دوسرا انعام ہے کہ بجا ہے اس کے کہ  
 یہ نئی شریعت کسی غیر قوم کے بنی پر جو روم و ایران مصر یونان کی قوموں سے ہوتا نازل

ہوتی خاص بنی اسرائیل کے خاندان میں رہی ہاں اس قدر فرق ضرور ہوا کہ مورت اعلیٰ حضرت ابراہیم کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل کی نسل میں نبوت منتقل ہو گئی اور آل اسحاق شامت اعمال سے عاق ہو گئی۔ ارشاد ہوتا ہے۔

یٰ بنی اسرائیل اذکروا نعمتی الّٰتی  
انعمت علیکم والّٰتی فضلتم علیّ العالمین  
واذابتلی ابراہیم ربّ بکلّمت  
فانتمھن قال انی جاعلک للناس  
اماماً قال ومن ذریّتی قتال  
لا ینال عھدی الظالمین ...  
واذ یرفع ابراہیم القواعد من  
البیت واسمعیل ربنا تقبل منا  
انک انت السّميع العلیم ربنا  
واجعلنا مسلمین لك ومن ذریّتنا  
امّة مسلمة لك وارنا مناسکنا  
وتب علینا انک انت التّواب الرحیم  
ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم  
یتلوا علیھم آیاتک ویعلّمھم  
الکتاب والحکمۃ ویزکیھم انک انت  
العزیز الحکیم

لیکن اہل کتاب اپنی بڑبڑتی سے کج بختی چھوڑتے نہیں اور بجائے اسکے کہ نسل اسمعیل کے نبی کی جو ان کے نبی اعمام سے ہے پیروی کر کے اپنی اصلی دین ابراہیم کو زندہ کریں اور فرقہ بندی

کو مٹا کر ایک ہی صراط مستقیم۔

فتولوا اصابنا منہ وما ننزل  
الینا وما ننزل الی ابراہیم واسمعیل  
واسحق و یعقوب والاسیاط وما  
اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی  
الذبیحون من ربھم لا نفرق بین  
احد منھم ونحن لہ مسلمون

تم کو ہم نے یقین کیا اللہ پر اور جو کچھ ہم پر اترا  
اور جو اترا ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب  
اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو  
اور جو ملا سب نبیوں کو اپنے رب سے ہم فرق  
نہیں کرتے کسی میں ان میں سے اور ہم اسکے  
حکم پر ہیں۔

پر قدم کھین یوں کہنے میں کہ اگر دین سے تو یہودیت میں سے تو نصرانیت خالانکہ  
یہ اتنا نہیں سمجھتے کہ ابراہیم واسمعیل واسحق و یعقوب اور ان کی اولاد نہ یہودی تھے  
نہ نصرانی۔ وہ سب خدا کے خاص بندے تھے جو دنیا سے اٹھ گئے۔ اور اب یہ ناخلف  
باقی رہ گئے

ام تقبلون ان ابراہیم واسمعیل  
واسحق و یعقوب والاسیاط کانوا  
فتوذا و نصاریٰ قل انتم اعلم  
ام الله ومن اظلم ممن کتم شھادۃ  
عندہ من الله وما الله یغافل عما  
تعملون تلك امّة قد خلت لہا ما  
سبقت وکم ما کسبتہم ولا تشون عما  
کانوا یعملون

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم واسمعیل واسحق و  
یعقوب اور اسکی اولاد یہود تھے یا نصاریٰ  
کہ تم کو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو اور میں سے بڑھکر  
ظالم کون جس نے گواہی چھپائی جو تجھی اس کے  
پاس اللہ کی اور اللہ تمہارے کا ہون سے بڑھکر  
نہیں۔ وہ ایک جماعت تھے جو گزر گئے اسکے لیے  
ہے جو اس نے کیا یا اور تمہارے لیے ہے جو تمہارے  
اور تم سے پوچھ نہیں ہے انکے کامیوں کی

اسکے بعد اب خدا الکت ایسا حکم دیتا ہے جو امر و نہی اور دین محمدی کے کو اہل کتاب



سے نمیز کر دے یہودیت المقدس کو اپنا قبلہ مانتے تھے اور قربانی کے تمام فرائض وہاں ادا کرتے تھے لیکن بیت المقدس حضرت سلیمان کے عہد سے قبلہ قرار پایا تھا اس سے پیشتر بنی اسرائیل کا کوئی خاص قبلہ نہ تھا۔ خود حضرت ابراہیم اور آپ کی تمام اولاد میں یہ رواج تھا کہ ایک بنابر غیر تراشا ہوا پتھر بطور ایک نشان کے کھڑا کر دیتے تھے اور اسکو مزبح یعنی قربانگاہ قرار دے کر وہاں خدائی عبادت بجالاتے تھے اور طواف کرتے تھے۔

ذیل میں توریت کے چند جوالہ جو اس رسم کے متعلق ہیں درج کیے جاتے ہیں:-  
”تب خداوند نے ابراہام کو دکھائی دے کر کہا کہ یہی ملک میں تیری نسل کو دوں گا اور اس نے وہاں خداوند کے لیے جو اسپنظا ہر جو ایک مزبح بنایا۔ (کتاب پیدائش ۱۲)  
”تب ابراہام نے اپنا خیمہ اٹھا کر اور بلوستان حمیری میں جو ہران میں ہے جا رہا اور وہاں خداوند کے لیے ایک مزبح بنایا۔ (پیدائش ۱۳)

”اور اسحق نے خدا کے نام پر ایک مزبح بنایا اور وہاں اپنا خیمہ نصب کیا اور اسحق کے خدنگار دن نے وہاں ایک کنواں کھودا۔“ یہ مقام بیر شبع تھا جہاں اسحق کا خداوند کا ہر ہوا تھا۔ (پیدائش ۲۶)

”یعقوب علی الصباح اٹھا اور اس پتھر کو جسے اس نے اپنا تمبیہ کیا تھا لیکر ستون کے مانند کھڑا کیا اور اس کے سر پر تیل ڈالا۔۔۔۔ اور کہا یہ پتھر جو میں نے ستون کے مانند کھڑا کیا خدا کا گھر یعنی بیت اللہ ہوگا (پیدائش ۲۸)

”اور موسیٰ نے خداوند کی ساری باتیں لکھیں اور صبح کو سویرے اٹھا اور بہار کے تلے ایک مزبح بنایا اور اسرائیل کے بارہ سبطوں کے موافق بارہ ستون بنائے گئے۔“ (خروج ۲۴)

خداوند یہوواہ نے موسیٰ سے کہا کہ اگر تو میرے لیے پتھر کا مزبح بنائے تو تراشے ہوئے پتھر کا مت بنائیو۔ کیونکہ اگر تو اس کو اوزار لگائے گا تو اسے ناپاک کر دیا۔“ (خروج ۲۵)

خدا نے جب نبوت بنی اسماعیل میں تنقل کی تو اپنے خلیل ابراہیم کے قدیم طریق عبادت کو جاری رکھا اور اس پر پختہ کیا چار دیواری کو جسے اس نے اپنے بیٹے اسماعیل کے ساتھ سب سے پہلے خدا کے نام پر بنایا تھا اور جواب کعبہ کے نام سے مشہور تھا قبلہ قرار دیا۔ یہود کو یہ امر شاق گذرا اور وہ کہنے لگے:-

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ مِنْ قَبْلِهِمْ السَّيِّئَاتِ مَا يَحْكُمُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ يُدْخِلُ مَن يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ قُلِ السُّفَهَاءُ لَمْ يَأْتُواكَ بِشَيْءٍ فَيُفْضِلْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَن تَصِفُهُمْ قُلُوبُكُم مَّا يَفْهَمُونَ لَوْلَا يُهْدُوا لَكُمُ الْبَصَرُ أَفَدَّعَاكَ عَيْنُكَ وَتَجْمَعُ الْغُلُومُ يَوْمَ تُنْفَخُ الْأَشْفَادُ وَتُنْفَخُ الْقُتُوبُ يَوْمَ تَكُونُ الْأَشْفَادُ أَصْفَادًا يَوْمَ تُصْبَرُ الْأَشْفَادُ	اب کہیں گے بوقوف لوگ کیوں پھر گئے مسلمان اپنے قبلہ سے جس پر پہلے تھے تو کہہ اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جلا دے جس کو چاہے یہی راہ۔
---	--

بیشک مشرق و مغرب کی کوئی تخصیص نہیں اپنا شوق لغو افتخار و جہاں اللہ نہیں نے ان مقامات کو صرف ایک نشان یا شمار کے طور پر مخصوص کر لیا تھا اور نہ شخص کسی سمت منہ کر لینے اور اس کو اپنا قبلہ قرار دینے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ارشاد ہوتا ہے:-

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَآلِهَتِهِ الْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسْكِينِ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرُّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ وَعَدَهُمْ إِذَا عَاهَدُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ	نیکی یہی نہیں کہ اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف پھیر دو بلکہ نیکی یہ ہے کہ جو کوئی ایمان لایا اللہ پر اور آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور اس کی محبت میں مال دیوے نائے والوں کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردن چھڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دیا کرے اور اپنا عہد پورا کرنے والے جب عہد کر چکے اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت بھی لوگ ہیں جو سچے ہوئے اور دہی ہمتی ہیں۔
---	---

تحویل قبلہ کے بعد اب احکام شروع ہوئے یا ایہا الدین المنول کتب علیکم لقصص  
سے سورہ کے آخر تک احکام قصاص - وصیت - مسائل میام و حج و عمرہ - نکاح طلاق و عت  
رضاعت - انفاق فی سبیل اللہ صدقات - منع ربوا - ذہن - شہادت - ان احکام کا مقابلہ  
احکام توریت سے کرو اور پھر فرق مراتب آپ ہی نظر آجائے گا۔ مثال کے طور پر ہم قربانی  
کو لیتے ہیں:-

توریت کتاب احبار چہ بین لکھا ہے کہ قربانی کی کھال پھینچ کر اور گوشت کے ٹکڑے  
کر کے اعضاء رئیسہ سر اور چربی قربانگاہ پر چڑھانی جائیں اور انگلیں اور آنتیں وغیرہ پانی  
میں دھو کر چڑھائیں اور پھر ان سب کو خدا کے گھر کے سامنے جلاؤ الین اور خون قربانگاہ پر  
چھڑک دیں۔ آپ دیکھو کہ کعبہ شریف کے سامنے نہ اس طور کی چراہندی قربانی ہوتی ہے  
اور نہ اس کا خون در دیوار کعبہ پر چڑھایا جاتا ہے بلکہ مقام منامین خدا کے نام پر ذبح کر کے  
غریب و مساکین کو کھلاتے ہیں اور عود دکھاتے ہیں۔ یہود اور مسلمانوں کی قربانی میں جو فرق ہیں  
سے اسکا اظہار ایک دوسری آیت میں کس خوبی سے ہوتا ہے:-

لن ینال اللہ لحومہا ولا دما ثہا  
وہ ینال اللہ التقویٰ منکم  
(سورہ الحج)

اللہ کو نہ ان کا (قربانیوں کا) گوشت پہنچتا  
نہ خون بلکہ تمہاری برہنہ گاری پہنچتی  
ہے۔

احکام کی تفصیل کے بعد آخر سورہ کو دعا پر ختم کیا۔ توریت کا خاتمہ وفات موسیٰ  
کے تذکرہ پر ہوتا ہے (دیکھو توریت ثنی) یہاں اللہ اسکے فرشتے اور اسکے تمام رسولوں اور  
آسمانی کتابت پر ایمان لاتے اور تمام رسولوں میں خواہ وہ موسیٰ ہوں یا عیسیٰ  
یا محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام فرق نہ کرنے اور شریعت یہودی کی ختمیوں کے مقابلہ میں دین میں  
آسانی پیدا کرنے کی التجا پھر دعا سے مغفرت و رحمت و نصرت

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ  
رسول ایمان لایا اسپر جو اسکے رب کی طرف سے پہنچتا

والمؤمنون کلًا من ربہ و  
ملائکته وکتابہ ورسولہ  
لا یفرق بین احد من رسلہ وقالوا  
سمعنا واطعنا غفر اللہ ربنا والیہ  
المصیر لا یكلف اللہ نفسًا الا وسعہا  
لہا ما کسبت وعلیہا ما کتسبت  
ربنا لا تعاذنا ان نسینا واطعنا  
ربنا ولا تحمل علینا اصرًا کما  
حملتہ علی الذین من قبلنا  
ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا  
بہ واعف عنا واعف لنا وارحمنا  
انت مولانا فانصرنا علی القوم  
الکفرین۔

**سورہ آل عمران** سورہ بقرہ کا جس طرح توریت سے مقابلہ ہے اس طرح سورہ آل عمران انجیل  
کے مقابلہ میں ہے جہن عقائد نصاریٰ کی اصلاح اور دین حق کی تعلیم ہے لیکن قبل اس کے  
کہ ہم اسکی تشریح کریں عہد رسول اللہ میں نصاریٰ کے جو عقائد تھے ان کا اکیلا چالی خاکہ  
یہاں کھینچ دینا ضروری ہے۔ جیسا کہ ہم "عہد جدید" کے عنوان میں لکھ چکے ہیں نیفتر  
کی مشہور کونسل میں مسئلہ تثلیث عیسائیوں کا اصول دین قرار پایا تھا اور عیسائیوں  
نے اقامت نامہ کو مسادی اچھیت مانکر جج کو الوہیت کے درجہ پر پہنچا دیا تھا لیکن حضرت یحییٰ  
کو اس وقت تک کوئی خاص درجہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس کی کو مصریوں کے انجیل نے جو تیکم الایام

میں کنواری دیوی آئی سس اور اسکے بیٹے ہوئیں کی جبکہ باب آسمانی دیوتا اس سس  
تھا پرستش کرتے تھے پورا کر دیا اور حضرت مریم کی پرستش بحیثیت "مادر خداوند"  
(تھیوئی کس) اور آسمانی ملکہ کے ہونے لگی۔ ابتداً انطور نے جو مسئلہ ع میں قسطنطنیہ کا  
بطریق اعظم تھا اس بدعت کو روکنا چاہا لیکن جب اس کے رقیب سائرل نے جو اسکا  
کا بطریق اعظم تھا "مادر خداوند" کی حمایت کا بیڑا اٹھایا تو دنیا سے سحیت میں ایک  
تہلکہ مچ گیا یہاں تک کہ مسئلہ ع میں بمقام آفیسر ایک کونسل منعقد ہوئی جس میں  
سائرل نے اپنی حکمت علمی اور خفیہ کارروائی سے منظور اور اسکے حامیوں کو شکست دے کر  
حضرت مریم کی پرستش کو بھی ارکان کلیسا میں داخل کر دیا اور آپ کی مورت گرجا میں بچے لگی  
اور اجابت دعا کا ذریعہ قرار پائی۔ چند انجیلین بھی آپ کی شان میں تصنیف ہو گئیں جن میں  
دو خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔

اول انجیل متی بزبان لاطنی جو مسئلہ ع میں لکھی گئی کہتے ہیں کہ اس انجیل کا ماخذ انجیل  
جیمس ہے جو مسئلہ ع میں تحریر ہوئی۔ کتاب ولادت مریم (De Nativitate Mariae)  
اسی لاطنی انجیل سے ماخوذ ہے

دوم (Transitus Mariae) جس میں معراج مریم اور آپ کا وسیلہ  
اجابت دعا قرار پانا مذکور ہے۔ اصل میں یہ کتاب تیسری صدی میں ایک شامی  
ناستک نے لکھی تھی جس کو مسئلہ ع میں ایک کتھولک نے اپنے طور پر مرتب کر کے  
پیش کر دیا۔

مردہ عہد جدید سے اگرچہ یہ کتابیں خارج ہیں لیکن ان کی تعلیمات عیسائیوں  
میں بجنہ داخل ارکان دین ہیں اور عہد رسول اللہ میں حضرت مریم کی پرستش بحیثیت  
"مادر خداوند" عام طور سے جاری تھی۔

سورہ آل عمران میں انھیں عقائد باطلہ کی تردید ہے کیونکہ یہ اعلیٰ انجیل میں مذکور

نہ تھے۔ انجیل تو حقیقت میں کلام الہی تھی جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی اور نہ اس پر ہرگز  
تھی۔ مسئلہ توحید میں اس کی وہی تعلیم تھی جو توریت کی تھی اور جو قرآن کی ہے اور طویل  
یہ تینوں آسمانی کتابیں یعنی توریت انجیل اور قرآن ایک دوسرے کی مصدقین اور ارشاد  
ہوتا ہے۔

انہ لا الہ الا ہوا الحی القيوم نزل علیک الکتاب بالحق مصدق لما بین یدہ انزل التوراة والانجیل	اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوا ہے اس کے زندہ تھانے والا ہے۔ اتاری تجھ پر کتاب تحقیق ثابت کرئی اگلی کتاب کو اور اتاری تھی توریت و انجیل
--	--

اب ہمیں ذہن کو اس طرف منتقل کیا کہ یہ خداے خالق برحق کی قدرت کا کوشش  
ہے کہ وہ ارحام مادر میں جس طور سے چاہے مصوری کر کے انسان کی جیتی جاگتی تصویر  
بنا کر پیدا کر دے۔

ہو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء لا الہ الا ہوا الغزیز الحکیم	وہی ہے جو تمہارا نقشہ بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جس طرح چاہے کسی کی بندگی نہیں اس کے سواے زبردست ہے حکمت والا
---	--

مریم ہوں یا عیسیٰ دونوں اپنی اپنی ماؤں کے پیٹ سے معمولی مدت حل پوری کر کے  
انسانوں کی طرح پیدا ہوئے (جیسا کہ خود انجیل میں مذکور ہے) پھر دونوں خدائی کے  
درجہ پر کیے ان لیے گئے بات یہ تھی کہ یہو د پران کی نافرمانیوں اور شامت اعمال کے  
باعث یونانیوں اور رومیوں کے ہاتھوں اس قدر مصائب اور زلتیں نازل ہوئیں کہ ان کے  
قلوب میں یہ بات جم گئی کہ خداوند یہوہ سخت جبار اور متعسف ہے نہ اپنے برگزیدہ اسرائیل  
پر رحم کرتا ہے نہ کفار کے دیوتاؤں کے مقابلہ میں اپنی قوت دکھاتا ہے۔ اسکا جیکل



دیران ہے مگر تجا نے آبادین ان خیالات کے باعث جو کاذب الفقہان یگوئے کفدرا کی تشریح میں یزید  
نامیدی اور خذلان کی حد تک پہنچ گئے تھے اور سلیم و رضا کے بدن درجے سے نیچے  
گر گئے تھے لیکن حضرت عیسیٰ جو وقت مبعوث ہوئے آپ چونکہ شان جالی کے منظر تھے  
اس لیے خداوند ہواہ کو آسمانی باپ سے تعبیر فرمایا۔

اس تئیل سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح باپ اپنے سرکش فرزند کو تادیب کے طور  
پر ماریٹا ہے ہی طرح رب الافواح نے جو مزائین بنی اسرائیل کو دین وہ اس لیے مین  
کہ ان کو عبرت ہو اور راہ راست پر آجائیں پس اصل وجہ شفقت پدرانہ سمجھنا چاہیے نہ  
انتقام و قہر محض۔ اور اس لیے اسی کے دامن رحمت میں چھینا چاہیے اور اسی سے تضرع  
و زاری کے ساتھ دعا مانگنا چاہیے اور آسمانی بادشاہت کا منتظر رہنا چاہیے۔ انجیل  
میں جہاں حضرت عیسیٰ کی زبان سے خدا کی شان میں آسمانی باپ کا لقب استعمال  
ہوا ہے اسکا منشاء اصل میں ہی تھا لیکن چونکہ یہ لقب از قلم مشاہدات سے دجیے  
کلام مجید میں استوا علی العرش اور ید اور وجہ اور روح اللہ و کلمۃ اللہ انصاری کو  
دھوکا ہوا اور انھوں نے مسیح کو ابن اللہ کہہ کر الوہیت کے درجہ پر پہنچا دیا اور آپ کی  
والدہ مریم کو آسمانی ملکہ اور مادر خداوند کا لقب دیکر پرستش کرنے لگے۔ اس قسم کے مشاہدات  
سے رخنہ فی اسلام کا دھوکا نہ کھانے اور خدا سے ان کے اصل غایت سمجھنے کی دعا کرنے  
کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

آسمانی باپ  
کی تادیب

هو الذي انزل عليك الكتاب  
منه آيات محكمات هن ام الكتاب  
واخر متشابهات فاما الذين  
في قلوبهم زيغ فيتبعون ما تشابه منه  
ابتغاء الفتنة وابتغاء تاويله وما يعلم

دہی ہے جس نے اتاری تجھ کتاب امین حکم آیتیں  
ہیں جو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری متشابہ ہیں  
پھر جن کے دلوں میں پھیر ہے وہ متشابہ کی  
پیچھے پڑے ہیں تلاش کرتے ہیں فتنہ اور تلاش  
کرتے ہیں اسکی تاویل اور کوئی نہیں جانتا

تاويله الا الله والرا مخون في العلم  
يقولون امنابہ کل من عند ربنا  
وما يذکرا الا اولوالباب

اب انجیل کی اس خصوصیت کو کہ امین پند و سوخت و امثال مذکور ہیں ملحوظ رکھ کر  
کس جاہلیت سے انھیں مضامین کا استقصا کر کے ارشاد ہوتا ہے۔

زين للناس حب الشهوات من  
النساء والبنين والقناطير المقنطرة  
من الذهب والفضة والخيل المسومة  
والانعام والحديث ذلك متاع  
الحياة الدنيا والله عنده  
حسن المآب قل اؤنبئكم  
بخير من ذلكم للذين اتقوا  
عند ربهم جنت تجرى من  
تحتها الانهار خلد فيهما  
ازواج مطهرة ورضوان من  
الله واد به بصير بالعباد الذين  
يقولون ربنا امنابنا فاعفنا  
ذنوبنا وقتلنا عن اب النار الصبرين  
والصدقين والقنتين والمنفقين  
والمستغفرين بالاسحار

لوگ فزون کی محبت پر رچھائے گئے ہیں جیسے  
عورتیں۔ اور بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر  
لگے ہوئے اور پوری بدن کے گھوڑے اور  
موشی اور کھیت یہ سب دنیا کی زندگی کے  
مزے ہیں اور اچھا ٹھکانا اللہ ہی کے پاس  
ہے۔ کہہ دے کیا میں تم کو ان سے بہتر  
مزدہ بتاؤں؟ جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے  
لیے اپنے رب کے یہاں باغ ہیں جن کے تلے  
نہر بہتی ہیں رہ بڑے انھیں میں اور پاکیزہ  
بیبیاں اور اللہ کی رضا مندی اور اللہ کی  
نگاہ میں بندے ہیں وہ جو کہتے ہیں اے رب ہمارا  
ہم یقین لائے ہیں سو بخش ہم کو ہمارے گناہ اور  
بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔ وہ صبر و استقامت  
سے۔ بندگی میں لگے ہوئے خج کرنے والے اور پھل  
راتوں کو گناہ بخشوانے والے۔

قصہ مریم عیسیٰ شروع کرنے سے پہلے نصاریٰ کے اس زعم باطل کے جواب میں کہ مریم اگر محبوبہ خدا اور عیسیٰ اس کے برگزیدہ فرزند نہ تھے تو ان کی شان میں محبت اور اصطفا کے الفاظ کیوں استعمال ہوئے ارشاد فرمایا کہ خدا ان سب سے محبت کرتا ہے جو بہ اتباع رسول نیکو کار ہوں فان تبعونی بحسب کھراقلہ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح مریم عیسیٰ کو خلعت اصطفا عطا ہوا اسی طرح آدم و نوح و ابراہیم اور ان کی ذریت کو بھی عطا ہوا۔ لیکن اس افضال الہی سے یہ سب خاصان خدا نہیں ہو گئے پھر مریم و عیسیٰ کے واسطے اگر وہی الفاظ استعمال ہوئے تو کیوں حصے بڑھ کر گمراہ ہوئے جاتے ہیں۔

ان الله اصطفا۱۱ آدم و نوح و  
وال ابراهيم وال عماران على  
العالمين ذرية بعضهم من بعض  
والله سميع عليم

اللہ نے پسند کیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم  
اور آل عمران کو سارے جہان سے کہ اولاد  
تھے ایک دوسرے کی اور اللہ سنیے  
جانتا ہے۔

اب حضرت مریم کی ولادت اور پرورش کا قصہ اذتالت امرات عمران سے شروع کیا۔ یہ قصہ مروجہ اناجیل اربعہ میں مذکور نہیں لیکن ان دو انجیلوں میں جن کا حوالہ ہم نے اوپر سورہ آل عمران کی تہید میں دیا ہے مفصل بیان ہوا ہے۔ کلام مجید میں اس قصہ کا تذکرہ صرف اس لیے ہے کہ مریم ولیہ اور صدیقہ تھیں نہ کہ آسمانی ملکہ۔ پھر اس قصہ کے ساتھ ہی بشارت ملائکہ ولادت حضرت مسیح اور آپ کے

۱۱ دیکھو انسائیکلو پیڈیا بریٹیکا طبع جدید تحت عنوان "مریم"

ہمد طفولیت تعلیم و تلقین اور پھر تصلیب کا مجملہ حوالہ دے کر اصل مطلب یعنی مسئلہ الوہیت کی تردید کی ارشاد ہوتا ہے۔

ان مثل عیسیٰ عندا لله کمثل ادم خلقه من تراب و قال له کن فیکون الحق من ربك فلا تکن من الممضین	بیشک عیسیٰ کی مثال جیسے آدم کی مثال جسکو مٹی سے بنایا پھر اسکو کہا ہو جاوہ ہو گیا حق بات ہے میرے رب کی طرف سے پھر تو شک میں نہ رہ
---	--

جو کہ انجیل لوقا ۳: ۳۷ میں حضرت عیسیٰ کا پشت نامہ آپ کے والد یوسف بخار سے شروع کر کے حضرت آدم تک ملایا ہے اور حضرت آدم کے متعلق یہ لکھا ہے کہ آدم ابن اللہ کہ یا اس طور سے حضرت عیسیٰ کا سلسلہ نسب خدا تک ملا کہ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ قرار دیا اس لیے حق تعالیٰ نے وہ ذخیران کے مقابلہ میں الزام ارشاد فرمایا کہ تم مانتے ہو کہ آدم بن مان باپ کے مٹی سے پیدا ہوئے لیکن اس طور پر پیدا ہونے سے تم ان کو ابن اللہ مان کر پرستش نہیں کرتے پھر عیسیٰ جو بطن مادر سے

۱۲ ہمد طفولیت مسیح کے واقعات از قسم خلق طیور وغیرہ مروجہ اناجیل الیہ میں مذکور نہیں ہیں لیکن ان اناجیل میں جنکو نصاریٰ نے ابو کریش گاپل (جلی انجیلین) قرار دے کر خارج کیا ہے مذکور ہیں۔ ان اناجیل کا ترجمہ بی ایچ کاہرنے انگریزی میں کیا ہے انہیں بہت سے عجیب و غریب قصے آپ کے متعلق مذکور ہیں مثلاً جھگی شیر آپ کی پاسبانی کرتے تھے اور حکم مانتے تھے۔ بت آپ کے سامنے اوندھے ہو جاتے تھے۔ ایک مرد ص شاہزادہ آپ کے متعلق آب غسل سے چمکا ہو گیا۔ آپ کے کپڑوں کی خوشبو سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ آپ نے مٹی کے چڑیاں اور جانور بنائے اور انہیں روح پھونک دی۔ جن لڑکوں نے کھیل میں آپ کا کہنا نہ مانا آپ نے ان کو کراہا دیا۔ آپ کے کپڑوں کی ایک ڈھی ایک بچہ کے لپیٹ دینی اسکا یہ اثر ہوا کہ وہ جلنے اور ڈوبنے سے محفوظ ہو گیا وغیرہ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ مروجہ اناجیل اربعہ میں بھی اسی قسم کے بلکہ زیادہ عجیب و غریب قصے مذکور ہیں قرآن میں بعض یہ قصے جو منقول ہیں انکی غایت شاہ دلی اللہ نے فزاکبیر فی اصول التفسیر میں خوب لکھی ہے ہم نے تذکرۃ المصطفیٰ سفر ۵۸ غایت ۶۱ میں انکی تشریح کی ہے ۱۱

پیدا ہوئے کیون ابن اللہ سمجھ کر پوجتے ہو۔ وفد بخران کے نصاریٰ پھر بھی حجت کرتے رہے تب حکم ہوا کہ ان کچھ نمون سے مبالغہ کا اعلان کر دو۔

فمن حاجت فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وبناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبہل فنجعل لعنت اللہ علی الکذبین

پھر جو جھگڑا کرے مجھ سے اس بات میں بعد اس کے کہ تجھ کو علم پہنچ چکا ہے کہ کدے آؤ یا اہلین ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان بھر دو عاکرین اور لعنت بھیجیں جھوٹوں پر

مگر نصاریٰ مبالغہ کی جرأت نہ کر سکے جس سے معلوم ہو گیا کہ انکی حجت سخن پردہی اور تقلیدی طور پر ہے نہ تصدیق قلبی۔ پھر اتمام حجت کے طور پر ایک ایسے اصول کی تیج کی کہ اگر اہل کتاب اُس کو بہ نظر انصاف دیکھیں تو پھر کوئی جھگڑا ہی نہیں رہتا۔ ارشاد ہوتا ہے:-

قل یا اہل الکتاب تعالوا لی کلمۃ سواء بیننا وبینکم لا نعبد الا اللہ ولا نشرب بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقلوا شہدوا باننا مسلمون

کہہ دے اے اہل کتاب آؤ ایک سیدھی بات پر ہمارے تمہارے درمیان کی یہ کہ بندگی نہ کریں اگر اللہ کی اور کسی کو اسکا شریک نہ ٹھہرائیں اور نہ پکڑیں ایک ایک کو آپس میں رب اللہ کے سوا پھر اگر وہ قبول نہ کریں تو کموشاہد رہو کہ ہم حکم کے تابع ہیں۔

اس اصول کو اگر اہل کتاب تسلیم کر لیں تو اسلام نصرانیت اور یہودیت ایک ہی دائرہ میں جسکا نقطہ دین حنیفی ہے یعنی طریق حضرت ابراہیم جو ان تینوں فرقوں کے مورث اعلیٰ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اماکن ابراہیم یھودیا ولا نصرانیان لکن

ابراہیم نہ یہودی تھا نہ نصرانی لیکن

کان حنیفا مسلما واماکن من المشرکین۔ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وھذا البنی والذین امنوا واللہ ولی المؤمنین

ایک طرف کا حکم برادر تھا اور مشرکین میں نہ تھا تو گون میں زیادہ مناسبت ابراہیم سے ان کو تھی جو اس کے متبع تھے اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ والی ہے مؤمنین کا

یہاں تک نصاریٰ کی اصلاح عقائد سے بحث تھی اب تعلیم انجیل کے مقابلہ میں چند کلیات ارشاد ہوتے ہیں پہلے خیرات جبرائیل میں خاص طور سے زور دیا گیا ہے اور جو حواریں اور انکے متبعین کا شمار تھا۔ اسکے لیے یہاں ایک ایسا کلیہ ارشاد فرمایا جو حقیقت میں اہل سخاوت اور روح انیسار ہے۔

لن تنالوا البر حتی تنفقوا

ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے جب تک وہ خرچ نہ کرو جس سے تم محبت کرتے ہو۔

پھر باہمی ہمدردی۔ اتفاق اور اخوت کے اصول

واعتصموا بحبلہ جمیعاً ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالقہ بین قلوبکم فصبھم بنعمۃ اخوانا

اور مضبوط پکڑ لو اللہ کی رسی اور متفرق نہ ہو اور یاد کرو اللہ کی نعمت اپنے اوپر جب تم دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں الفت ڈالی اب ہو گئے اُس کے فضل سے بھائی۔

کے ذریعہ سے سمجھا کر ایک ایسا دستور عمل سکھایا جو اشاعت دین اور ترقی مذہب کی روح و جان ہے ارشاد ہوتا ہے:-

وفتن منکم امتیادعون الی الخس ویا مروت بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ہم المفلحون

اور چاہیے کہ رہن تم میں ایک جماعت نیک کام کی طرف بلاتی اچھائی کا حکم دیتی اور بُرائی سے روکتی اور وہی مراد کو پہنچے۔

یہی دستور عمل تھا جو ابتدا سے اسلام میں ہر مسلمان کا نصب العین تھا۔ جب صحابہ و



و تابعین کا مبارک دور گذر گیا تو حضرت صوفیہ کرام اور علمائے دیندار نے اس مقدس فرض کو ادا کیا اور حینِ دلیلیا و جواد ممالک افریقہ و اکثریورپ کے حصہ میں اسلام کو پھیلا دیا اور اگرچہ عیسائیوں کی طرح باقاعدہ مشنری اور تنخواہ دار جماعتیں قائم نہیں ہوئیں لیکن اسلام کی یہ خاصیت ہے کہ جہاں "صبغة اللہی" رنگ غالب ہوا ممکن نہیں کہ دوسروں پر انعکاس انوارِ نو گویا ایک روحانی کمر بابت ہے جو قلوب کو بے اختیار کھینچتی ہے اس میں اسکی تخصیص نہیں کہ دستار بند ہو یا کلاہ پوش ادنیٰ مزدور ہو یا امیر الامرا کوئی ہو سب کے واسطے صلا سے عام ہے۔

کنتم خدامۃ اخرجت للناس	تم ہو بہتر سب امتوں سے جو پیدا ہوئے لوگوں
تاسدون بالمعروف وتنبہون عن المنکر وتؤمنون بالله	میں اچھائی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے اور اللہ پر ایمان لاتے۔

اب قریب قریب آخر سورۃ تک جنگ احد کے واقعات مذکور ہیں۔ یہ واقعات مرن اسی سورت میں بیان ہوئی ہیں انکی ایک لطیف توجیہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کو ان کی قوم یہود نے گرفتار کر لیا۔ آپ کے ایک حواری نے مخبری کی بقیہ مفرور ہو گئے۔ رومی عدالت میں حواری پطرس نے بخون گرفتاری تین مرتبہ حاریت سے انکار کیا۔ آخر وہ معصوم نبی اللہ دار پر کھینچ دیا گیا پھر کسی نے یہ سمجھا کہ آپ زندہ مع جسم آسمان پر چڑھ گئے کسی نے کہا کہ تین دن کے بعد مردوں میں سے زندہ ہو کر صعود کر گئے کسی نے کہا نہیں آپ مصلوب ہی نہیں ہوئے ایک اور شخص آپ کی صورت کا مصلوب ہوا۔

۱۱ جب سے ہمارے صوفیہ نے مسامت اور تن آسانی اختیار کی علمائے فضاہیت اور جسد کے باعث لہیت کو کھو دیا اور امرا و سلاطین نے عیش و عشرت اور جہالت میں مبتلا ہو کر خدمت دین بھڑوی تب سے "حنید امة" کا لقب ہم سے چھن گیا نعوذ باللہ من شرور الفتن

اب جنگ احد کے واقعات پر غور کرو حضرت رسالت آبِ صلام کی قوم قریش نے آپ پر حملہ کیا۔ آپ اپنے جانباز صحابہ کے ساتھ دین حق کی حمایت کو بے شکست ہوئی لیکن جب وہ مسلمان جو ذرہ کی حفاظت کو مقرر ہوئے تھے اور جن کو آخر تک اپنی جگہوں پر بٹھرنے کا حکم تھا لڑائی کو ختم سمجھ کر مال غنیمت لوٹنے میں مشغول ہو گئے تو کفار کا ایک گروہ پلٹ کر اسی درہ میں گھس آیا اور پشت پر حملہ کر دیا مسلمان جو مال غنیمت لوٹ رہے تھے اس ناگہانی واروگیر میں متفرق ہو گئے۔ کفار نے آنحضرت پر نرغہ کر دیا اکثر جانباز صحابہ آپکی حفاظت کرتے ہوئے شہید ہوئے آخر آپ خود بھی زخموں سے چور ہو کر فرش خاک پر غش کھا کر آ رہے۔ کفار نے آپ کی شہادت کا اعلان کر دیا مسلمان بدحواس ہو گئے کوئی دیوانہ وار لڑ بھڑ کر شہید ہو گیا کوئی میدان میں ہراسیمہ پھرنے لگا کسی نے راہ فرار اختیار کی۔ آخر آنحضرت ہوش میں آئے جانباز صحابہ نے غار سے نکالا آپ کا جمال جہاں آرا دیکھتے ہی صحابہ مثل پر دانہ آپ کے گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے ان سب کو ساتھ لیکر احد کی ایک کھائی میں قدیم جام دیے کفار کو پھر جرأت نہ ہوئی کہ زخم خوردہ شیروں پر حملہ کریں انھوں نے اسی قدر چیرہ دستی کو غنیمت سمجھ کر میدان سے کوچ کر دیا۔

ان واقعات کے نتائج کس خوبی سے ادا ہوئے ہیں ارشاد ہوتا ہے:-

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔	اور سست نہ ہو نہ غم کھاؤ اور تم غالب رہو گے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل	اور محمد تو ایک رسول ہے اس سے پہلے بہت رسول ہو چکے پھر کیا اگر وہ مر گیا یا مارا گیا

۱۲ جنگ احد کو ہم نے تذکرۃ المصطفیٰ میں بالتفصیل بیان کیا ہے (دیکھو صفحات ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱

انقلبتم علی اعقابکم ومن یقلب  
علی عقبیہ فلن یضر اللہ شیئاً و  
سیجزی اللہ الشاکرین

فیمارحمہ من اللہ انت لہم  
ولو کنت فظاً غلیظ القلب لا انفصا  
من حولک فاعف عنہم واستغفر  
لہم وشارہم فی الامر فاذا  
عزمت فتوکل علی اللہ ان اللہ عجب  
المتوکلین

ولا تحسبن الذین قتلوا فی  
سبیل اللہ امواتاً بل حیاء  
عند ربہم یرزقون فرحین  
بما اتھم اللہ من فضلہ  
ولیس تبشرون بالذین لہم لحدود  
بہم من خلفہم لا خوف علیہم  
ولا ہم یحزنون

تم پھر جاؤ گے اُنے پاؤں اور جو کوئی پھر جائیگا  
وہ اللہ کا کیا بگاڑے گا اور اللہ ثواب دے گا  
شاکرون کو۔

سو کچھ اللہ کی مہر ہے جو تو نرم دل ملا اور اگر  
تو ہوتا سخت گواہت دل تو منتشر ہو جاتے  
تیرے پاس سے سوتوان کو معاف کر اور اُنکے  
لیے مغفرت چاہ اور کام میں اُن سے شورہ لے  
پھر جب ٹھہرا چکا تو بھروسہ کر اللہ پر اللہ  
متوکلین کو چاہتا ہے۔

اور تو نہ سمجھ جو لوگ خدا کی راہ میں مارے گئے  
کہ وہ مردہ ہیں بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے  
پاس روزی پاتے ہیں خوشی کرتے ہیں اُسپر  
جو دیا اُن کو اللہ نے اپنے فضل سے  
اور خوشوقت ہوتے ہیں اُن کی طرف سے جو بھی  
نہیں پہنچے اُنہیں پہنچے سے اس واسطے کہ نہ دیر ہے  
انہیں اور نہ انکو غم ہے۔

سورہ کے آخر میں ذکر و فکر دوام حضور اور لذت مناجات کو یوں ارشاد فرمایا ہے۔  
ان فی خلق السموات والارض و  
اختلاف الیل والنهار لآیات  
لاولئالبالذین یدکون اللہ قیاماً وقعوداً  
وعلی جنوہم ویفکون فی خلق السموات والارض

بیشک آسمان اور زمین کا بنانا اور رات اور  
دن کا بدلنا عقل والوں کو نشانیاں ہیں وہ جو  
یا د کرتے ہیں اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کھڑے  
پر اور زمین اور آسمان کی پیدائش میں غور کرتے ہیں

ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانه  
نقذنا من النار..... الایہ

سورہ بقرہ اور آل عمران کے لطائف ترتیب بیان کر کے اس کتاب کے موضوع کے  
لحاظ سے اب اسکا موقع نہیں کہ ہم دوسری سورتوں کے لطائف ترتیب بیان کریں اس لیے  
اس عنوان لطیف کو ہم یہاں ختم کرتے ہیں۔

قرآن مجید کے قدیم نسخے  
ہم اوپر ”جمع و ترتیب کلام مجید“ کے عنوان میں  
لکھ چکے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے قرآن پاک کی متعدد  
نقلیں پڑا دیا سلام میں شائع کیں۔ ایک مضمون میں جو تہذیب الاخلاق ہایت صفر  
۱۳۲۹ھ ہجری میں چھپا ہے علامہ شبلی مرحوم ان مصاحف کے متعلق لکھتے ہیں:-  
”حضرت عثمانؓ نے جو مصاحف نقل کر کے مکہ معظمہ مدینہ منورہ۔ بصرہ۔ کوفہ۔ دمشق میں  
بھجوائے تھے مدت تک موجود رہے چنانچہ انکی تفصیل جیسا کہ مرقی خرف الطیبین لکھی  
ہے (جلد اول صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ مصر) حسب ذیل ہے:-

دمشق۔ اس مصحف کو ابو القاسم سبکی نے ۷۵۰ھ میں جامع دمشق کے مقصودہ میں  
دیکھا۔ عبدالملک کا بیان ہے کہ میں نے اسکو ۷۵۰ھ میں دیکھا۔ مصحف میرے سفر قسطنطنیہ  
کے زمانہ تک دمشق میں موجود تھا۔ کئی برس ہوئے جب سلطان عبدالحمید خان کے زمانہ میں  
جامع مسجد حل گئی تو مصحف بھی جل گیا۔

مدینہ منورہ۔ اس مصحف کا بھی ۷۵۰ھ تک پتہ چلتا ہے۔ اس نسخہ کی پشت پر یہ  
عبارت لکھی ہوئی تھی:- هذا ما جمع علیہ جماعۃ من اصحاب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم منہم زید بن ثابت وعبداللہ بن الزبیر وسعید بن العاص  
(اسکے بعد اور صحابہ کا نام تھا)  
مکہ معظمہ۔ یہ بھی ۷۵۰ھ تک موجود تھا۔

بصرہ یا کوفہ۔ یہ قرآن معلوم نہیں کس زمانہ میں قرطبہ پہنچا۔ پھر عبدالمنن اسکو قرطبہ سے اپنی دارالسلطنہ میں بڑے ترک و احتشام سے لایا۔ سترہ صدیوں وہ معتقد کے قبضہ میں آیا۔ اسکے بعد ابوالحسن نے جب تلمسان فتح کیا تو یہ نسخہ اسکے قبضہ میں آیا۔ اسکے مرنے پر پرتگیزی میں پہنچا وہاں سے ایک تاجر نے کسی طرح اسکو حاصل کیا اور سترہ صدی میں شہر فاس میں لایا چنانچہ مدت تک خزانہ شاہی میں موجود تھا۔

علامہ مقریزی نے کتاب الخط میں جہان قاضی فاضل (سلطان صلاح الدین کا وزیر تھا) کے مدرسہ کا ذکر کیا ہے لکھا ہے کہ اُسکے کتب خانہ میں مصحف عثمانی کا نسخہ موجود تھا جسکو قاضی فاضل نے تیس ہزار اشرفی میں خریدا تھا۔

یہ نسخہ جو اہمات یا مصحف امام کے لقب سے مشہور ہوئے عہد عثمانی سے آج تک اُن لاکھوں کروڑوں کلام مجید کے نسخوں کے جو اقتضا سے عالم میں شائع ہوئے اصل ناخون اور انھیں کے مطابق تلاوت ہوتی ہے اور یہاں تک احتیاط کی جاتی ہے کہ باوجودیکہ عہد عثمان کے بعد سے رسم الخط قدیم کی بہت کچھ اصلاح ہوئی لیکن انھیں اہمات کے رسم الخط کی پابندی کی جاتی ہے اور اسکی مخالفت گناہ سمجھی جاتی ہے امام مالک سے پوچھا گیا کہ کیا مصحف کو لوگوں کے بنائے ہوئے حجاب کے مطابق لکھنا جائز ہے جواب دیا نہیں بلکہ اُسکو اسکی پہلی کتابت کے انداز پر لکھنا چاہیے۔ امام احمد کا قول ہے کہ زائد حروف مثلاً اولو میں واد وغیرہ کے بارے میں مصحف عثمانی کے رسم الخط کے مخالفت حرام ہے۔ یہ بھی نے شعبہ لایمان میں بیان کیا ہے کہ جو شخص مصحف کو لکھے اُسکو جاسیہ کہ وہ انھیں حروف تہجی کی حفاظت کرے جن کے ساتھ صحابہ نے ان مصاحف کو لکھا ہے یہ اسی احتیاط سخت کا نتیجہ ہے کہ کلام مجید ہر قسم کے تغیر و نقصان وغیرہ سے محفوظ رہا۔ عہد صحابہ کے بعد رسم الخط میں جو اصلاحیں ہوئیں انکا یہاں ذکر کر دینا ضروری ہے

اصلاح  
رسم الخط

## اول نقطے اور اعراب۔

حضرت عثمانؓ نے جو مصحف لکھوائے تھے اُن میں نقطے اور اعراب نہ تھے۔ عربوں کو اُسکے پڑھنے میں کوئی دقت نہ تھی کیونکہ اُنکی زبان تھی علاوہ اسکے قرآن بطور حفظ پڑھنے اور پڑھانے کا چرچا ایسا عام ہو گیا تھا اور اس کثرت سے حفاظ موجود تھے اور قرأت رسول اللہؐ ایسی مشہور ہو گئی تھی کہ پڑھنے والوں کو کوئی دشواری نہ تھی لیکن جب عجمی کثرت سے مسلمان ہونے لگے تو زبان عرب سے نا آشنا ہونے کی باعث اُن کو بطور غلط پڑھنے میں سخت دقت پیش آئی۔ اس دقت کی طرف سب سے پہلے ابوالاسود دُکلی (المتوفی ۶۰ھ) شاگرد حضرت علیؓ نے توجہ کی۔ واقعہ یہ تھا کہ ابوالاسود نے ایک دن ایک شخص کو کلام مجید کی اس آیت اِنَّ اللہَ بَسْمِکَی مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُولُہٗ میں بِسْمِکَی کو "وَسُف لہ" پڑھتے سنا جس سے معنی کچھ سے کچھ ہو گئے یعنی صحیح قرأت کے مطابق معنی یہ ہوئے کہ بیشک اللہ مشرکین سے بیزار ہے اور اُس کا رسول بھی لیکن اس شخص کے غلط اعراب لگانے سے یہ معنی ہوئے کہ "اللہ مشرکین اور اپنے رسول سے بیزار ہے"۔ ابوالاسود یہ سنکر سخت گھبرائے اور مکان پر آکر ایک کاتب کو بلا یا اور اُسکو اپنے پاس بٹھا کر مہارت کی کہ میں قرآن کو لکھواتا ہوں جس حرف کے ادا کرنے میں اپنا نسخہ بھول دوں اُسکے اوپر ایک نقطہ دینا۔ جس حرف کے ادا میں آواز کا رخ نیچے ہو اُس کے نیچے نقطہ دینا۔ اور جس حرف کو منہ گول کر کے ادا کروں تم اُس کے آگے نقطہ دینا۔ ۱۱

اُسی زمانہ میں حجاج بن یوسف نے اپنے کاتب نصر بن عاصم اور ایک روایت میں ہے کہ عیسیٰ بن یعرب سے قرآن مجید کو نقطوں کے ذریعہ سے اعراب کا اظہار کر کے لکھوانا شروع کیا

۱۲ فہرست ابن ندیم صفحہ ۲۰ و ابن خلکان ذکر ابوالاب ۱۱  
۱۳ کشف الطنون صفحہ ۲۲



لیکن یہ طریقہ بہم تھا اس لیے خلیل بن احمد (الموتوفی ۳۸۵ھ) نے نقطون کے عوض ہر ذبیہ یزید پر  
دبیش کے علامات ایجاد کیے جو آج تک رائج ہیں یہ  
دوم خطوط المصاحف -

خطوط المصاحف

ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ قریش نے لکھنا اہل حیرہ (کوفہ ۳۸۵ھ) میں حیرہ کے لکھنڈون  
کے پاس آباد ہوا) سے سیکھا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسیران بدر کے ذریعہ سے مسلمانان  
مدینہ کو سکھایا۔

کشف الظنون صفحہ ۴۶۶ علم الخط کی بحث میں ابن اسحق سے یہ روایت ہے :-

اول خطوط العربیۃ الخط المسکى	پہلے عربی خطوط خط مکی پھر مدنی پھر
وبعدہ المدنی ثم البصری ثم الکوفی	بصری پھر کوفی ہیں۔ لیکن مکی اور مدنی
واما المسکى والمدنی فنی شکلہ انضما	خطوط ان کی شکلوں میں آسان جھکاؤ
یسیر۔	ہے۔

عہد رسول اللہ اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں یہی خط مدنی مستعمل تھا لیکن سخت  
یا نرم چیزوں پر لکھتے وقت قدر تا نشان تحریر میں فرق ہوتا ہوگا (جیسا ہم نے نقشہ  
رسم الخط میں اوپر دکھایا ہے) سخت چیزوں پر گوشہ دار حروف اور نرم پر مدور  
ہوتے ہونگے۔ یہی نمایان فرق ہے جو زمانہ مابعد میں خط کوفی اور خط نسخ میں  
قائم رہا۔ ۵۵

فہرست ابن ندیم میں محمد بن اسحق سے روایت ہے کہ حسن خط سے جس نے پہلے مصحف  
کو لکھا وہ خالد ابن ابی الیاس ہے (ابن ندیم نے جو تھی صدی میں اس مصحف کو خود  
دیکھا) ولید بن عبد الملک اموی نے سعد کو مصحف اشعار اور اخبار کی کتابت کے واسطے  
سرکاری طور پر مقرر کیا اُس نے قرآن مجید کو سونے سے لکھا پھر خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے

۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵۴۲  
 ۵۴۳  
 ۵۴۴  
 ۵۴۵  
 ۵۴۶  
 ۵۴۷  
 ۵۴۸  
 ۵۴۹  
 ۵۵۰  
 ۵۵۱  
 ۵۵۲  
 ۵۵۳  
 ۵۵۴  
 ۵۵۵  
 ۵۵۶  
 ۵۵۷  
 ۵۵۸  
 ۵۵۹  
 ۵۶۰  
 ۵۶۱  
 ۵۶۲  
 ۵۶۳  
 ۵۶۴  
 ۵۶۵  
 ۵۶۶  
 ۵۶۷  
 ۵۶۸  
 ۵۶۹  
 ۵۷۰  
 ۵۷۱  
 ۵۷۲  
 ۵۷۳  
 ۵۷۴  
 ۵۷۵  
 ۵۷۶  
 ۵۷۷  
 ۵۷۸  
 ۵۷۹  
 ۵۸۰  
 ۵۸۱  
 ۵۸۲  
 ۵۸۳  
 ۵۸۴  
 ۵۸۵  
 ۵۸۶  
 ۵۸۷  
 ۵۸۸  
 ۵۸۹  
 ۵۹۰  
 ۵۹۱  
 ۵۹۲  
 ۵۹۳  
 ۵۹۴  
 ۵۹۵  
 ۵۹۶  
 ۵۹۷  
 ۵۹۸  
 ۵۹۹  
 ۶۰۰  
 ۶۰۱  
 ۶۰۲  
 ۶۰۳  
 ۶۰۴  
 ۶۰۵  
 ۶۰۶  
 ۶۰۷  
 ۶۰۸  
 ۶۰۹  
 ۶۱۰  
 ۶۱۱  
 ۶۱۲  
 ۶۱۳  
 ۶۱۴  
 ۶۱۵  
 ۶۱۶  
 ۶۱۷  
 ۶۱۸  
 ۶۱۹  
 ۶۲۰  
 ۶۲۱  
 ۶۲۲  
 ۶۲۳  
 ۶۲۴  
 ۶۲۵  
 ۶۲۶  
 ۶۲۷  
 ۶۲۸  
 ۶۲۹  
 ۶۳۰  
 ۶۳۱  
 ۶۳۲  
 ۶۳۳  
 ۶۳۴  
 ۶۳۵  
 ۶۳۶  
 ۶۳۷  
 ۶۳۸  
 ۶۳۹  
 ۶۴۰  
 ۶۴۱  
 ۶۴۲  
 ۶۴۳  
 ۶۴۴  
 ۶۴۵  
 ۶۴۶  
 ۶۴۷  
 ۶۴۸  
 ۶۴۹  
 ۶۵۰  
 ۶۵۱  
 ۶۵۲  
 ۶۵۳  
 ۶۵۴  
 ۶۵۵  
 ۶۵۶  
 ۶۵۷  
 ۶۵۸  
 ۶۵۹  
 ۶۶۰  
 ۶۶۱  
 ۶۶۲  
 ۶۶۳  
 ۶۶۴  
 ۶۶۵  
 ۶۶۶  
 ۶۶۷  
 ۶۶۸  
 ۶۶۹  
 ۶۷۰  
 ۶۷۱  
 ۶۷۲  
 ۶۷۳  
 ۶۷۴  
 ۶۷۵  
 ۶۷۶  
 ۶۷۷  
 ۶۷۸  
 ۶۷۹  
 ۶۸۰  
 ۶۸۱  
 ۶۸۲  
 ۶۸۳  
 ۶۸۴  
 ۶۸۵  
 ۶۸۶  
 ۶۸۷  
 ۶۸۸  
 ۶۸۹  
 ۶۹۰  
 ۶۹۱  
 ۶۹۲  
 ۶۹۳  
 ۶۹۴  
 ۶۹۵  
 ۶۹۶  
 ۶۹۷  
 ۶۹۸  
 ۶۹۹  
 ۷۰۰  
 ۷۰۱  
 ۷۰۲  
 ۷۰۳  
 ۷۰۴  
 ۷۰۵  
 ۷۰۶  
 ۷۰۷  
 ۷۰۸  
 ۷۰۹  
 ۷۱۰  
 ۷۱۱  
 ۷۱۲  
 ۷۱۳  
 ۷۱۴  
 ۷۱۵  
 ۷۱۶  
 ۷۱۷  
 ۷۱۸  
 ۷۱۹  
 ۷۲۰  
 ۷۲۱  
 ۷۲۲  
 ۷۲۳  
 ۷۲۴  
 ۷۲۵  
 ۷۲۶  
 ۷۲۷  
 ۷۲۸  
 ۷۲۹  
 ۷۳۰  
 ۷۳۱  
 ۷۳۲  
 ۷۳۳  
 ۷۳۴  
 ۷۳۵  
 ۷۳۶  
 ۷۳۷  
 ۷۳۸  
 ۷۳۹  
 ۷۴۰  
 ۷۴۱  
 ۷۴۲  
 ۷۴۳  
 ۷۴۴  
 ۷۴۵  
 ۷۴۶  
 ۷۴۷  
 ۷۴۸  
 ۷۴۹  
 ۷۵۰  
 ۷۵۱  
 ۷۵۲  
 ۷۵۳  
 ۷۵۴  
 ۷۵۵  
 ۷۵۶  
 ۷۵۷  
 ۷۵۸  
 ۷۵۹  
 ۷۶۰  
 ۷۶۱  
 ۷۶۲  
 ۷۶۳  
 ۷۶۴  
 ۷۶۵  
 ۷۶۶  
 ۷۶۷  
 ۷۶۸  
 ۷۶۹  
 ۷۷۰  
 ۷۷۱  
 ۷۷۲  
 ۷۷۳  
 ۷۷۴  
 ۷۷۵  
 ۷۷۶  
 ۷۷۷  
 ۷۷۸  
 ۷۷۹  
 ۷۸۰  
 ۷۸۱  
 ۷۸۲  
 ۷۸۳  
 ۷۸۴  
 ۷۸۵  
 ۷۸۶  
 ۷۸۷  
 ۷۸۸  
 ۷۸۹  
 ۷۹۰  
 ۷۹۱  
 ۷۹۲  
 ۷۹۳  
 ۷۹۴  
 ۷۹۵  
 ۷۹۶  
 ۷۹۷  
 ۷۹۸  
 ۷۹۹  
 ۸۰۰  
 ۸۰۱  
 ۸۰۲  
 ۸۰۳  
 ۸۰۴  
 ۸۰۵  
 ۸۰۶  
 ۸۰۷  
 ۸۰۸  
 ۸۰۹  
 ۸۱۰  
 ۸۱۱  
 ۸۱۲  
 ۸۱۳  
 ۸۱۴  
 ۸۱۵  
 ۸۱۶  
 ۸۱۷  
 ۸۱۸  
 ۸۱۹  
 ۸۲۰  
 ۸۲۱  
 ۸۲۲  
 ۸۲۳  
 ۸۲۴  
 ۸۲۵  
 ۸۲۶  
 ۸۲۷  
 ۸۲۸  
 ۸۲۹  
 ۸۳۰  
 ۸۳۱  
 ۸۳۲  
 ۸۳۳  
 ۸۳۴  
 ۸۳۵  
 ۸۳۶  
 ۸۳۷  
 ۸۳۸  
 ۸۳۹  
 ۸۴۰  
 ۸۴۱  
 ۸۴۲  
 ۸۴۳  
 ۸۴۴  
 ۸۴۵  
 ۸۴۶  
 ۸۴۷  
 ۸۴۸  
 ۸۴۹  
 ۸۵۰  
 ۸۵۱  
 ۸۵۲  
 ۸۵۳  
 ۸۵۴  
 ۸۵۵  
 ۸۵۶  
 ۸۵۷  
 ۸۵۸  
 ۸۵۹  
 ۸۶۰  
 ۸۶۱  
 ۸۶۲  
 ۸۶۳  
 ۸۶۴  
 ۸۶۵  
 ۸۶۶  
 ۸۶۷  
 ۸۶۸  
 ۸۶۹  
 ۸۷۰  
 ۸۷۱  
 ۸۷۲  
 ۸۷۳  
 ۸۷۴  
 ۸۷۵  
 ۸۷۶  
 ۸۷۷  
 ۸۷۸  
 ۸۷۹  
 ۸۸۰  
 ۸۸۱  
 ۸۸۲  
 ۸۸۳  
 ۸۸۴  
 ۸۸۵  
 ۸۸۶  
 ۸۸۷  
 ۸۸۸  
 ۸۸۹  
 ۸۹۰  
 ۸۹۱  
 ۸۹۲  
 ۸۹۳  
 ۸۹۴  
 ۸۹۵  
 ۸۹۶  
 ۸۹۷  
 ۸۹۸  
 ۸۹۹  
 ۹۰۰  
 ۹۰۱  
 ۹۰۲  
 ۹۰۳  
 ۹۰۴  
 ۹۰۵  
 ۹۰۶  
 ۹۰۷  
 ۹۰۸  
 ۹۰۹  
 ۹۱۰  
 ۹۱۱  
 ۹۱۲  
 ۹۱۳  
 ۹۱۴  
 ۹۱۵  
 ۹۱۶  
 ۹۱۷  
 ۹۱۸  
 ۹۱۹  
 ۹۲۰  
 ۹۲۱  
 ۹۲۲  
 ۹۲۳  
 ۹۲۴  
 ۹۲۵  
 ۹۲۶  
 ۹۲۷  
 ۹۲۸  
 ۹۲۹  
 ۹۳۰  
 ۹۳۱  
 ۹۳۲  
 ۹۳۳  
 ۹۳۴  
 ۹۳۵  
 ۹۳۶  
 ۹۳۷  
 ۹۳۸  
 ۹۳۹  
 ۹۴۰  
 ۹۴۱  
 ۹۴۲  
 ۹۴۳  
 ۹۴۴  
 ۹۴۵  
 ۹۴۶  
 ۹۴۷  
 ۹۴۸  
 ۹۴۹  
 ۹۵۰  
 ۹۵۱  
 ۹۵۲  
 ۹۵۳  
 ۹۵۴  
 ۹۵۵  
 ۹۵۶  
 ۹۵۷  
 ۹۵۸  
 ۹۵۹  
 ۹۶۰  
 ۹۶۱  
 ۹۶۲  
 ۹۶۳  
 ۹۶۴  
 ۹۶۵  
 ۹۶۶  
 ۹۶۷  
 ۹۶۸  
 ۹۶۹  
 ۹۷۰  
 ۹۷۱  
 ۹۷۲  
 ۹۷۳  
 ۹۷۴  
 ۹۷۵  
 ۹۷۶  
 ۹۷۷  
 ۹۷۸  
 ۹۷۹  
 ۹۸۰  
 ۹۸۱  
 ۹۸۲  
 ۹۸۳  
 ۹۸۴  
 ۹۸۵  
 ۹۸۶  
 ۹۸۷  
 ۹۸۸  
 ۹۸۹  
 ۹۹۰  
 ۹۹۱  
 ۹۹۲  
 ۹۹۳  
 ۹۹۴  
 ۹۹۵  
 ۹۹۶  
 ۹۹۷  
 ۹۹۸  
 ۹۹۹  
 ۱۰۰۰

اسی نمونہ پر لکھوایا۔ عہد بنی امیہ میں قطبہ خاص کاتب تھا جس نے چار قلم ایجاد کیے تھے  
 پھر ضحاک بن عجلان کاتب بنی عباس نے قطبہ پر زیادتی کی پھر منصور و مہدی کی  
 خلافت میں اسحق ابن حماد نے ضحاک پر زیادتی کی۔ خضام البصری اور مہدی الکوفی عہد  
 ہارون الرشید میں مشہور کاتب قرآن تھے اسی زمانہ میں علی بن حمزہ کسالی (الموتقی مشہور)  
 جو مامون رشید کا استاد تھا اصلاح خط کی طرف توجہ ہوا اور جو خط اسے جاری کیا وہ اصلاح  
 میں خط کوفی کے نام سے مشہور ہوا۔  
 قرآن مجید کا ایک پرانا پور نسخہ ایک قدیم خط میں لکھا ہوا خوش قسمتی سے بڑودہ  
 میں میری نظر پڑ گیا۔ اس کے خاتمہ پر اسی قلم اور اسی روشنائی سے جس سے پورا کلام مجید لکھا ہوا  
 ہے یہ عبارت تحریر ہے:-

کتبہ علی بن موسیٰ الرضا بن جعفر الصادق  
 بن محمد الباقر بن علی بن الحسین  
 بن علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ  
 سیدنا محمد و آلہ و سلمہ

حضرت امام رضاؑ کی ولادت ۱۴۷ھ اور وفات ۲۰۳ھ میں ہوئی اس لیے  
 یہ نسخہ تقریباً ساڑھے گیارہ سو برس کا لکھا ہوا ہے اور اوراق جا بجا سے بوسیدہ  
 ہو گئے ہیں۔ ایک ورق کا فوٹو تبرگاً بطور نمونہ اس کتاب میں شامل  
 کرتا ہوں۔  
 (دیکھو صفحہ ملحقہ)

حضرت امام  
 موسیٰ الرضاؑ  
 کے دست مبارک  
 کا لکھا ہوا نسخہ  
 قرآن مجید کے  
 ایک قلم کا فوٹو

یہ نسخہ سلاطین گجرات کے ہاتھ تخت احمد آباد کے خزانہ میں محفوظ تھا معلوم نہیں ایران سے وہاں کیونکر پہنچا مرہٹوں نے جب احمد آباد کو تاراج کیا تو یہ نایاب نسخہ بڑودہ آیا اور اب سردار امین الدین کے قبضہ میں ہے۔ اس نسخہ کے چند خصوصیات ہیں جو یہاں قابل ذکر ہیں:-

(۱) سورتوں کے مرنی یا مکی کی تخصیص تعداد رکوع اور شمار کلمات و حروف اس نسخہ میں مطلق نہیں جہاں ایک سورہ ختم ہوا دوسرا سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ شروع ہے اور سورہ کا نام سرخی سے تحریر ہے۔

(۲) علامات اوقاف مثلاً تم ط ج وغیرہ اور رکوع کے نشان اس نسخہ میں نہیں ہیں سرخ روشنائی سے کسی نے چند پاروں تک زمانہ ما بعد میں اسکا التزام کیا ہے اور سونے سے رکوع کا آیت کا دائرہ اور ربع نصف ثلث وغیرہ نشانات تحریر کیے ہیں۔

(۳) زبرد زبر و پیش تنوین و تشدید کے علامات اس نسخہ میں موجود ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نحوی (المتوفی ۱۰۸۷ھ) کے یہ مختصر علامات مقبول ہو چکے تھے اور کلام مجید میں درج ہونے لگے تھے۔

(۴) سورتوں کی تعداد اور ان کی ترتیب وہی ہے جس پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد میں اجماع ہو چکا تھا۔ اور آج تک مصاحف میں اسی کی پابندی کی جاتی ہے۔

(۵) یہ نسخہ قدیم کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ کاغذ ۱۱۷۷ھ میں ایجاد ہوا ہے۔ ابن ندیم کا بیان ہے کہ دولت عباسیہ میں صناعتان چین و رقی کی طرح خراسان میں کتان سے کاغذ بناتے تھے جو رقی خراسانی کہلاتا تھا۔

دوسری صدی ہجری کے لکھے ہوئے کلام مجید کے نسخے دنیا میں بہت کم ہیں ایک کامل نسخہ قاہرہ مصر میں ۱۱۷۷ھ کا لکھا ہوا اب تک موجود ہے۔ دیکھو انسائیکلو پیڈیا آف اسلام صفحہ ۳۰۸) ممکن ہے کہ اس سے قدیم نسخے بھی بلاد اسلامیہ میں موجود ہوں لیکن افسوس ہے کہ اب تک گنج بہمان کی طرح پوشیدہ ہیں مصحف امام رضا کی زیارت کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ہندوستان میں بھی اسی قسم کے قدیم نسخے ضرور ہونگے لیکن باوجودیکہ آج کل ذرائع اطلاع اس قدر وسیع ہیں لیکن پھر بھی ہماری عدم توجہی اور غفلت کے باعث یہ ملک کو خبر نہیں۔

تیسری صدی کے آخر میں مشہور کاتب ابن سقلہ (المتوفی ۱۲۷۷ھ) نے خط کوفی کو جو زود نویسی کے واسطے موزوں نہ تھا خط نسخ میں بدل دیا جو عام طور سے مقبول ہو گیا پھر ایک صدی بعد ابن البواب (المتوفی ۱۲۷۷ھ) کاتب نے خط نسخ کو ایسا خوشنما بنا دیا کہ اسکی پسندیدگی اور قبولیت کے سامنے خط کوفی تقویم پا زینہ ہو گیا اور اسوقت سے اب تک اسی خط میں کلام مجید لکھے جاتے ہیں۔

### اختلاف قرات

حضرت عثمان نے جو وقت مصاحف کو لکھا کر بلاد اسلامیہ میں شائع کر دیا تو قرآن مجید تورات و انجیل کے برخلاف کسی ڈبیتی تحریف و تفسیر سے ہمیشہ کے واسطے محفوظ ہو گیا لیکن چونکہ ان مصاحف میں نقطے اور اعراب نہ تھے اسلئے مراعصابہ کی قرات پر رہا علامہ ذہبی طبقات القراءین لکھتے ہیں کہ صحابہ میں سات مشہور قاری تھے حضرت علی - ابی بن کعب - زید بن ثابت - ابن مسعود - عثمان بن عفان - ابوالدرداء - ابو ثوبی الاشعری رضی اللہ عنہم - تابعین نے انھیں بزرگوں سے قرات سیکھی اور پھر ان سے تبع تابعین نے جنھیں بعض نے اس فن کی طرف خاص توجہ کی اور اپنے وقت کے امام قرات مشہور ہوئے وہ نہفت قراءین سے خاص طور پر یہاں قابل ذکر ہیں:-



نافع

ہفت ترا

ابن ابی نعیم مولیٰ جو نہ - اصل وطن اصفہان تھا مگر مدینہ منورہ میں نشو و نما ہوئی اور وہیں قیام رہا - ستر برس کی عمر پائی - ۳۵۱ھ میں انتقال کیا -

ابن کثیر

عبداللہ ابن کثیر مولیٰ عمرو بن علقمہ - یہ بھی عجیب تھے ۳۵۱ھ میں پیدا ہوئے مدت تک عراق میں رہے پھر مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی اور ۳۸۱ھ میں وفات پائی

ابو عمرو

بن العلاء - اصل وطن گازرون - بصرہ میں نشو و نما ہوئی ۳۵۱ھ میں بمقام کوفہ وفات پائی -

ابن عامر

عبداللہ ابن عامر الدمشقی - وفات نبی صلعم سے دو سال قبل مقام رجاہ میں پیدا ہوئے - دمشق فتح ہونے پر وہیں مقیم ہوئے اور ۳۵۱ھ میں وہیں انتقال کیا -

عاصم

ابن ابی النجو دکنیت ابو بکر تابعی ہیں ۳۵۱ھ میں بمقام کوفہ وفات پائی -

حمزہ

ابن سبیب الزیاتی - یہ بھی کوفی ہیں ۳۵۱ھ میں بمقام حلوان وفات پائی -

کسائی

ابو الحسن علی الکسائی مولیٰ بنی اسد - مامون رشید کے اُستاد تھے ۳۵۱ھ میں انتقال کیا -

(سراج القاری مطبوعہ مصر صفحہ ۲۹ تا ۳۰)

مذکورہ بالا قاریوں کے دو دو راوی منتخب کیے گئے چنانچہ نافع کے شاگردوں میں قالون اور ورش ہیں جو خود نافع سے روایت کرتے ہیں - ابن کثیر کے طریقہ میں قبیس اور البرزخی جو ابن کثیر کے یاروں سے روایت کرتے ہیں ابو عمرو سے الدوری اور السوسی

بیک واسطہ راوی ہیں - ابن عامر سے ہشام اور ابن دکوان بواسطہ یاران ابن عامر عاصم کے تلامذہ خاص میں جن شخص اور ابو بکر بن عیاش - حمزہ سے خلف اور خلاد بیک واسطہ اور کسائی سے الدوری اور ابو الحارث -

(الفان نوع بستم)

راویوں کے طریق روایت پر غور کرنے سے صاف نظر آتا ہے کہ بالواسطہ راوی نافع اور عاصم کے ہیں - پھر نافع کی عمر مدینہ منورہ میں گذری جہاں قرآن کی جمع و ترتیب عمل میں آئی - اس سبب سے نافع کی قرأت بروایت قالون و ورش اور عاصم کی قرأت بروایت حفص (ما ت سنہ ۳۵۱ھ) زیادہ مشہور اور دنیا سے اسلام میں مروج ہے -

ابو عبید قاسم ابن سلام (المتوفی ۳۲۲ھ) پہلا شخص ہے جس نے مختلف قارئین کو کتاب کی صورت میں جمع کیا پھر چوتھی صدی ہجری سے سیکڑوں کتابیں علم قرأت و تجوید کی تصنیف ہوئے لیکن اور تفاسیر میں ان پر طویل بحثیں چھڑ گئیں چنانچہ تفسیر کشاف اور نیشاپوری ان مباحث سے بھری ہوئی ہیں - لیکن اختلاف قرأت کی اصلیت اگر ہے تو اسی قدر کہ یا تو مختلف قاریوں کے تلفظ از قسم مد و قصر - اطوار و اخفا - تعظیم و ادغام وغیرہ کا نتیجہ ہے یا صرفی و نحو کی بحثیں ہیں جو کو فیون اور بصریوں کی ہنگامہ آرائیاں ہیں جیسا کہ مشہور ذیل سے معلوم ہوگا -

سورۃ البقرہ رکوع ۲۱ میں مؤنس کو حمزہ اور کسائی مؤنس پڑھتے ہیں - اسی سورہ کے رکوع ۷۱ میں کہ کوئف کو ابو عمرو و حمزہ و کسائی بنیر واو کے یعنی کزف پڑھتے ہیں - پارہ عم سورہ ہمزہ میں عم کو حمزہ اور کسائی جمع عمود تکمل بالضم یعنی عمڈ پڑھتے ہیں مگر باقی پانچ قاریوں کے نزدیک یہ عمود کی اسم جمع ہے - سورہ مائدہ رکوع ۲ میں ارجلکم کو حمزہ ابن کثیر

لہ کشف الخون جلد دوم ۲

اختلاف قرات کی نشان دہی

اور ابو عمرو اور کتب معنی بکسر اللام پڑھتے ہیں۔ سورہ بقرہ رکوع ۲۸ میں لُطْرُن کو حمزہ اور کسائی تفسیر کے ساتھ یعنی لُطْرُن پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سورہ النساء رکوع ۷ میں لُطْرُن کو حمزہ و کسائی نے لام اور میم اول کے درمیان بغیر الفت کے یعنی لُطْرُن پڑھا ہے۔ سورہ فمل رکوع اول میں رَبِّ الْمَشْرِقِ کو حمزہ کسائی ابو عمرو اور ابن عامر حرف با کے کسرہ کے ساتھ یعنی رَبِّ الْمَشْرِقِ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سورہ شعراء رکوع ۷ میں نَزَلَ بِالنَّجْمِ کو حمزہ و کسائی و ابن عامر نے حرف زاء معجمہ کو تشدید کے ساتھ اور امیہ کے نون کو بالنصب یعنی نَزَلَ بِالنَّجْمِ پڑھا ہے۔ سورہ بقرہ رکوع ۱۲ میں نَزَلَ بِالنَّجْمِ کو حمزہ و کسائی پڑھتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ اختلاف قرأت میں حمزہ و کسائی کا نام تقریباً ہر جگہ آتا ہے۔ بات یہ تھی کہ یہ لوگ قرأت کو ان نحوی اصولوں کا پابند کرنا چاہتے تھے جو کو فہ و بصیرہ میں منضبط تھے تھے اور ان لہجوں اور تلفظ کو جو اس وقت وہاں مستعمل تھے پسند کرتے تھے لیکن اگر زبانون کے تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ ان کی غلطی تھی۔ اس غلطی کو اسی زمانہ میں مشہور کلم ابو المنذیل علانیہ نے جو سلسلہ میں پیدا ہوا وہ سلسلہ میں وفات پائی محققانہ طور پر دفع کر دیا تھا شرح مل و نخل شہرستانی میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے ابو المنذیل سے کہا کہ قرآن مجید میں متعدد آیات آپس میں متناقض نظر آتی ہیں اور بعض آیتوں میں نحوی غلطیاں ہیں۔ ابو المنذیل نے کہا کہ ایک ایک آیت بالک الگ الگ بحث کی جائے یا ایسا اجماعی جواب دیا جائے کہ تمام شہادت دفع ہو جائیں۔ مترض نے دوسری شق اختیار کی۔ ابو المنذیل نے کہا یہ امر تو مسلم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معزز اور شریف خاندان سے تھے یہ بھی مسلم ہے کہ ان کی فصاحت اور زباندانی پر کسی کو اعتراض نہ تھا اس میں بھی شک نہیں کہ اہل عرب نے آنحضرت کے جھٹلانے اور آپ پر شکستہ چلی کر کے کا کوئی پہلو اٹھانے کا اب غور کرو کہ اہل عرب نے آنحضرت پر اور ہر طرح کے اعتراض کیے لیکن کسی نے یہ بھی

ابو المنذیل کا جواب

۱۳۷ ماخوذ از کشف و نیشاپوری و سراج النیر ۱۲

کہا کہ ان کی زباندانی صحیح نہیں یا یہ کہ ان کی باتوں میں تناقض ہوتا ہے پھر جب ان لوگوں نے یہ اعتراض نہیں کیے تو کج کون شخص یہ اعتراض کر سکتا ہے۔  
الغرض اختلاف قرأت کی حقیقت جو کچھ ہے وہ اسی قدر ہے جو ہم نے اوپر بیان کر دی اور مثالوں سے اس کی تشریح کر دی۔ تناسیر میں البتہ ان کا حوالہ ملتا ہے لیکن میں کلام مجید ان سے میرا ہے اہل کتاب لاکھ چاہیں کہ ان کو بڑھا چڑھا کر دکھائیں تاکہ عین حقیقت و جدید کی تحریف و تغیر تناقض اور تخالف پر پردہ پڑ جائے لیکن انکی یہ ناشدنی کوشش آفتاب پر خاک ڈالنا ہے۔

## یورپ اور قرآن مجید

یہود نے جس طرح حضرت عیسیٰ کو باوجودیکہ آپ نے توریت کو کلام الہی تسلیم کیا نہ مانا اور نہ آپ کی تعلیمات پر ٹھنڈے دل سے غور کیا اسی طرح یہود اور نصاریٰ دونوں نے قرآن مجید کو باوجودیکہ اس میں حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کو پیغمبر اور الوہام اور ان کی تعلیمات کو منجانب اللہ تسلیم کیا ہے ہمیشہ حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے جس سے اس کی حقیقت ان پر منکشف نہ ہونے پائی۔ توریت کے متعلق قرآن مجید صاف کہتا ہے۔

اِنَّكَ اَنْزَلْتَ التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى وَنُورٌ (مائدہ)

انجیل کی نسبت ارشاد ہوتا ہے۔

وَفَقِّمْنَا عَلٰی اَنْ اُرْسِلَ بِعِيسٰی ابْنِ مَرْيَمَ وَآلِیْسَہٗ اَلَا نَجِیْلٌ فِیْہِ رِہْگَدٰی

۱۳۸ ماخوذ از علم الکلام صفحہ ۳۷

پھر بعد کو ہم نے انجیل کے قدم پر عیسیٰ ابن مریم کو بھیجا اور اس کو انجیل عطا کی جس میں ہدایت

وَنُورٌ وَمَصَدَّقٌ قَالَمَابَيْنَ يَدَيْهِ  
مِنَ التَّقَارَاتِ (ماخذ)

پھر نور و کلام مجید کی نسبت یوں مذکور ہے۔

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ  
يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ  
(ماخذ)

بیشک قرآن مجید توریت اور انجیل کا مصدق ہے اتنا ہی نہیں بلکہ وہ صحف سادوی کا بھی  
ہے یعنی این ہے۔ اُن کی اصلی تعلیم کا محفوظ رکھنے والا اور متم باشند مسائل توحید اور عصمت نبیا  
جو موجودہ عہد عتیق و عہد جدید میں محرف ہو گئے اُن کا اُن کی اصلی حالت میں دکھانے  
والا ہے۔

یورپ کے قرون وسطیٰ میں باوجودیکہ اسپین اور جنوبی یورپ میں نور اسلام کا انجالا  
رہا لیکن نصاریٰ پاپائے روم کی گرفت اور صلیبی جنگ کی مجنونانہ جوش میں ایسے مدبوش  
رہے کہ اس کلام نبیین کی طرف متوجہ ہی نہ ہوئے مختلف یورپین زبانوں میں جو ترجمے  
کلام مجید کے ہوئے وہ یا تو بحکم پوپ جلا دیے گئے مثلاً لاطینی کا ترجمہ جو ۱۱۵۰ء میں  
ہوا۔ یا ان میں متن کلام مجید کے ساتھ ایسے ضعیف اور نوروایات بھر دیے گئے کہ جن کے مطالعہ  
سے اور نفرت بڑھ گئی مثلاً ۱۶۹۸ء میں فادر مراکشی کا مشہور ترجمہ لاطینی زبان میں ہوا جو  
حامل المتن بھی تھا۔ مراکشی پوپ انوسنٹ یازدہم کا رفیق تھا اور نہایت متعصب اہب  
تھا۔ اس نے ترجمہ کے ساتھ حواشی اور مقدمہ کا بھی اضافہ کر دیا جن کے متعلق  
پادری سیل اپنے ترجمہ قرآن کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ ”حواشی بیشک بہت مفید ہیں لیکن  
مراکشی نے جو کچھ تردید میں لکھا ہے اور جس سے اس کی کتاب کا حجم بہت بڑھ گیا وہ بالکل بیجا ہے

۱۵ بجای میں حضرت ابن عباس سے مروی ہے ”اے اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ کتاب مجید ۱۶

اور ناقابل الطینان اور اکثر گستاخانہ۔

بہر حال ان تراجم کا اتنا اثر تو ضرور ہوا کہ لاتحز نے اتحد و اجبار ہم ورہبا فہم دیبا یا  
من دون اللہ کے تازیانہ سے متنبہ ہو کر پاپائے روم کی مذہبی استبداد کی زنجیریں ٹوڑیں  
اور مالمسیحیہ میں مویلا رسول قد خلت من قبلہ الوسل دامہ صدیقہ کی منادی سے متاثر ہو کر  
ابن اللہ اور نامور خداوند کی مورتوں کی پرستش کو کلیسا سے خارج کر دیا۔

اٹھارویں صدی میں جبکہ مذہبی آزادی کی ہوا یورپ میں زور سے چلنے لگی تو مختلف زبانوں  
میں قرآن مجید کے ترجمے شروع ہو گئے چنانچہ ۱۷۳۳ء میں پادری جارج سیل نے انگریزی میں ترجمہ  
کیا اور ایک مقدمہ کا بھی اضافہ کیا۔ یہ ترجمہ بار بار شائع ہو چکا ہے لیکن پادری راؤ دیل  
کی یہ رائے ہے کہ سیل نے ترجمہ قرآن میں مراکشی کی تتبع میں تفسیری فقرے بھی متن میں لکھے ہیں  
اور یہ کہ سیکسن زبان کے عوض اکثر الفاظ لاطینی زبان کے لکھ دیے ہیں۔ ۱۷۷۰ء میں میگلن نے  
جرمن میں اور ۱۷۸۰ء میں سیواری نے فرینچ میں ترجمے کیے۔

اُنیسویں صدی میں جبکہ سائنس کی ترقی شروع ہوئی تو پادریوں کے علاوہ مشفقین  
یورپ نے بھی ترجمے کیے مثلاً فرینچ میں دی تاسی نے ۱۸۲۹ء میں جرمن میں فلوگل نے  
۱۸۳۸ء میں انگریزی میں پالمر نے ۱۸۸۰ء میں۔ یہ ترجمے بھی اگرچہ ناقص تھے لیکن یورپ  
کے دماغ میں اس قدر صلاحیت پیدا ہو چلی تھی کہ لغو اور بیہودہ مضامین کے عوض سنجیدگی  
سے قرآن مجید کی نسبت لکھیں۔ انگریزی میں جس نے سب سے پہلے تعصب سے الگ ہو کر کثرت  
اور کلام مجید کے متعلق اپنی آزادانہ ذاتی رائے کا اظہار کیا وہ کارلائل ہے (ولادت ۱۷۹۵ء ع  
وفات ۱۸۳۴ء)۔ وہ اپنی کتاب ہیر ووشپ میں لکھتا ہے۔

”مجھ کی نسبت ہمارا یہ نام خیال کہ آپ نکار یا کا ذب تھے اور آپ کا دین محض بے ایمانی۔

اور فریب کا انار ہے حقیقاً اب ہر ایک کو درست نظر نہیں آتا وہ دروغ بافیان جھین

۱۵ راؤ دیل کا ترجمہ قرآن صفحہ ۱۶۔

جوش مذہبی نے آپ کے متبع ڈھیر لگا دی ہیں صرف ہماری ہی قوم کو ناپسند ہیں چوک نے جب گرد و پیش سے پوچھا کہ اس کو تروالی روایت کی کیا اصلیت ہے جس کو تھکے کان سے داند نکالنا ناسکھنا یا گیا تھا تاکہ لوگ سمجھیں کہ یہ کوئی فرشتہ پناہ آئی کہ نہ رہا نہ گرد و پیش نے کہا کہ ہاں اس کا ثبوت تو کچھ بھی نہیں۔

بیضک اب یہی وقت ہے کہ ہم ایسے اکاذیب کو چھیک دیں جو لاف لکھنے والی زبان سے نکلے وہ اس بارہ سو برس میں ۸ کروڑ آدمیوں کی زندگی کے رہنما رہے ہیں جنہیں ہماری ہی طرح مخلوق آئی ہیں۔ ایکسپریٹ باگروہ بندگان خدا کا عقیدہ قبول کر لیا۔ میان لائے ہیں کہ ان کے مقابلہ میں اور کسی کو ماننے ہی نہیں۔ کیا اس بات کو ہم مانیں کہ اس قادیان کی مخلوق ایسے پھر روحانی ٹوکھ سے پر زندگی بھر عقدا کرتی ہے۔ ای او اسی پر ان کا خاتمہ ہوا۔ میں آپ ہرگز ایسا گمان بھی نہیں کر سکتا۔

میرے نزدیک قرآن میں سچائی کا جو ہر اس کے تمام معنی میں موجود ہے جس نے کہ اس کو وحشی عربوں کے لغزوں میں بیش بہا کر دیا تھا۔ سب سے اخیر یہ کہا جاسکتا ہے کہ کتاب یعنی قرآن سب سے اول اور سب سے اخیر جو عہد بیان ہیں وہ اپنے میں رکھتا ہے اور ہر قسم کے اوصاف کا باقی ہے بلکہ دراصل ہر قسم کے وصف کے خاتمہ صرف اسی سے ہو سکتی ہے۔

کارلائل کی اس بے تعصبی اور انصاف پسندی نے حامیان مسیحیت کے کان کھڑے کر دیے۔ وہ اب قرآن مجید اور سیرت نبوی پر سبھل کر حملہ کرنے لگے۔ ان میں ڈاکٹر اسپرنگر جرمنی میں اور سر ولیم میور انگلستان میں زیادہ مشہور ہوئے لیکن ان دونوں کے تصانیف کی متعلق ہمارے زمانہ کا مستشرق مار گولیتھ کہتا ہے۔

دارچرچ ان دونوں کی تصانیف پر پین مشرقی تاریخ کے مطالعہ کرنے والوں کے لیے معرکتہ آرا ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ ولیم میور کے تصانیف میں صحیح بحث کی جنبہ داری

مار گولیتھ

ہے اور اسپرنگر میں اکثر حقائق پہلو کی کی اور نامعتبر آثار و سیر کا نقص موجود ہے۔

(دیباچہ سیرت محمد ص ۴۰)

ماشاء اللہ مار گولیتھ ایسا فرماتے ہیں حالانکہ سیرت محمد میں جناب نے جنبہ داری۔ تالیس و خلیط کا کوئی پہلو اٹھا نہیں رکھا۔ میور اور اسپرنگر اگر زندہ ہوتے تو ہم ان سے کہتے کہ حضرات آپ جناب مار گولیتھ کے حکموں میں لسان الہی کا یہ شعر ضرور پڑھ دیجئے۔

من از چہ عاشق و رند دست و نامہ سیاہ ہزار شکر کہ یاران شہر بیکینہ اندر

سر ولیم میور نے کلام مجید اور سیرت نبوی پر مستقل کتابیں لکھیں جن کے رد میں سر ولیم میور نے اپنی معرکتہ آرا کتاب خطبات احمدیہ لکھی۔ ان خطبات کا انگریزی ترجمہ مرحوم نے اپنی قیام انگلستان میں شائع کر دیا تھا اور اسی معقول۔ دانشین اور محققانہ طریق پر سر ولیم میور کے اعتراضات کی وجہ بیان اڑائیں کہ خود سر ولیم کو یوں کہتے ہیں کہ میں نے سید احمد کے اسلام پر اعتراض نہیں کیے بلکہ اس اسلام پر اعتراض کیے جسکو تمام دنیا کے مسلمان مانتے چھپے آتے ہیں۔ یہ بعینہ اسی ہی بات ہے کہ ایک تیر انداز کسی گروہ کو نہتا نکھڑا کر اس پر تیر بربانی شروع کرے اور جب اوجھ سے بھی خلافت تو تیر آئے لیکن تو یہ کہے کہ میرا مقابلہ نہ توں سے ہے تیر اندازوں سے نہیں ہے۔ (دیکھو حیات جاوید جلد دوم صفحہ ۱۵۰)

۱۸۵۹ء میں جرمنی کے مشہور فاضل نولا کی نے قرآن مجید پر ایک مبسوط مضمون لکھا جس کو اس نے نظر ثانی اور چند اضافوں کے ساتھ ایک کتاب کی صورت میں دوسرے سال شائع کر دیا اس کا نام *Q. محمد* ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ ابھی نہیں ہوا لیکن انسائیکلو پیڈیا برٹیکا طبع یا زود مطبوعہ ۱۹۱۱ء میں نولا کی نے جو مضمون قرآن پر لکھا ہے (دیکھو جلد ۱۵ صفحات ۸۹۸ تا ۹۰۶) اس میں اس کے خیالات اور اعتراضات کا نقص آگیا ہے۔



ذکر کی کہ غرض  
اور ان کے جواب

ولیم میور نے جب قرآن پر کتاب لکھی تو زیادہ تر نولہ کی کے خیالات بیان کیے تھے جن کی تردید سرسید مرحوم کر چکے ہیں اس لیے ہم بیان نولہ کی کے اعتراضات کو نقل کر کے روکتے ہیں جنکے جواب دینے کی نوبت سرسید کو نہیں آتی تھی اور غالباً اب تک کسی نے دیے ہیں۔

## اعترض اول

قرآن مجید میں ایسی فاش تاریخی غلطیاں ہیں جن سے اسکے مصنف کی جہالت عیان ہے مثلاً (۱) سورہ قصص میں ہامان کو فرعون کا وزیر بنا دیا حالانکہ ہامان شاہ اہامسروس ایرانی کا وزیر تھا جس کا ذکر توریت کی کتاب ایتھیرین ہے اور جو فرعون مصر کے سیکڑوں برس بعد گذرا ہے (۲) سورہ مریم میں مریم کو ہارون کی بہن لکھ دیا حالانکہ ہارون سیکڑوں برس پہلے وفات پا چکے تھے (۳) سورہ مائدہ میں مسیح پر نزول ماندرہ کی کیفیت رسم عشاء ربانی کی ایک خلاف واقع اور محض تخیل تصویر ہے۔

اعترض اول  
معلق باج

## جواب

حضرت موسیٰ جس فرعون کے زمانہ میں مبعوث ہوئے وہ قدیم مصریوں کی تحقیق ہامان انیسویں سلطنت کا بادشاہ عمریس ثانی تھا اس نے اپنے عہد حکومت میں عالیشان عمارتیں اور تھانے تعمیر کرائے۔ اس کے زمانہ میں مندرون کی کاہن دولت اور ثروت کے باعث سلطنت کے ایک قوی بازو تھے ان سب میں مینڈرہ کی شکل کے دیوتا امن کا مندر بہت وسیع مانا جاتا تھا اور اس کی کاہنوں کے سردار کے اختیارات بہت وسیع تھے لہٰذا یونیورسٹی کا مشہور ڈاکٹر اسٹنڈروف اپنی کتاب ”قدیم مصریوں کا مذہب“ کی صفحہ ۹۶ میں کہتا ہے۔

امن دیوتا کے سردار کاہن کو ہی اول کہتے تھے۔ حکمران کا افسر بھی تھا مندرون کی عالیشان عمارتوں اور ان کی زیب و زینت کا انتظام اسی کے سپرد تھا۔ دیوتا کی فوج بھی مندرون

۱۵۲ دیکھو جوش انسائیکلوپید ما جلد دوم ۲

کے سپہیوں کا جنرل ہی ہونا تھا جیسے یورپ کے قرون وسطیٰ میں شہت عظم ہوا کرتے تھے۔ خزانہ کی نگرانی اور انتظام کا بھی یہی ذمہ دار تھا نہ صرف امن کا مندر اور اس کے پوجاری اس کے دائر حکومت میں تھے بلکہ تھیس اور شامی و جنوبی مصر کے تمام دیوتاؤں کے پوجاریوں کا افسر اعلیٰ ہی ہوتا تھا۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۰ میں پھر کہتا ہے۔

”مندرون کے خدنگ عموماً قیدیان جنگ ہوتے تھے لیکن کاشٹکار اور اہل فریج بھی شامل کر لئے جاتے تھے۔ ان کے خدمات یہ تھے کہ کھیت میں کام کریں۔ گھٹوں کی نگہبانی کریں اور جیسا کہ نبی اسرائیل کی تاریخ سے پتہ چلتا ہے عالیشان مندرون کی تعمیر میں ان سے جبر یہ خدمت لی جاتی تھی اور اکثر ان سے سونا چاندی اور مختلف قدرتی پیلاوار بطور پیشکش وصول کیے جاتے تھے۔ اگر صاحب لگا یا جائے تو صرف شہر تھیس کی دیوتا امن کے مندر کے قبضہ میں مصر کی زمین کا دسواں حصہ تھا اور کم از کم ایک حصہ آبادی پر اس کی حکومت تھی۔“

مذکورہ بالا واقعات جو گذشتہ صدی میں مستشرقین یورپ نے مصر کے آثار قدیمہ کی روشنی میں دریافت کیے ہیں پیش نظر رکھ کر اب دیکھو کہ کلام مجید ہامان کے متعلق کیا کہتا ہے

اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجَسْتًا دَهْمًا كَانُوا  
خَطِيئِينَ (سورہ قصص)

فرعون مصر کا بادشاہ ضرور تھا لیکن امن کا سردار کاہن اور اس کے لواحقین بطور خود ایک مستقل حیثیت رکھتے تھے اسی لیے جنود ہما کا ہتھمال ہوا ہے۔ پھر اسی سورہ میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ  
اور فرعون نے کہا درباریو معلوم نہیں میرے

مِنْ اِلٰهٍ غَيْرِىْ فَاَوْفُوا بِيْهَا مٰثِرًا عَلٰى  
الطَّيْمٰنِ فَاَجْعَلْ لِّىْ فَرَجًا اَلْعَلٰى اَطْلَعُ  
اِلٰى اِلٰهٍ غَيْرِىْ لَاطِنَةً مِنْ اَنْكَدٰنٍ بَيْنَ

اتن کا سردار کا بن میر عمارت بھی ہوتا تھا اسی کی طرف یہاں اشارہ ہے۔ اب صرف یہ سوال رہا کہ اتن کے سردار کا بن کو قرآن نے ہامان کیوں کہا اس کا جواب یہ ہو کہ توریت میں حضرت موسیٰ کے بھائی کا نام ارون لکھا ہے اور وہ بنی اسرائیل کے سردار کا بن تھے لیکن قرآن مجید میں ان کو ہارون فرمایا ہے اسی قبیل سے اتن کے سردار کا بن کو ہامان کہا ہے۔

شہر شخ (جرمنی) میں مصر کا ایک قدیم مجسمہ موجود ہے جس پر لکھا ہے کہ یہ مجسمہ اتن کے سردار کا بن بن خوش کا ہے جو عجمیت سنائی کے زمانہ میں تھا۔ پھر نیچے اپنی سوانح عمری خود لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بچپن سے کیونکر اس نے درجہ بدرجہ ترقی کی اور ۵۹ برس کی عمر میں اتن کا سردار کا بن مقرر ہوا۔

بیشک یہ یکن خوش (جو مصری زبان کا لفظ ہے) وہی شخص ہے جس کو اتن کے سردار کا بن کی مناسبت سے قرآن نے ہامن کہا ہے۔ ہمارے مفسرین نے اس کو فرعون کا وزیر لکھ دیا تھا لیکن کوئی ثبوت نہ تھا اس لیے عیسائیوں کو موقع مل گیا کہ قرآن مجید پر تاریخی اعتراض کر بیٹھے۔ مگر اب جدید تحقیقات نے اس کا ثبوت بھی ہم پہنچا دیا۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا جلد نہم طبع یا زوحم کے صفحہ ۵۴ میں لکھا ہے۔

اتن کا سردار کا بن مجسمہ دیگر اختیارات کے جنوبی مصر کا وزیر بھی مقرر ہوتا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ قدیم قوموں کے متعلق کلام مجیب بن جو کچھ تیرہ سو برس پہلے فرمایا ہے

لہ دیکھو "قدیم مصر بن کا مذہب" صفحہ ۹۸ دلف صفحہ ۹۸ دلف ۵۸ کشف جلد ۲ صفحہ ۸۲

اس کی تصدیق زمانہ حال کے انکشافات سے روز بروز ہوتی جاتی ہے کیونکہ میں ذلک مِنْ اَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ لیکن جن لوگوں کے آنکھیں پر تعصب کا پردہ پڑا ہوا ہے ان کو کیا نظر آ سکتا ہے۔

یاد رہی سبیل جو تولد کی سے ڈیڑھ سو برس پہلے گزرے ہیں اس اعتراض کی نقل کرتے ہیں لیکن خود ہی اپنے ترجمہ قرآن سورہ آل عمران و سورہ مائدہ میں یون رو بھی کرتے ہیں۔

”اگر چہ قدیم تاریخ اور علم انبیا سے ایسے ناواقف خیال کیے جاسکتے ہیں جس سے ایسی فاش غلطی سرزد ہو گئی ہو لیکن میں نہیں سمجھتا کہ قرآن کے الفاظ سے یہ نتیجہ کیسے نکل سکتا ہے مثلاً اگر دو شخصوں کے ایک ہی نام ہوں اور ان کے والدین کے نام بھی ایک ہی ہوں تو ان کو فرد واحد کیوں کہہ سکتے ہیں علامہ اس کے ایسی غلطی قرآن کے دوسرے اُن مقامات سے باطل ہو جاتی ہے جہاں یہ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ محمد کو معلوم تھا اور انھوں نے اس کا انکار بھی کیا کہ عیسیٰ کا زمانہ موسیٰ سے صدیوں پہلے ہے۔“ (صفحہ ۳۵)

”مریم کو ہارون کی بہن اس لیے کہا کہ وہ قبیلہ لوی سے تھیں (جیسا کہ ایشیاع کے رشتہ دار ہونے سے معلوم ہوتا ہے) یا پھر بطور تشبیہ بیان کیا ہے۔“ (صفحہ ۲۲۹)

بیشک اگر قرآن کے الفاظ اور بلیغ اسلوب بیان پر غور کیا جائے تو مطلب صاف ہو۔ سورہ طہ میں گو سالہ پرستی کے معاملہ میں جب حضرت موسیٰ غیظ و غضب میں حضرت ہارون کے سر اور ڈاڑھی کے بال کھینچتے ہیں تو آپ اُن کے غصہ کو دھیمہ کرنے اور محبت کو جوش دلانے میں یون خطاب کرتے ہیں یا بَنٰی اٰدَمَ لَا تَاْخُذْ بِكَبِيْرٍ وَلَا نِازٍ ”یا بن آدم“ سے یہ مراد نہیں ہے

کہ موسیٰ سو تیلے بھائی تھے۔ اسی طرح یہاں یہود حضرت مریم کو بخت ہارون کے خطبہ کرتے ہیں۔ حضرت ہارون اور آپ کی نسل مسجد کی خدمت کے واسطے مخصوص تھی حضرت مریم آپ ہی کی نسل سے تھیں اور عہد کی نذر کی گئی تھیں اس لیے تعجب اور غیرت دلانے کے طور پر یوں خطاب کیا۔

**نزول مادہ** اس اعتراض کے جواب کے لیے عیسائیوں کی ”رسم عشاء ربانی“ (یوکیسٹ) جس کا نولہ کی نے حوالہ دیا ہے پہلے سمجھ لینا چاہیے۔ حضرت عیسیٰ درہ نشانہ زندگی بسر کرتے تھے توکل پر مدار تھا جہاں جو کچھ مل گیا خدا کا شکر کر کے غریبا مساکین اور بیماروں کے ساتھ بہ نظر ترجمہ بیکھر کھا لیتے تھے اور حارون کو بھی ایسے ہی توکل اور تواضع کی تعلیم دیتے تھے۔ یوکیسٹ جس کے لفظی معنی شکر کرنے کے ہیں اسی مناسبت سے ابتدا میں آپ کی اس نیک سیرت کے واسطے استعمال ہوا۔ نبی گرفتاری سے پہلے اسی چور پر ایک شب آپ نے حارون کے ساتھ ملکر روٹی کھائی شکر خدا جلالت کے اور ان کو برکت دی۔ آپ کے بعد سینٹ پال نے جب بت پرستوں میں آپ کو ابن اللہ کی حیثیت سے پیش کر کے جلول اور کفارہ کے مسائل تعلیم دیے تو اس نیک سیرت کو بھی ایک پراسرار رسم کی شکل میں بیان کیا۔ نامہ اول کا تھین ۲۵-۲۴-۲۳ میں کہتا ہے۔

”یہ روایت خداوند (مسیح) سے ہی جسے میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ خداوند یسوع نے اس رات کو جس میں بخبری کی گئی روٹی لے کر اواسے شکر کے بعد توری اور کمالو اسے کھا دیا یہ میرا جسم ہے جو تمہارے واسطے توڑا جاتا ہے بطور یادگار ایسا تم بھی کرنا۔ اسی طرح آپ نے پیار دیا اور اس میں سے تھوڑی پی کر فرمایا یہ پیالہ میرے خون کا عہد جدید ہے جب کبھی تم پیالہ میری یاد میں ایسا ہی کرنے رہنا۔“

پال کی اس روایت کو مرقس ۲۵-۲۴-۲۳ میں ۲۶-۲۷ اور لوقا ۲۲-۲۳ نے اپنے اپنے طور پر درج کیا لیکن یوحنا نے صبح کی شب آخراں اس رسم کا ذکر نہیں کیا بلکہ استہزا کہ مسیح نے حارون کے پاؤں دھوئے اور فرمایا کہ اسی طرح تم بھی خدمت کرو تاکہ خدوم بنو ۱۰-۱۱۔ پھر روٹی اور پیالہ کی تاویل یوں کی ہے کہ ان سے مراد آپ کے تعلیمات ہیں (۱۵)۔ یوحنا کے یہ خیالات یہودی فلسفی فائلو (مہمصر مسیح) کے تعلیمات تعلق لوگاس (کلمتہ اللہ) کے آئینہ تھے یعنی جس طرح فائلو نے لوگاس کو مادہ آسمانی اور آتی یزدانی قرار دیا اسی طرح یوحنا نے رسم یوکیسٹ کی تاویل کی لیکن عیسائیوں میں اس وقت سے اب تک یہ ایک پراسرار مذہبی رسم قرار پائی ہے جس میں رومی بت پرستوں کے رسوم کا جو ”اسرار مترا“ کے نام سے مشہور ہیں متبع صاف نظر آتا ہے۔ حیدرون ناک ہی جھگڑا رہا کہ رومی اور شراب کی قلوب مابست حقیقی ہے یا طنی یعنی واقعی بیرونی اور شراب مسیح کا جسم اور خون ہو جاتا ہے اور اس طور سے آپ کے پیرو آپ کے جزد لا نیفاک ہو کر نجات پاتے ہیں یا یہ مل تحلیل آپ کی نسبت سے مرتبہ فناست پر ہو چکا کہ سہرا دست ہو جاتا ہے۔ ہر فرق اپنی اپنی دلیل لاتا اور پھر مناظرہ مجاولہ ہو کر خون آشامی کا ہونا ک منظر دکھاتا تھا۔ یہ ہے رسم عشاء ربانی جس کے بانی جناب سینٹ پال ہیں۔ قرآن مجید میں یہ رسم مذکور نہیں سورہ مادہ میں بس اسی قدر مذکور ہے۔

”اذا قال لحواریون بعیسی ابن مریم ھل یکتھیم ربکم ان یتزل علیکم ما یدق قلوب السامعین قال القوا اللہ انکم مومنین قالوا انزلنا ان نکل منہا وطمعین قلوبنا واذلنا ان قد صدقنا وناکون عینہا من الشاہدین قال عیسی بن مریم اھل ربنا انزل علینا ما یدق قلوب السامعین لئلا

عَيْنَا وَلَا وَلِيْنَا وَآخِرُنَا وَلَا يَمْنُنُكَ وَأَرْزُقْنَا  
 أَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ قَالَ اللَّهُ إِنِّي مُنْزِلُهَا  
 عَلَيْكُمْ فَمَنْ يَكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَسَاءَ  
 عَذَابُ الْعَذَابِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا  
 مِنَ الْعَالَمِينَ

زبور نمبر ۱۹<sup>۸</sup> میں لکھا ہے کہ نبی اسرائیل نے کہا کیا نہ اس بیباک میں، مردہ نازل کر سکتا ہے۔ حاریون نے جو رفاقت مسیح میں درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے نبی اسرائیل کی طرح یہی الفاظ حضرت مسیح سے کہے مگر آپ نے ان کو ادب سکھانے کے لیے فرمایا کہ خدا سے ڈرو تب انھوں نے وجہ بیان کی آپ نے دعا کی خدا نے فرمایا اچھا لیکن ناشکری کی سخت سے سخت سزا کا بھی اعلان کر دیا۔ حواری جانتے تھے کہ نبی اسرائیل مادہ آسمانی یعنی من و سلویٰ کی ناشکری کے باعث تباہ ہو گئے تھے اس لیے یہ وعید نکر مرعوب ہو گئے اور ایسے سوال سے باز آئے۔ مشہور تابعی مجاہد اور حسن کا یہی قول ہے اور واقعی کلام مجید میں اظہار و جہد کے بعد پھر یہ بیان نہیں ہوا کہ مادہ اترایا نہیں اور اترایا تو کیا تھا اور جیسا کہ نبی اسرائیل کے قصہ کے متن و سلویٰ کا ذکر ہے یہاں کچھ بھی نہیں لیکن تفہیم میں ایسی روایات بھی مذکور ہیں جن سے بالعموم یہ مشہور ہو گیا کہ مادہ آسمان سے اتراجس میں لذیذ اور مرغن کھانے تھے حضرت سلمان فارسی سے یہ روایت نقل کی جاتی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ نے خوان کا سروپش کھولا تو اس میں چھٹی بھونی ہوئی روغن سر سے جاری سرہانے تک پانوں کی طرف سرکہ گردا گرد ہر قسم کے ساگ اور پانچ روٹیاں ایک پر زیتون دوسری پر شہد تیسری پر گوشت بریان چوتھی پر مسکہ پانچویں پر پنیر۔ تیرہ سو آدمیوں نے پیٹ بھر کر کھایا پھر

۱۔ تفسیر ابن جریر جلد ہفتم صفحہ ۸۷۔ کبیر جلد سوم صفحہ ۶۹۔

جی وہ چھٹی ویسی ہی رکھی رہی ۱۵  
 تولد کی انھیں روایات کو متن کلام مجید میں شامل سمجھا اعتراض کیا ہے لیکن ان سب کا تخذ روایات اہل کتاب بن اور اس لیے ان کا شمار اسرائیلیات میں ہے جن کے شعلی ہم عمدت میں لکھ چکے ہیں۔ اس قول کی تائید میں ہم انجیل مرقس ۲۵-۲۸ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

”اور جب دن ختم ہو چھا حواری آئے اور مسیح سے کہنے لگے یہ مقام ایک بیابان ہے اور ناوقت اس قدر پس لوگوں کو بچھ کہ وہ شہر جائیں گا لون جائیں اور روٹی خرید لائیں کیونکہ کھانے کو کچھ نہیں۔ یسوع نے کہا انھیں کھانا دو۔ وہ بولے کیا ہم جائیں اور دو سو درم کی روٹی خرید لائیں۔ اُس نے کہا تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں جاؤ دیکھو۔ انھوں نے دیکھا کہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلی۔ تب اُس نے ان سب کو ہری گھاس پر قھار در قھار بیٹھ جانے کو کہا اور وہ سب سو سو پچاس پچاس کی قطار میں بیٹھ گئے تب اُس نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلی آسمان کی طرف دیکھا اور برکت دیکر روٹی توڑی اور حواریوں کو دی کہ سب کے سامنے رکھو اور اسی طرح دونوں مچھلیاں بھی تقسیم کیں سبوں نے سیر ہو کر کھایا اور روٹیاں اور مچھلیوں کے ٹکڑوں کے بارہ ٹوکڑے بھرے اور کھانے والوں کا شمار پانچ ہزار تھا۔“

اسی انجیل کے باب ۸ میں پھر ایسا ہی قصہ نقل کیا ہے لیکن اس میں سات روٹیاں ہیں اور چند چھوٹی چھوٹی مچھلیاں اور آدمیوں کی تعداد پانچ ہزار اور ٹکڑوں کے ٹوکڑے سات دعوت کے بعد حضرت عیسیٰ مع حواریوں کے ایک کشتی پر سوار ہوتے ہیں۔ قریسی آپ سے معجزہ طلب کرتے ہیں اور آپ آہ بھر کر فرماتے ہیں یہ لوگ کیوں معجزہ طلب کرتے ہیں

۱۔ تفسیر خازن جلد اول صفحہ ۵۸۹ و ۵۹۰۔



میں سچ کہتا ہوں کہ اس نسل کو معجزہ نہیں دکھایا جائیگا۔ پھر کشتی پر مریدین روٹی مانگتے ہیں آپ فرماتے ہیں تمہارے دل سخت ہو گئے نہ تم دیکھتے ہو نہ سنتے ہو نہ یاد رکھتے ہو وہ بارہ نوکرے وہ سات نوکرے کیا ہوئے۔

ان روایات کو مٹی نے اپنی انجیل ۱۲-۱۳ اور لوقا نے ۹-۱۰ میں تک مرج کے ساتھ نقل کیا پھر جب سمنون کا دور آیا تو ہمارے راویوں نے کچھ اور بھی رنگ دکھایا لیکن مچھلی وہی رہی جس نے روایات کے سارے تالاب کو گندہ کر دیا مگر الحمد للہ کہ ہمارا چشمہ ہدایت یعنی کلام مجید حفاظت الہی سے گندہ نہ ہو سکا۔ فولد کی اور اس کے ہم مشرب اگر عشاء ربانی کے نشہ میں نور حقیقت کو نہ دیکھ سکیں تو۔

چشمہ آفتاب راجہ گناہ

قرآن کی ترتیب: قصہ ہے سلسلہ کلام منتشر اور ادبی حیثیت سے اعتراض دوم اوسنے پایہ رکھتا ہے سورہ یوسف ہی کو جس میں ایک مسلسل قصہ بیان ہوا ہے لیکن پھر کبھی توریت کتاب پیدائش کے قصہ یوسف کے مقابلہ میں پست نظر آتی ہے۔

اعتراض  
متعلق  
توریت  
و یوسف

## جواب

قرآنی ترتیب پر کارائل نے بھی اعتراض کیا تھا لیکن پھر خود ہی کہہ چکا تھا کہ اس نے صرف سبیل کے ترجمہ سے ایسا سمجھا ہے نیز یہ کہ مشرقی طرز بیان مغربی طریقہ سے جدا گانہ ہے لیکن تعجب ہے کہ فولد کی جو عربی سے واقف مشہور ہے اور علوم مشرقیہ کا ماہر ایسا کہتا ہے۔ ترتیب قرآن کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ نے فولد البکیر میں جو نہایت مقبول جواب دیا ہے، اس کا ترجمہ علامہ شبلی مرحوم کی زبان سے فرج کرتے ہیں ۷۷

۷۷ دیکھ ہیردرشپ ۱۲ ۷۷ علم الکلام صفحہ ۱۱۸

”قرآن مجید عرب کی زبان میں اُترا ہے اور مخاطب اول اسکے عرب ہیں اس لیے ضرور تھا کہ طرز بیان میں اسلوب عرب کی رعایت کی جائے۔ عرب قدیم کی جقدر نظم و نشر موجود ہے سب کا یہی طرز ہے کہ مضامین کو کچا بیان نہیں کرتے بلکہ ایک بات کہتے ہیں ابھی وہ تمام نہیں ہوئی کہ دوسرا ذکر چھڑ جاتا ہے پھر پہلی بات شروع ہوتی ہے پھر دوسرا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید کا بڑا مقصود یہ ہے کہ توجہ الی اللہ اور اخلاص و عبادت کے مضامین اس قدر بار بار کہے جائیں کہ مخاطب پر ایک حالت طاری ہو جائے۔ اس قسم کی تکرار ترتیب کی صورت میں ممکن نہ تھی۔“ فولد کی نے مثال میں سورہ یوسف کو پیش کیا ہے اور توریت کتاب پیدائش کے قصہ یوسف سے مقابلہ کرنے کو کہتا ہے لیکن پھر مقابلہ کر کے دکھایا نہیں اس لیے ہم بیان دونوں کا موازنہ کرتے ہیں تاکہ اعتراض کا پورا جواب ہو جائے۔

خوش بود کہ محاکم تجربہ آید بمیان  
تا سیہ روئی شود ہر کہ دروغش باشد

سورہ یوسف کا موازنہ توریت کتاب پیدائش میں قصہ یوسف بائبل سے ادا کا توہیت کے قصہ یوسف سے بیان ہوا ہے۔ ذیل میں ہم ایک جانب اصل عبرانی مع ترجمہ اور بالقابل متن سورہ یوسف مع ترجمہ درج کرتے ہیں۔ اصل عبرانی کو ہم نے خط نسخ میں اس نسخہ سے نقل کیا ہے جبکہ ”ولیم گرنفیلڈ“ نے سلسلہ ۶ میں جو تھی مرتبہ لندن سے شائع کیا ہے۔

قرآن

توریت

یوسف بن شبع عشرہ شہ ہیبہ رعہ ات احو یصان  
اذ قال یوسف لابنہ یاک

وهو لعن ابنی بلعمه وات بنی زلفه نشی ابیودیبہ  
یوسف ات دیستم رحمہ الا بیضم واسرا احب  
ات یوسف مکل بنیوکی بن زقنیم هو الو وعشه  
لوکنت فسیم۔ ویراد احوکی اتوا حب ابیہم مکل  
ابیودیشتم لہو ولا یکلو دبر ولشلم ویعلم یوسف حلوم  
وجید لابیود یوسف عود شنا اتو۔ ویا مرالیہم شحونا  
ھلمہ مھزہ اشرا حمتی۔ وھنہ انخو مالیم المیر  
بتوک ہشہ وہنہ قمہ المتی وجرہضہ وھنہ تسینہ  
المتی کھوتشتو بن لامتی۔ ویا مرو لواخیو ھملک  
تملک علینوا ووشول تملک بتو دیوسفو عود شنا اتو عل  
حلمتیو وعل دبریو ویعلم عود حلوم احر ویسفر اتو  
لاخیو ویا مرو ھنہ حلمتی حلوم عود وھنہ مشمش ھیرج  
واحد عشر کوکبہم مشتویم لی ویسفر لا بیو ولاخیو  
ویجمع لوابیو ویا مرو ھلوم ھزہ اشرا حمت  
دوا بنوا انی وامل وایحیک لھشتوت لک ارضہ لیاو  
بواخیو وایبر شمر تھد بر

## ترجمہ

## ترجمہ

یوسف ستر برس کی عمر میں اپنے بھائیوں کے ساتھ  
گلمہ چراتا تھا بلعمہ اور زلفہ کے لڑکوں کے ساتھ جو اسکے  
باپ کی بیبیان تھیں اور یوسف ان بھائیوں کی

بری باتیں باپ سے لگایا کرتا تھا۔ اور اسرائیل  
یوسف کو اور اولاد کے مقابلہ میں بہت چاہتا تھا کیونکہ  
وہ بڑا سپہ کی اولاد تھا اور اُسے یوسف کے لیے نگین  
قیمیں بنوا دیا۔ اور بھائیوں نے دیکھا کہ باپ اُسے سب  
سے زیادہ چاہتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور  
اشتی سے بات نہیں کرتے تھے۔ اور یوسف نے ایک  
خواب دیکھا بھائیوں سے کہہ دیا وہ اور نفرت کرنے لگے  
اور اُسے کہا ذرا سو میں نے یہ خواب دیکھا کہ ہم کھیت میں  
پوسے باندھ رہے ہیں یکا یک میرا پولا کھڑا ہو گیا اور  
تھا رہے پوسے اُسکے گرد جھک کر تعظیم کرنے لگے اور بھائیوں  
نے کہا کیا تو ہم پر حکومت کر گیا یا تو ہمارا حاکم ہو گا۔ اور  
وہ اُس کی باتوں اور خوابوں سے اور بھی جل گئے۔  
اور اُسے دوسرا خواب دیکھا اور بھائیوں سے کہا لو سو  
میں نے دیکھا کہ سورج اور چاند اور گیارہ ستارے  
جھک کر میری تعظیم کر رہے ہیں اور اُس نے یہ خواب اپنے  
باپ اور بھائیوں سے کہا اور باپ نے ملامت کر کے کہا  
تو نے یہ کیا خواب دیکھا کیا میں اور تیری مان اور  
تیرے بھائی زمین پر تجھے سجدہ کریں گے؟ اور  
بھائی حسد کرنے لگے مگر باپ نے یہ بات خیال نہ کی۔

تو ریت میں قصہ کی ابتداء یوں ہوتی ہے: کہ یوسف اپنے بھائیوں  
کی ناحق بدگوئی کرتے ہیں حالانکہ آپ قصہ کے ہیرو ہیں۔ حضرت یعقوب آپ کو

زیادہ عزیز رکھتے ہیں کیونکہ اس لیے کہ آپ بوڑھا ہے کی اولاد ہیں حالانکہ یوسف سے بھی چھوٹا لڑکا بنیا میں تھا۔ آپ دومرتبہ خواب دیکھتے ہیں پہلا خواب صرف بھائیوں سے کہتے ہیں اور دوسرا باپ اور بھائیوں سے۔ بھائی اگر حسد کرنے ہیں تو خیر ان بھائیوں کو یوسف نے پہلے ہی باپ سے غیبت کر کے نظروں سے گرا دیا تھا۔ چنانچہ باپ کا بگڑنا کیا سنی۔ محبت والا باپ تو یہی چاہے گا کہ اُسکا لاڈلا بیٹا اُس سے بڑھ جائے۔

اب دیکھو! قرآن مجید قصہ کی ابتدا کیونکر کرتا ہے۔ قصہ کا آغاز جب تک کوئی ندرت کا پہلو لیے ہوئے نہ ہو سائین کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتا۔ قصہ یوسف میں جو چیز عجیب ہے اور جس پر قصہ کا اول سے آخر تک مدار ہے وہ خواب اور اُسکی تعبیر ہے۔ اس لیے سب سے پہلے خواب سے شروع کیا اور خواب بھی وہ جو ندرت کا پہلو لیے ہوئے ہے یعنی چاند سورج والا خواب۔ حضرت یعقوب یہ خواب سنکر فوراً سمجھ جاتے ہیں کہ اُن کے اس بیٹے کی قسمت کا ستارہ چمکنے والا ہے اور اس لیے بقیۃ الشفقت و دور اندیشی یوسف سے کہتے ہیں کہ بیٹا بھائیوں سے یہ خواب نہ کہنا خدا جانے وہ کیا سمجھیں اور کیا کر گزریں۔ مگر انکی نسبت اس گمان کو خوب دورتی سے ادا کیا ہے کہ شیطان انسان کا دشمن ہے، پھر یوسف سے بجائے اس کے کہ تعبیر کہیں اور خفا ہوں یوں فرماتے ہیں کہ خدا تجھے برگزیدہ کرے گا تجھے خواب کی تعبیر دینا سکھائیگا اور تیرے بزرگوں کی طرح تجھ پر یعقوب کی سب اولاد پر نازل فرمائیگا۔

## قرآن

والکواحبوا لرعونات ان ابھم لبشکم  
وینا من اسرءال یوسف ہلوا احببت  
لقد کان فی یوسف واخوته  
الیت للسائلین - اذ قالوا

رعیم لبشکم لکہ واشلحت الیہم دیار لہن  
ویا من لو کنا لہ ات شلو ورا حیک و است  
شلو وھضان وھشب فی دبر ویشلح جو عبق  
حدان ویشکمہ ویشاھو ایش وھنہ  
تقہ بشدہ ویشاھو ہایش لامرہ تبش  
وب مرآت احی انکی مبقش مجیدہ نالی  
ایفہ ہم رعیم۔ ویا مرعاش لنعومزہ کی  
شمعتی امریون لکہ دتینہ ویشک یوسف  
احرا حیو ویشاھو بدتن۔ ویراوا تو مرحق  
وبطر مقرب الیہم ویتین کلوا تولھمیتو  
ویا مروا ایش الا حیوھنہ لعل ھملوات  
ھلوزہ با۔ وعتہ لکو وخرجھو وشلکھو باحد  
ھبروت وامر لوجیہ رعہ اکتھو و تواہ مہ  
ھیو حلمتو ویشعرا وین ویشاھو مید مہ  
یا من لکنو نفس۔ ویا من الیہم را وین ال  
لشخود وھشلیکوا تو ال ھبو رھزہ اشرا ہد بر  
ویدال تشاھو بو بمعن ھصل اتو میدام  
ھشلیو الا بیو۔ وھی کا شر با یوسف ال احیو  
بفشیطوات یوسف ات کتنوات کنت ہنسم  
اشر علیہ ویتھو ویشلکو اتو ھبرہ وھبورس قان  
بومیم۔ ویشیو لاکل لحم ویشاھو ویرا وھنہ

لیوسف واخوة احب ایلے  
ایسنا منا وخن عصیتہ ان ابانا  
لفی ضلال مبین لاقتلوا  
یوسف او اطرحوه ارضنا یخل  
لکمر وجہ ابیکم ویکونوا من  
بعیدہ قوم اصالحین۔ قال  
قائل منھم لا تقتلوا یوسف  
والقوة فی غیبت الحب یلتقطہ  
بعض السیارة ان کتم فعلن  
قالوا لیابان مالک لا تاملعلی  
یوسف واتالہ لنا صیون  
ارسلہ معنا غدا یرتبع و  
یلعب واتالہ لھفظون قال  
انی لیرتبعن ان تذاھبوا بہ  
واخاف ان یاکلہ الذئب  
واتم عنہ غفلون۔ قالوا  
لئن اکلہ الذئب ونحن  
عصبہ انا اذ الخرون فلما  
ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوا  
فی غیبت الحب ووجینا الیہ  
لتنبتنہم بامرھم ہذا





نہ بہاؤ اور دیرانہ کے کسی غار میں ڈال دو  
 اُس کا مطلب یہ تھا کہ غار سے نکال کر باپ  
 کے پاس پہنچا دے۔ اور ایسا ہوا کہ  
 جب یوسف بھائیوں کے پاس آیا تو انھوں  
 نے اُس کا وہ رنگین قمیص اتار لیا اور اُسے  
 اندر سے کنوین میں ڈال دیا اور پھر بیٹھ کر دینی  
 کھانے لگے تو کیا دیکھتے ہیں کہ جلیہ سے ایک  
 اسمعیلی قافلہ اونٹوں پر مصاحمہ لکسان ترکی  
 لیے ہوئے مصر جا رہا ہے اور یہودا بھائیوں  
 سے کہنے لگا بھائی کو مار کر اس کا خون چھپانے  
 سے فائدہ۔ آؤ اسے اسمعیلیوں کے ہاتھ  
 بیچ ڈالیں کیونکہ وہ ہمارا ہی گوشت پوست  
 ہے۔ پس بھائی راضی ہو گئے۔ تب ایک  
 قافلہ مدین کا وہاں گذر ہوا جنھوں نے  
 یوسف کو غار سے کھینچ کر اسمعیلیوں کے ہاتھ  
 بیس درم کو بیچ ڈالا اور وہ اُسے مصر لے گئے  
 اور روبن غار دیکھنے گیا لیکن یوسف کو  
 نہ پایا تب اُس نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے  
 اور بھائیوں کے پاس آ کر کہنے لگا "لو کا وہاں  
 نہیں ہے اب میں کیا کروں" اور انھوں  
 نے یوسف کا قمیص لیا اور ایک بکری کے

دُرسے کہ کہیں تم غافل ہو جاؤ  
 اور اُسے بھٹیڑ یا کھا جائے۔  
 کہنے لگے اگر ہم اتنے جوانوں  
 کے ہوتے ہوتے یوسف کو  
 بھٹیڑ یا کھا جائے تو ہم پھر  
 کس کام کے۔ خیر جب وہ یوسف  
 کو لے گئے اور سب نے یہ ٹھہرایا  
 کہ اس کو اندر سے کنوین میں  
 ڈال دیں اور ہم نے یوسف کو  
 وحی بھیجی تو ضرور اُن کو اس  
 کام پر جتلائے گا اور وہ بے خبر  
 ہوں گے۔ اور رات کو وہ رونے  
 ہوئے باپ کے پاس آئے  
 اور کہنے لگے بابا! ہم مشرط  
 باندھ کر دوڑنے لگے اور یوسف کو  
 ہم نے اپنے سامان کے پاس جھوٹا  
 اتنے میں بھٹیڑ یا اُس کو کھا گیا  
 اور ہم سچے بھی ہوں تو تجھ کو  
 ہماری بات کا یقین کیوں  
 آنے لگا اور یوسف کی قمیص پر  
 جھوٹ موٹ کا خون بھی لگا لائے

بچہ کو ذبح کر کے اُس کا خون چھڑک دیا۔ اور  
 انھوں نے وہ رنگین قمیص بھٹیڑ اور باپ کے  
 پاس لائے اور کہنے لگے ہمیں یہ کرتا ملا ہے  
 معلوم نہیں تیرے بیٹے کا ہے یا کس کا اور  
 اُس نے پہچان کر کہا یہ میرے بیٹے کا ہے  
 اُسے کوئی موزی جانور کھا گیا یوسف پارہ پارہ  
 ہو گیا اور یعقوب نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے  
 اور کمر پر ٹاٹ باندھا اور اپنے بیٹے کے لیے  
 بہت دن رویا اور اُس کے بیٹے اور بیٹیاں  
 اسے تسکین دینے اُٹھے مگر اُسے تسلی نہ ہوئی اور  
 وہ کہنے لگا میں بیٹے کے غم میں قبر میں جاؤں گا  
 اس طور سے اُس کے باپ نے ماتم کیا۔ اور  
 قافلہ مدین نے یوسف کو مصر میں فوطیفہ کے  
 ہاتھ بیچا جو فرعون کی فوج کا کپتان یا خواہرا  
 تھا۔  
 (توریت)

توریت میں حضرت یعقوب خود اپنے لاڈلے بیٹے کو بھائیوں کی خبر و عافیت  
 اور گلہ کی حالت دریافت کرنے کو جنگل میں بھیجتے ہیں آپ بھٹکتے ہوئے بھائیوں  
 کے پاس پہنچتے ہیں وہ دور سے دیکھتے ہی قتل کا مشورہ کرتے ہیں اور آخر کنوین  
 میں ڈال دیتے ہیں۔ اب یہاں سے قصہ میں اختلاف بیانی شروع ہو گئی۔ یہودا  
 یوسف کو اسمعیلی قافلہ کے ہاتھ بیچنا چاہتا ہے جس پر ب رضامند ہوئے ہیں۔ پھر

یہ بیان ہوتا ہے کہ دوسرا قافلہ مدین یوسف کو کنوین سے نکالتا ہے اور اسمعیلیوں کے ہاتھ بیچتا ہے جو اسے مصر لے جاتے ہیں لیکن آخرین پھر یہ بیان ہوتا ہے کہ قافلہ مدین یوسف کو مصر لے جا کر فرعون کے ایک افسر کے ہاتھ بیچتا ہے اسی کتاب کے باب ۴۲ میں لکھا ہے کہ یوسف جب بھائیوں سے مصر میں ملے تو کہنے لگے کہ تم نے مجھے بیچا تھا۔ غرض کہ عجب غلط بیانی اور انتشار مضمون ہے جس سے قصہ بے مزہ ہو جاتا ہے۔ پھر آدین جو یوسف کو کنوین سے نکال کر باپ کے پاس بھانا چاہتا ہے خالی کنوان دیکھ کر بھائیوں سے کہتا ہے اب میں کیا کروں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس معاملہ میں ملزم نہ تھا۔ غرض کہ کچھ ایسا اگھڑا ہوا مضمون ہے جس پر غور کر کے زمانہ حال کے علماء یورپ یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ ”قصہ یوسف دو مختلف ماخذوں سے ہے اور آئی (اسکی تفصیل ہم بعد عتیق میں بیان کر چکے ہیں) سے مرتب ہوا ہے (اس لیے یہ اختلاف بیانی ہے)۔

اب اس کے بعد بھائی یوسف کی قمیص کو خون آلود کر کے باپ کو دکھاتے ہیں یعقوب قمیص پہچان کر کہتے ہیں کہ یوسف کو بھیڑ یا کھا گیا پھر انہی لباس پہن کر گریہ و زاری کرتے ہیں بیٹے بیٹیاں بھائی ہیں مگر آپ جزع و فزع نہیں چھوڑتے۔ اب قرآن مجید کا اسلوب بیان دیکھو۔ بھائیوں کے حسد کو کس عنوان سے شروع کیا لفظ کان فی یوسف ..... الایہ۔ آنحضرت کو خدا نے برگزیدہ نبی بنایا اور وحی نازل کی یہود حسد سے جل گئے کہ بنی اسمعیل میں نبی کیوں ہو قریش اپنے بھائی محمد سے جل گئے کہ ہم میں سے خاص اس کو کیوں چن لیا۔ ان جذبات کو مقدمہ کے طور پر پیش کر کے سامعین کے ذہن کو یوسف کے بھائیوں کے

۱۷۰ دیکھو ڈاکٹر ڈیو کا دیباچہ بائبل صفحہ ۱۷۰۔

حسد کی طرف منتقل کیا پھر بھائیوں کی پوشیدہ کیمٹی جیمین گلہ بانوں کے فطرتی جذبات کا اظہار ہے پھر کس خوبصورتی سے باپ سے یوسف کے ساتھ لیجانے کو کہنا۔ باب کا فرط محبت اور یوسف کی جدائی کے تصور سے اپنی کمزوری کا اظہار کر دینا۔ بھائیوں کا معقول جواب دینا اور اسطور سے لچا کر کنوین میں ڈال دینا پھر اندھیری رات میں اور طرد یہ کہہ دیتے ہوئے توجیہ کے ساتھ یوسف کو بھیڑ یا کھا جانے کا جھوٹا قصہ کہنا اور خون آلود قمیص دکھا دینا مگر باپ کا فوراً انکا فریب سمجھ جانا اور صبر کر کے خدا کی اعانت چاہنا۔ ان امور میں واقعہ کی تصویر اس خوبصورتی سے کھینچی ہے کہ قصہ کا لطف دو بالا ہو گیا اور نیچرل جذبات کا نوٹو کھنچ گیا پھر اخلاقی پہلو کو بھی ہاتھ سے نہ دیا۔ یوسف کو کنوین میں بحالت بکیسی خدا سے کریم کا شکین دینا۔ یعقوب کا فرط غم و الم میں فصیح جمیل اور واللہ المستعان کہنا کس قدر اعلیٰ اور ارفع مضمون ہے۔

اب بیان سے توریث میں یوسف کا ذکر ملتوی کر کے ایک پورے باب میں آپ کے برے بھائی یہود کا قصہ بیان کیا ہے جیمین اپنی بیوہ ہو کے ساتھ یہود کا زنا کرنا اور حرامی اولاد کا پیدا ہونا مذکور ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ یہ مقدس توریث ہے یا ہنود کے پوران اور یونانیوں اور رومیوں کے دیو مالاؤن کی حرام کاریوں کی داستان ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ہماری کتاب ایسے مضمون سے آلود ہو لیکن تو لکھ کی موازنہ چاہتا ہے ہم مجبور ہیں اصل عبرانی مع ترجمہ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں :-

ویقو یہودہ اشہ لعربکومواشمہ تصرویہی عربیکو یہودہ رعبہینہ  
یہودہ ویتمو یہودہ ویاسر یہودہ لادن بالاشت احیک ویسم لیت وہم  
زرع لاحت۔ دیدع ادین کی لاوہیہ ہیزع وہیہ امربا لاشت احیو و شعت

ارضہ لبلیتی تنن زراع لا حیو۔ ویرع بعینہ یھوہ اشعرعشہ ویت جواتو  
 ویا مرہیی دہ لتمر کلنو بشی المنہ بیت ابیک عدا یجدل شلہ بنی کی امرفن  
 یسوت جم ہوا کا حیو و تلک تمر و نشب بیت ابیہ۔ ویربوہیمیم و تسمت  
 بت شوع اشت یھودہ و بنجم یھودہ و یعل عل جززی صانوہوا و حیرہ  
 رعوہو عدا یھی تمنہ۔ و یجدل تمر لا مرہنہ حمیک علہ تمنہ لجز صانوہ  
 و تسر عجدی المنوتہ معلیہ و تکل بصعیف و تعلق و تشب بفحت عنیم  
 اشعر عل درک تمنہ کی رات جدل شلہ وھوا لانتہ کلا شہ۔ ویراہ یھودہ  
 و یحشب لزوت کی کستہ فینہ۔ و یطالیہ ال ہدرک ویا مرہبہ نا ابوالایت  
 کی لایدع کی کلنوہو و تامرہ متن لی کی توالی۔ ویا مرانکی اشلم جدی  
 عنیم من ہصان و تامر متن عربون عد شلمک۔ ویا مرہو ہعبون  
 اشرا تن لک حتمک و فتیک و مطک اشربیدک و یتن لہ و بیالیہ و قھو  
 و تقم و تلک و تسر صیفہ معلیہ و تلبش جدی المنوتہ۔ ویشلم یھودہ ات  
 جدی ہضر یورید رعوہو عدا لی فحت ہعبون میدہا شہ و لامصاہ  
 ویشال ات انشی مقمہ کامرہ ہ مقدشہ ہوا بعنیم عل ہدرک ویا مر  
 و لاہیہ ہزہ قدشہ۔ ویشب الیھودہ ویا مر لا مصاہ و جم انشی ہمقم  
 امرد لاہیہ ہزہ قدشہ۔ ویا مر یھودہ تقھلہ فن ہنہیہ لبوز ہنہ شلمحتی  
 ہجدی ہزہ وات لامصات۔ وھی کشش حدشہ و یجدل یھودہ لامرزنہ  
 تمر کلکتک و جم ہنہ ہزہ لزوتیم ویا مر یھودہ ہوصی اوہ و تشر فنہ  
 ہوا موصات وھیا شلمہ ال حمیہ لامر لائش اشرا لہوان کی ہرہ و تامر  
 ہکر نا لی ہتمت و ہفیتلم و ہمطہ ہالہ۔ ویکر یھودہ ویا مر صدقہ ممینی  
 کی عل کن لانتہ نشہ نبی و لا یسف عود لدعت۔ وھی بعث لاتہ وھنہ

ت دمیم بطنہ۔ وھی بلدتہ ویتن ید و تقھوہمیلدت و تقشعر عل  
 ید و شنی لامرزنہ یصاراشنہ۔ وھی کی مشیب ید و وھنہ یصار حیو و تامرہ  
 فرصت علیک فرص و یقرا شمو فرص۔ و احریصار حیو اشعر عل ید و ہشنی  
 و یقرا شمو رنح

### ترجمہ

اور یہودانے اپنی بڑے بیٹے عمر کی شادی عمر کے ساتھ کی اور یہودا کا یہ بڑا  
 بیٹا عمر یہودہ کی آنکھوں میں بڑا نظر آیا پس یہودہ نے اُسکو مار ڈالا۔ تب یہودانے  
 آؤن سے کہا اب تو اپنی بھادج سے شادی کر اور اپنے بھائی کے لیے اولاد  
 پیدا کر اور آؤن جانتا تھا کہ لڑکا اُسکا نہ کہلائیگا اس لیے جب اس نے اپنی بھادج  
 سے مقاربت کی تو زمین پر مٹی گرادی تاکہ اُسکے بھائی کے لیے لڑکا نہ پیدا ہو  
 اور یہ بات خداوند یہودہ کو ناگوار گذری اور اُس نے اُسکو بھی مار ڈالا۔ تب یہودانے  
 اپنی بہو عمر سے کہا تو اپنے خسر کے گھر میں یہودہ کی حیثیت سے رہ یہاں تک کہ میرا بیٹا  
 شگہ جوان ہو جائے۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ ایسا نہو کہ وہ بھی اپنے بھائیوں کی طرح  
 قضا کر جائے۔ اور عمر اپنی خسر کے گھر رہنے لگی۔ اور چند روز میں یہودا کی بیوی  
 بنت شوع مر گئی اور یہودا کو آرام ملی اور وہ مع اپنے دوست حیرہ عدلی کے اپنی  
 بھٹیروں کے بال کترنے والوں کے پاس گیا بمقام تمنہ۔ اور عمر کو خبر ملی کہ خیسر  
 بھٹیروں کے بال کترنے تمنہ جاتا ہے تب اُس نے اپنی بیوی کا لباس اُتارا اور  
 مقنعہ اوڑھ کر عنیم کے پھاٹک پر جو تمنہ کے راستہ میں سے بیٹھ گئی کیونکہ اُس نے دیکھا کہ  
 لہ دیکھو توریت ثنی یہودہ بھادج سے شادی کرنے کا حکم تھا تاکہ پہلا لڑکا جو ہو وہ متونی  
 بھائی کے نام کا کہلائے اور اس طور سے اُس کا نام زندہ رہے ۱۱

شہد جوان ہو گیا مگر اب تک وہ اُسکے حوالہ نہیں ہوئی۔ یہود نے جب اُسے دیکھا تو سمجھا کہ کوئی رنڈی ہے کیونکہ وہ چہرہ چھپائے ہوئے تھی اور وہ راستہ سے کھٹک کر کہنے لگا کیا میں تیرے پاس رہ سکتا ہوں کیونکہ اُسے معلوم نہ تھا کہ یہ اُسی کی ہوتی ہے وہ بولی کیا دو گے۔ وہ کہنے لگا گلہ سے میں تجھے ایک بکری کا بچہ بھیج دوں گا تب وہ کہنے لگی پہلے ضمانت داخل کیجیے۔ اسنے کہا کیا ضمانت دون۔ وہ بولی اپنی انگوٹھی اپنے کُٹے اور اپنا عصا۔ یہود ا یہ سب دیکر صحبت کرنے گیا اور اُس کے حل رہ گیا اور وہ اُٹھی اور جا کر مٹھنے اُتار ڈالا پھر ہوگی کا لباس پہن لیا۔ اور یہود نے اپنے عدلی دوست کے ہاتھ بکری کا بچہ بھیجا کہ چیزیں چھڑا لائے لیکن عورت کا پتہ نہ تھا تب اسنے وہاں کے لوگوں سے پوچھا کہ وہ قبیلہ کیا ہوتی جو عینیم میں سر رہا ہو بھی تھی اور وہ کہنے لگے یہاں قبیلہ کمان۔ اور واپس آکر اسنے یہود سے کہا کہ قبیلہ وہاں نہیں ہے اور لوگوں کو بھی نہیں معلوم ہے اور یہود اسنے لگا وہ لیکنی کہیں ہر نامی ہو جا میں نے بکری کا بچہ بھیجا مگر تو نے اُسے نہ پایا۔ اور جب تین مہینے گزرے تو یہود اسکو اطلاع دیگئی کہ تیری جہو تیرے فحش اختیار کیا اور دیکھ وہ حرام کا بیٹ لائی ہے یہود بولا پکڑ لاؤ میں اُسے آگ میں جلا دوں گا۔ جب وہ لائی گئی تب اسنے اپنے خسر سے یہ کہلایا کہ جس شخص کی یہ چیزیں ہیں اُسکا پیٹ بھی ہے ذرا پچانیے یہ انگوٹھی یہ کُڑے یہ عصا کس کے ہیں۔ اور یہود ا پچان کر کہنے لگا یہ تو مجھے زیادہ پار سنا چکی کیونکہ میں نے اپنے بیٹے شام کے ساتھ اسکی شادی کی۔ اسنے بعد یہود نے پھر اُس سے صحبت نہ کی۔ اور جب در ذرہ شروع ہوا تو پیٹ میں توام بچے پائے گئے اور درد کی حالت میں ایک بچہ نے اپنا ہاتھ نکال دیا قابلمہ نے فوراً اس کے ہاتھ میں سُرُخ تاگا باندھ دیا اور کہا یہ پہلے نکلا ہے۔ اور ایسا اتفاق ہوا کہ بچہ نے اپنا ہاتھ اندر کھینچ لیا اور دوسرا بھائی پیدا ہو گیا تب وہ کہنے لگے تو کیوں بچل پڑا اس

تو ذکر نکلنے پر تیرا نام قرص ہے اور پھر اسکا بھائی جسکے ہاتھ میں سرخ تاگا بندھا تھا پیدا ہوا اور اسکا نام زرخ رکھا گیا۔

اخلاقی لحاظ سے قطع نظر کر کے اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ داستان قصہ یوسف میں بے جوڑ نظر آتی ہے مگر کا پھر کہیں ذکر نہیں اور توام قرص اور زرخ سے کچھ کام نہیں لیا گیا۔ یہاں یہ بھی سُن لو کہ وہ برگزیدہ خداوند ہو وہ جس پر زبور نازل ہوئی اور جسکی نسل سے مسیح موعود پیدا ہونے کے یہود منتظر ہیں یعنی حضرت داؤد اسی قرص کی اولاد سے ہیں (دیکھو اول تاریخ الايام ص ۱۱۱) اسطرح روح اللہ و کلمۃ اللہ جبرائیل نازل ہوئی اور جس کو نصاریٰ ابن اللہ اور ثالث ثلثہ کہتے ہیں داؤد کے سلسلہ سے اسی قرص کی نسل سے ہیں (دیکھو انجیل متی ص ۱۱۱) یہود اور نصاریٰ نے اس امر پر غور نہیں کیا اور کیوں کریں جب عہد عتیق کی کتابوں میں کہیں حضرت لوط اپنی بیٹیوں سے زنا کرتے ہیں۔ کہیں حضرت ہارون سونے کا بھڑا بنا کر بیجواتے ہیں تہ کہیں حضرت موسیٰ پتیل کا سانپ بناتے ہیں تہ کہیں حضرت داؤد زوجہ آوریاسے زنا کرتے ہیں تہ کہیں حضرت سلیمان اپنی بیٹیوں کی خاطر بت پرستی کرتے ہیں تہ غرض کہ کوئی ناپاک الزام نہیں جو باقی رہ گیا ہو پھر ایسی حالت میں اگر خاندان پر دھبہ آیا تو کیا مضائقہ ہے لیکن یہ یاد رہے کہ زمانہ حال کے تحقیق یور کی اب آنکھیں کھلی ہیں اور انھوں نے آخر اقرار کر لیا کہ کتب عہد عتیق مختلف اور متضاد و ماخذوں سے مرتب ہوئی ہیں اور انکی صحت مشکوک ہے جیسا کہ ہم عہد عتیق میں اوپر ثابت کر چکے ہیں۔ کیونکہ نہیں قرآن مجید تیرہ سو برس پیشتر اعلان



کَرِجَاكَ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُمُونَ الْكِتَابَ بَابُ يَهُودَ شَرُّ يَهُودَ لَوْ أَنَّ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لَيُشْتَرَوْا بِهِ شَتًّا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ آيَةُ يَهُودَ وَوَيْلٌ لَهُمْ مِمَّا يَكْسِبُونَ (سورہ بقرہ)

اب توریت نے قصہ یوسف بجز پھر قرآن مجید نے یہودہ کی بیوہ داستان کو چھوڑ کر قصہ یوسف کا تسلسل قائم رکھا تھا۔

## توریت

## قرآن مجید

و یوسف ہورد مصریمہ ویقہو فوطیفر  
سریس فرعہ طبعیم ایش مصری  
میدہا شعلیم اشہورد ہوشمہ  
وہی یہوہ ات یوسف وہی ایش مصری  
وہی ببیت ادنیوہ مصری ویرادیو  
کی یہوہ اتو وکل اشہو اعشہ  
یہوہ مصری ویرادیو ویرادیو  
بعینہ ویشرات اتو ویفقد ہوعل  
بیتو وکل اش لوتن بیت ویرادیو  
وہی یوسف یطہ تارویفہ مراہ وہی  
احرہد بریم ہالہ ویشا اشت ادنیو  
ات عینہ الیوسف ونامر شکیہ عمی  
ویمان ویا مرا لا اشت ادنیوہن او فی  
لا یدع اتی مہ ببیت وکل اشیش

## توریت

## قرآن

لوتن بیدی ایننو جودل بیت  
ہذا ممی ولا حشک ممی ماوہ  
کی اراوتک باشرات اشتو  
ایک اعشہ ہرعہ ہجدلہ  
ہزات وحطاتی لاہیم۔ وہی کدبر  
الیوسف یوہر یوم ولا شمع الیہ  
لشکب اصلہ لہیوت عمہ وہی  
کہیوم ہزہ ویا یوسف ہبیتہ  
بعشوت صلاکتو واین ایش مانشی  
ہبیت شمس بیت وشفشو  
بہجد ولا مرشکبہ عمی ویراب  
بہجد ویدہ ویش ویش ویش  
وہی کراوتہ کی غرب بہجد  
ویدہ ویش ہحوصہ وقترا  
لا نشی بیتہ ونامر یسلا مرراو  
ہبیا لنوایش عبری لصحق بنو  
با الی بشکب عمی وافر بہتول  
جدول۔ وہی کشعوی ہری متی  
قولی وافر ویراب بہجد واصلی  
ویش ویش ہحوصہ ونامر بہجد واصلہ

توریت	قرآن
عذبوا او بنوا البیت وتذبرا لیلو کد مریر هاله لامر الی عبید هعبري اشدر هیات لنو لصحق بی وهی کهرئی قو لی واقتراو یقر نباجد واصلی ویدش هصوصه وهی کشمخ اونواتد بری اشتو اشرد بره علیولا مرکد بریم هاله عشلی عبدك وعیرافو ولیقر ادنی یوسف اتو تی هو البیت هسهم مقوم اشرا سیری هملک اسوریو وهی شمر بیت هسهم وهی هیوه ات یوسف ویط علیو حسد ویتن حنوبعینی شربیت هسهم	فذلک الذی لمتننی فیہ ولقد راودتہ عن نفسه فاستعصم ولئن لم یفعل ما امره لیسجنن ولیکونا من الصلطنین قال رب السجن احب الی ما یدعوننی الیہ ولا تصرف عنی کیدهن اصب الیهن واکن من الجاهلین فاستجاب له ربہ فصرفت عنه کیدهن انه هو السميع العلیم شربد الهم من بعد مارا والا یت لیسجننه حتی حین
ترجمہ	ترجمہ
اور یوسف کو مصر میں لائے اور فوطیف نے جو فرعون کی گارد کا ایک مصری افسر تھا اسمیلیون کے ہاتھ سے اُسکو خرید لیا اور خدا یوسف کے ساتھ تھا وہ صالح تھا اور وہ اپنی مصری مالک کے گھر رہنے لگا اور اُسکے مالک نے دیکھا کہ خدا اُسکے ساتھ ہے اور وہ جو کچھ کرتا	اور جس نے مصریوں میں اُسکو خرید اُسے اپنی جورو سے کہا اس کو اچھی طرح رکھ شاید یہ ہمارے کام آئے اور ہم اس کو اپنا بیٹا بنالین اور اسی طرح ہم نے یوسف کو مصر کے ملک میں جایا اور تاکہ اُسے تعمیر خواب سکھائیں اور اللہ عز و جل سے جو کام چاہتا ہے پورا کرتا ہے

توریت	قرآن
سے خدا اُسکے ہاتھ سے برکت دیتا ہے اور یوسف اُسکی نگاہوں میں عزیز ہو گیا اُس نے خدمت کی اور اُس نے اُس کو اپنے گھر کا داروغہ بنا دیا اور اپنی ہر چیز سپرد کر دی ..... اور یوسف خوشروا در حین تھا اور ایسا ہوا کہ اُس کے مالک کی عورت اُسے گھونے لگی اور کہنے لگی اے آجا لیکن اُس نے انکار کیا اور عورت سے کہنے لگا میرا مالک نہیں جانتا کہ گھر میں کیا ہوتا ہے اور اُس نے میرے سپر دسب کچھ کر دیا۔ اس گھر میں مجھے بڑا اور کوئی نہیں۔ اُس نے مجھ سے کوئی چیز دریغ نہیں کی بجز تیرے کہ تو اُس کی بیوی ہے پھر میں کیونکر حرام کروں اور خدا کا گناہگار ٹھہرون اور ایسا ہوا کہ روزِ روز وہ اصرار کرتی تھی مگر یوسف نہ اُسکے پاس آیا نہ ساتھ رہا۔ اور ایسا ہوا کہ یوسف ایک دن ایک کام کو گھر میں گیا	مگر اکثر لوگ نہیں جانتے اور جب یوسف جوان ہوا تو ہم نے اُسکو حکومست فی اور علم دیا اور ہم نیکون کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ اور جس عورت کے گھر میں وہ رہتا تھا اُس نے اپنی خواہش اُس سے بھجانا چاہی اور دروازے بند کر دیے اور کہنے لگی آجا۔ یوسف نے کہا خدا کی پناہ بیشک میرے آقا نے مجھے اچھی طرح عورت سے رکھا بیشک نمکھرام پنپ نہیں سکتے اور تحقیق عورت نے یوسف کا قصد کیا اور اگر وہ اپنے رب کی نشانی نہ دیکھتا تو اُسے بھی قصد کیا ہوتا تاکہ اسی طرح اُسکو برائی اور بدکاری سے ہم دور رکھیں بیشک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھا۔ اور دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور عورت نے اُسکا گڑنا پیچھے سے بھاڑ لیا۔ اور دونوں نے دروازے پر شومہر کو پایا تب وہ کہنے لگی جو کوئی تیری بی بی کے ساتھ بڑا کام کرنا چاہے اُسکی بی بی سزا ہے کہ قید ہو

## توریت

اُس وقت گھر میں کوئی آدمی نہ تھا عورت نے دامن پکڑ لیا۔ اور بولی اب آجا اور اُسکا دامن اُسکے ہاتھ میں رہا مگر وہ نکل بھاگا۔ اور ایسا ہوا کہ جب عورت نے دیکھا کہ دامن تو ہاتھ میں ہے اور وہ ہاتھ سے نکل گیا تو اُس نے غل مچا یا اور گھر کے آدمیوں سے کہنے لگی وہ ایک عبری شخص کو میری تفسیح کے لیے لایا وہ مجھے خراب کرنا چاہتا تھا مگر میں زور سے چلائی اور جب اُس نے دیکھا کہ میری آواز بلند ہوئی تو وہ اپنا کپڑا چھوڑ کر نکل بھاگا اور اُس نے کپڑا رکھ چھوڑا یہاں تک کہ اُسکا ستور گھر میں آیا اور وہ کہتے لگی وہ عبری نوکر جو تو نے رکھا ہے مجھے بے آبرو کرنے آیا اور جب میں چلائی تو وہ اپنا کپڑا چھوڑ کر نکل بھاگا۔ اور ایسا ہوا کہ جب شوہر نے بیوی کی یہ بات سنی

## توریت

یا اُسکو تکلیف دہ مار ماری جائے۔ یوسف نے کہا اسی خود مجھ سے لگاؤ کی اور عورت کے لوگوں میں سے ایک نے گواہی دی کہ اگر یوسف کا کرتا سامنے سے پھٹا ہے تو عورت سچی اور یوسف جھوٹا لیکن اگر کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو عورت جھوٹی اور یوسف سچا ہے پس جب دیکھا کہ کرتا پیچھے سے پھٹا ہے تو شوہر کہنے لگا یہ تمہارا ہی چلتا ہے بیشک عورتوں کا چلتا غضب کا ہوتا ہے۔ اسے یوسف تو اسکا کچھ خیال نہ کر اور اسے عورت تو اپنا گناہ بخشنا بیشک تو ہی خطا کا رتھی اور شہر میں عورتوں نے چرچا کیا کہ عزیز کی عورت اپنے غلام سے خواہش ٹھجنا ناچاہتی ہے وہ اس کے عشق میں دیوانی ہو گئی ہے ہم تو سمجھتے ہیں کہ وہ صاف بہک گئی ہے پس جب اُس نے عورتوں کے طعنے سنے تو اُس نے انھیں بلایا بھیجا اور (دعوت میں) منہ بھپائی اور ہر ایک کو ایک لک چھری دی پھر یوسف سے کہا انکے سامنے نکل آو عورتوں نے جب یوسف کو دیکھا تو وہ مرعوب ہو گئیں اور اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور بول انھیں جاشا تندرہ آدمی کا ہے کو ہے یہ تو ایک نیک فرشتہ ہے۔ عورت بولی ہی وہ ہے جسکے بارے میں تم طعنے دیتی ہو اور سچ تو یہ ہے کہ میں ہی خواہش کی مگر اُس نے آپکو بچا یا اور اب اگر میرے کپڑے پر

## توریت

جو نوکر نے کی تو اُس کا غصہ بھڑکا اور اُس نے یوسف کو اُس قید خانہ میں جہاں شاہی قیدی رہتے تھے بھیجا یا اور خدا یوسف کے ساتھ تھا اس لیے داروغہ جیلخانہ اُس پر مہربان ہو گیا۔

## توریت

نہ چلا تو ضرور قید ہو گا اور ذلیل ہو گا۔ یوسف نے کہا خداونداجس کام کیلئے یہ مجھے بلائی ہیں اُس سے تو قید میں جانا مجھے گوارا ہے اور اگر تو انکا چلتا مجھ سے نہ دور کرے گا تو کہیں میں انکی طرف جھک نہ جاؤں اہذا و انون میں ہوں جاؤں پس خدا نے اُسکی دعا سن لی اور انکا چلتا اُس سے روک دیا بیشک وہ بکلی سنتا جانتا ہے پھر اتنی نشانیاں دیکھنے پر بھی اُنکو یہی سوچا کہ یوسف کو ایک مدت تک قید کر دیں۔

قصہ یوسف میں عورت کا فریفتہ ہو کر آپ کو گناہ کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرنا ایک نازک موقع ہے لیکن غیبت ہے کہ توریت نے یہاں سنبھال لیا اور یوسف صاف بچ کر نکل گئے ایسے سخت امتحان میں جب کہ عورت خود خواہش کرتی تھی اور دروازہ اصرار کرتی تھی حضرت یوسف کا اپنے محسن کی نمکدانی سے محسن حقیقی کی عدول حکمی کی طرف ذہن منتقل کرنا اور حرام سے بچنا نہایت عمدہ مضمون ہے لیکن اس کے بعد واقعات کچھ اس طور سے بیان ہوئے کہ قصہ بھیکا ہو جاتا ہے۔ عورت ناکام رہ کر غل مچاتی ہے اور کپڑا دکھاتی ہے کہ یوسف ایک غیر شخص کو میرے خراب کرنے کو لایا پھر شوہر کو وہی کپڑا دکھا کر یوسف کو ملزم ٹھہراتی ہے۔ شوہر غصہ میں آکر یوسف کو قید کر دیتا ہے۔ اب قرآن مجید میں لکھو کہ اُس نازک موقع پر توریت کے اُس عمدہ مضمون کو کیسا چمکایا ہے اور کقدر بلند کر دیا ہے۔ تنہائی میں دروازہ بند کر کے عورت کا بیتا بانہ اصرار مرد کو محض دلیل کی قوت سے بچانے پر بشریت کے تقاضے کے لحاظ سے آسان نہیں ہے ایسے سخت امتحان اور نازک معاملہ میں جب تک

فضل آئی شامل حال ہوا انسان کا بچنا مشکل ہے۔ اس دقیق نکتہ کو جو فطرت انسانی کی سچی تصویر اور مذہب کی جان ہے اُس دلیل و برہان کے بعد کیا خوب ادا کیا ہے **كَذَلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوءَ وَالْفَحْشَاءَ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِينَ** اور اپنے بندہ مخلص یوسف کی عصمت کا کیسا زبردست ثبوت دیا ہے۔

اب اسکے بعد کا اسلوب بیان دیکھو شوہر عین اُسوقت آجاتا ہے جب دروازہ سے یوسف بھاگتے ہوئے نکلتے ہیں اور پیچھے عورت ہے جو برجستہ بات بنانے کی غرض سے آپ کو ملزم ٹھہراتی ہے اور سزا کا تعین بھی کر دیتی ہے مگر گھر کا ایک شخص گو اہی دیتا ہے اور قبیض یوسف کے پیچھے سے پھٹے ہوئے کی لطیف توجیہ سے عورت کو ملزم ٹھہراتا ہے۔ شوہر اس تریاچلتر سے سناتے ہیں آتا ہے پھر بدنامی کے خیال سے یوسف سے اخفا سے راز کی درخواست کرتا ہے اور عورت کو جسے حضرت یوسف کے قابل قدر استقلال نے ناجائز فضل سے بچا دیا تھا صرف اسبقدر تنبیہ کرتا ہے کہ اپنی خطا پر نادم ہو کر توبہ کر لے۔ پھر اس واقعہ کا مصر کی

۱۱ تفسیر کبیر اور کشاف میں اس موقع پر عصمت یوسف کی معرکہ الآرا بحث کی ہے اور اُن اقوال کی تردید کی ہے جن سے حضرت یوسف کے قصد و ارادہ کا ثبوت ہوتا ہے (دیکھو تفسیر کشاف جلد ۲ صفحہ ۱۰۵ و ۱۰۶) محدث ابن حزم نے بھی اپنی کتاب الفضل فی اللیل جلد ۲ صفحات ۱۳ و ۱۵ میں ان اقوال کی تردید زور و شور سے کی ہے۔ حقیقت میں وہ اقوال جن کو ابن جریر نے اپنی تفسیر جلد ۲ صفحات ۱۰۸ و ۱۰۹ میں درج کیا ہے اصل میں تالمود بابلی سد ششم صفحہ ۳۶ سے ماخوذ ہیں اور "اسرائیلیات" میں شامل ہیں اور ہرگز احادیث نبوی نہیں ہیں۔ اس کی تفصیل ہم عند متیق کے نسخہ میں اوپر لکھ چکے ہیں۔ انوس ہے کہ ان لغو اقوال کو متاخرین نے اپنی تفاسیر میں درج قبول عطا کیا اور پھر شعرا مثلاً جامی نے یوسف زینبائین حاشیہ چڑھا کر عام طور سے مشہور کر دیا ۱۲

عورتوں میں چرچا ہونا (اور عورتوں ہی میں اس قسم کا چرچا سب سے پہلے ہو جاتا ہے) اور غلام کے ساتھ تعشق کو حقارت سے دیکھنا۔ عورت کا یہ طعنہ شکر تیج و تاب کھانا اور ایک جلسہ دعوت میں حسن یوسف کا جلوہ دکھا کر انھیں از خود رفتہ کر کے قائل اور ہمدرد بنالینا پھر حضرت یوسف کو قید و ذلت کی دھمکی دینا۔ حضرت یوسف کا پریشان ہو کر خدا سے یہ دعا کرنا کہ اس بلا میں مبتلا ہونے سے بلا سے زمانا بہتر ہے۔ دعا کا قبول ہونا اور آپ کا قید خانہ جانا۔ یہ تمام واقعات کچھ ایسے نیچرل طور پر دلکش طرز میں جذبات کی تصویر کھینچتے ہیں اور توریث کے اُس پھیکے مضمون کو ایسا لطیف اور بامزہ بنا دیتے ہیں کہ اس لذت کا ادراک صرف ذوق سلیم ہی کو ہو سکتا ہے۔

یہاں یہ نکتہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن میں زنان مصر کی دعوت کا قصہ یہودی کتاب "مدراش یلقوت" اور "مدراش ابکیمیر" بابا کے مطابق ہے لیکن کتاب پیش کے جمع کرنے والوں نے اپنی بد مذاقی کا یہ ثبوت دیا ہے کہ یہودہ اور انکی زنان کا رسی کا قصہ فحش تو ایک پورے باب میں بیان کیا لیکن اس لطیف مضمون کو اڑا دیا۔

قرآن	توریت
وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِمُ خَصْمًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْرًا تَأْكُلُ الْطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاوِيلِهِ إِنَّ أُنْثَرَاكَ مِنَ الْخَاسِرِينَ	وَبِئْسَ أَحْرَدُ بِرِسْمِ هَالِهِ حَطَا وَمَشَقَّهُ مَلَأَتْ مَصْرِيْمُ وَهَافُوْنَهُ لَا دِيْنَهُمْ لِمَلَكِ مَصْرِيْمُ وَيَقْصِفُ فِرْعَوْنَ عَلَى سَيْرِي سَيُوعِلُ شَرُّهُمُ شَقُوْعِلُ شَرُّهَا وَتَسِيْمُ وَتَسِيْنُ الشَّرُّ بِشَمْرِ بَيْتِ شَرُّهُ طَبِيْعُ بَيْتِ هَسْمُهَا مَقْوَمُ اشْرِيْ يَوْسُفَ اسْوَرُ شَمُ
۱۱ دیکھو راڈویل کا ترجمہ قرآن صفحہ ۲۳۳ حاشیہ سورہ یوسف ۱۲	



توریت	قرآن
وبيا اليهم يوسف ببقرا ويرا اتموهنم زعفيم وبيال اتسريس فرعه اشرا تو بمشمريت ادنيولا مرمد وع قنيكم رعيم هيوه ريع امرو اليو حلو حلمنو و فتر اين اتو ويا مر اليهم يوسف هلوا لا لهيم فتر نيم سفر ونالي ويسفر شرمشقم ات حلمو ليوسف ويا مر لو بجلاوي وهنه جفن لفني ويجفن شلشه شريم و هو كفر حت علتة نصه هبشيلوا شكلية عبنم وكوس فرعه بيدى واقحرات هعنيم واشط اتراكوس فرعه واتنات هكوس عل كف فرعه ويا مر لو يوسف زه فتر نو هشلشت هشر جيم شلشت يميم هم بعود شلشت يميم يشا فرعات راشك وهشي بك عل كنك وننت كوس فرعه بيد وكشفط يراشون اشرا هيت مشقهو كى امرنا كرتنى اتك كاشر يطبالك وعشيتنا عمدى حسدا و هز كرتنى الفراع وهوم صانتى من هيت هزه كى جنب جنبى مارص هعبريم وجم	فقال لا ياتيكما طعام تترى قنه الانبا تكمما بتا ويله قبل ان ياتيكما ذلكما مما علمنى ربى انى تركت ملة فتوم لا يومنون بالله وهم بالآخرة هم كفرون واتبعت ملة ابائى ابراهيم اسحق ويعقوب ما كان لنا ان نشرك بالله من شئ ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس و لكن اكثر الناس لا يشكرون يصاحبى السجن ءا ربى باب متفرقون خير ام الله الواحد القهار ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتهموها انتم واباؤكم مما انزل الله بها من سلطان ان الحكم

توریت	سیران
فنه لا عشيتى مادمه كى شموا قى بيور ويراشر ها فيم كى طوب فتر ويا مر اليوسف افانى بجلاوي وهنه شلشه شلى چرى عل راشى وبسل هعليون مكل ماكل فرعه معشه افه وهغوف اكل اتم من هسل معل راشى ويعن يوسف ويا مر زه فتر نو شلشت هسلیم شلشت يميم هم يعود شلشت يميم يشا فرعات راسك معليك وتله اوتك عل عص واكل هعون ات بشرك معليك وهى بيوم هشلشى يوم هلدت ات فرعه ويعش مشه لكل عبد يو ویشات راس سرهمشقم وات راش شرها فيم بتوك عبد يو ویشب ات شر همشقم عل مشقه ويتن هكوس عل كف فرعه وات شرها فيم تله كاشر فتر لهو يوسف ولا زكوشر همشقم ات يوسف وليشكهو	الا لله امرا لا تعبدون و الا اياك ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون ايضا جنى السجن اما احداكم فيسقى ربهم خمرا و اما الاخر فيصرب فتاكل الطير من راسه قضى الامرالذى فيه تستفتين - و فسال للذى ظن انه ناج منهما اذكربى عند ربك فانشه الشيطان ذكر ربه فلبث فى السجن بضع سنين -
ترجمہ	ترجمہ
اور اسکے بعد ایسا ہوا کہ بادشاہ مصر کے آبدار اور خانسان نے شاہی جرم کیا اور فرعون آبدار اور خانسان پر غصہ ہوا اور اسنے	اور یوسف کے ساتھ قید خانہ میں دو جوان اور آگے ایک نے کہا میں نے خواب میں دیکھا

## توریت

انھیں اپنی گارڈ کے کپتان کے مکان میں جہاں یوسف اسیر تھا قید کر دیا اور کپتان نے قیدیوں کو یوسف کے سپرد کر دیا۔ اور وہ ان کی نگہداشت کرنے لگا اور ایک فصل تک وہ قید رہا اور ایک رات کو دونوں نے خواب دیکھا یعنی آہار و خاںسا مان نے جو شاہ مصر کے ملازم تھے اور قید کیے گئے تھے۔ اور صبح کو یوسف ان کے پاس آیا اور انھیں متفکر پایا اور اس نے فرعون کے ان ملازموں سے جو قید تھے پوچھا تم آج کیوں غمگین ہو۔ انھوں نے کہا ہم نے ایک خواب دیکھا ہے اور کوئی تعبیر دینے والا نہیں ہے اور یوسف نے کہا کیا تعبیر دینا خدا کے ہاتھ نہیں ہے تم مجھ سے کہو تو سہی۔ اور آہار و یوسف سے یوں کہنے لگا میں نے خواب میں انگور کی ایک بیل دیکھی جس میں تین شاخیں تھیں اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کھلا جا رہی ہیں اور کلیان نکلتے دلی ہیں اور پختہ انگور پیدا ہو گئے اور فرعون کا پیالہ میرے ہاتھ میں ہے میں نے انگور لیس کر فرعون کے پیالے میں پھونکا اور فرعون کے

## قرآن

جیسے شراب پھونکتا ہوں اور دوسرے نے کہا میں دیکھتا ہوں جیسے سر پر روٹیاں لادے ہوں اور چڑیاں اُس میں سے کھا رہی ہیں۔ یوسف انکی تعبیر بتا دے ہم تجھے نیک آدمی پاتے ہیں اُس نے کہا قبل اس کے کہ تمھارا کھانا جو تمھیں ملتا ہے تمھارے پاس آئے میں تمھیں تعبیر بتا دوں گا یہ وہ علم ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا میں نے ان لوگوں کا طریق بھوڑ دیا جو اللہ پر یقین نہیں رکھتے اور آخرت کو بھی نہیں مانتے اور میں اپنے باپ دادا دن کے طریق پر چلتا ہوں ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کے ہمارے کام نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں یہ اللہ کا فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر لیکن اکثر

## توریت

ہاتھ میں دیا۔ یوسف نے کہا اسکی تعبیر ہے تین شاخیں تین دن ہیں۔ تین دن میں فرعون تجھے سر بلند کرے گا اور تیری جگہ پر مقرر کرے گا اور تو فرعون کو پیالہ دے گا جس طرح تو پہلے آبداری کرتا تھا لیکن جب تو اچھی حالت میں ہو تو مجھے بھی یاد رکھنا اور براہ کرم مجھے مہربانی کرنا۔ فرعون سے میرا ذکر کرنا اور اس گھر سے مجھے نکال لینا کیونکہ مجھے عبرتوں کے زمین سے جڑا لائے ہیں اور یہاں بھی میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جسکے سبب سے وہ مجھے اس قید خانہ میں ڈال دین جب خاںسا مان نے دیکھا کہ تعبیر تو خوبی تب اُس نے یوسف سے کہا میں نے بھی خواب دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ میرے سر پر سفید روٹی کے تین ٹوکے ہیں اور اوپر دالے میں فرعون کے واسطے سب قسم کے کھانے جو باورچی پکائے رکھے ہیں اور چڑیاں میرے سر کے ٹوکے سے نکال نکال کھا رہی ہیں اور یوسف نے جواب دیا اسکی تعبیر یہ ہے تین ٹوکے تین دن ہیں۔ تین دن میں فرعون

## قرآن

آدمی شکر نہیں کرتے اے میرے رفیق زندان جُدا جدا دیوتا بہتر ہیں یا وہ اکیلا خدا جو بڑا ہے تم جو اس کے سوا جنھیں پوجتے ہو وہ فقط نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔ اللہ نے تو ان کے پوجنے کی کوئی سند نہیں اتاری اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے اُس نے تو یہ حکم دیا ہے کہ سوا اسکے کسی اور کو نہ پوجو جو ہی سیدھا راستہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے میرے رفیق زندان! تم میں سے ایک تو اپنے صاحب کو شراب پلانے کا اور دوسرا جو ہے اُسکو سولی دی جائے گی پھر چڑیاں اُس کے سر کو نوچ کھائیں گی تم جس بات کو پوچھتے تھے اُس کا فیصلہ ہو چکا۔ اور جسکو

توریت	تسران
تیرا سر تجھ سے جدا کر دیا اور ایک درخت پر سولی چڑھا دے گا اور چڑیاں تیرا گوشت نوچ نوچ کر کھا یں گی اور ایسا ہوا کہ تیسرے دن جب فرعون کی سالگرہ تھی تو اُس نے سب ملازمین کو دعوت دی اور آبدار کو سر بلند کیا اور خاندان کا سر کاٹ لیا سب ملازمین کے سامنے۔ اور اُس نے ساقی کو پہلی جگہ دی اور وہ فرعون کو پیالہ دینے لگا لیکن خاندان کو سولی دہکی جیسو سے یوسف نے تعبیر دی تھی۔ لیکن آبدار یوسف کو بھول گیا اور اُس کو یاد نہ آیا۔	یوسف نے سمجھا کہ چھوٹے والا ہے اُس سے کہا اپنے صاحب سے میرا بھی ذکر کرنا۔ لیکن شیطان نے اُس کو بھلا دیا کہ اپنے صاحب سے اُس کا ذکر کرے آخر کئی برس تک یوسف قید خانہ میں اور رہا۔

توریت میں حضرت یوسف صرف یہ کہہ کر تعبیر خدا کے ہاتھ سے فوراً ساقی کے خواب کی تعبیر شروع کر دیتے ہیں پھر جن الفاظ میں اُس سے سفارش چاہی ہے اُن سے لجاجت اور گدایانہ ابرام ٹپکتا ہے۔ آپ کا ساقی سے یہ کہنا بڑی عنایت ہوگی بادشاہ سے کہہ کر مجھے یہاں سے نکلوا لیجیے مجھ کو میرے وطن سے چر اگر لائے ہیں میں نے کچھ نہیں کیا بیخدا ہوں مجھ بیکس کو قید میں ڈال رکھا ہے لیکن ساقی رہا ہو کر بھول جاتا ہے اور آپ چند سال اور قید رہتے ہیں۔

آب قرآن مجید کا اسلوب بیان دیکھو دونوں کا خواب سن کر بجائے اسکے کہ حضرت یوسف فوراً تعبیر شروع کر دین فرماتے ہیں ٹھہرو میں تمہارا کھانا آنے سے پہلے ہی تعبیر کر دوں گا مجھے تو یہ علم خدا نے سکھا یا ہے اس طور سے انھیں شائق بنا کر سین موقع پر اپنے اصلی فرض کو یعنی خدا پرستی کی تعلیم و تلقین اور شرک و بت پرستی کی مذمت

پرجوش اور موثر طریقہ سے ادا کرتے ہیں اس طور سے آپ کا اصلی جوہر کھلتا ہے کہ آپ نہ معبر تھے نہ کاہن بلکہ نبی زادہ۔ رسول کریم اور ہادی برحق تھے پھر تعبیر خواب کے بعد ساقی سے تقطیع جملہ فرماتے ہیں اذْکُرْنِی عِنْدَ رَبِّکَ لِیَعْنِیَ اِبْنُ صَاحِبِ سَیْرِ اَبْحٰی ذَکَرُکَرْنَا جِس سے اظہار مدعا ہے مگر خودداری کے ساتھ بغیر گدایانہ ابرام و لجاجت کے یہ جملہ کس قدر بلیغ ہے پھر مٹا ایک ایسا جملہ بیان ہوتا ہے جس سے خاصان خدا کے روحانی رمز پر روشنی پڑتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ فَاَنسَاہُ الشَّیْطٰنُ ذَکْرَ رَبِّہٖ فَلَبِثَ فِی السِّجْنِ بِضْعَ سِنٍ۔ دیکھو توریت میں ساقی کا بھول جانا اور آپ کا عرصہ تک قید رہنا کس قدر فضیل کے بعد آخر باب میں بیان ہوا ہے اور وہ بھی بطور نقل واقعہ کے لیکن یہاں کلام مجید میں ادھر حضرت یوسف نے اداسے فرض نبوت کے بعد لجاظر اسکے کہ دنیا عالم اسباب سے اور تہمیر ممنوع نہیں ہے ساقی سے اظہار مدعا کیا اور ادھر غیرت الہی جوش میں آئی کہ توکل محض اور دوام حضور کے مقام قرب سے جنبش کیسی لب ساقی کی فراوشتی سے حصول مدعا میں تاخیر کا نتیجہ دیکھو سچ ہے۔

جن کے رتبہ میں سوا اُن کو سوا مشکل ہے

حَسَنَاتُ الْاَبْکَرِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّرِ

توریت	قرآن
وَبِہِیْ مَقْصُ شَنِیْمٍ یَّمِیْمٍ وَفَرَعٌ حَلَمٌ وَهْنٌ عَمْدٌ عَلٰی	وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْ اَرٰی
ہَبَّارٌ وَهْنٌ مِّنْ هِیَا دَعَلَتْ سَبْعَ فُرُوتٍ بَغُوتٍ	سَبْعَ بَقَرَاتٍ سُمَّانَ
مَرَاہِیْ اَتَ بَشَرٌ وَنَعِیْنِہٖ بَا حُو وَهْنٌ سَبْعَ	یَا صَکْلٰہِیْنَ سَبْعَ عِجَافٍ

توریت	قرآن
فروت احروت علوت احرى هن من هيار دعوت مراره ودقوت بشر وتعمدانه اصل هفروت عل شفت هيار و تاكلنه هفروت دعوت همراه ودقوت هبشر التسميه هفروت يفت همراه وهبرى ات يفض فرعه وبيشن و عيام شنت وهنه سبعه شام علوت بقتنه احد بريوت ولبت وهنه سبعه شبليم دقوت بشددت فتايم صحتوت اخرى هن وتبلعانه هشبليم هد قوت انشبه هشبليم هبريات وهملات و يقص فرعه وهنه حلوم وهنه ولقهر ولقغم روحو ويشلم و يقرا ات كل حطى مصر يجر واتكل حاكميه ويسفر فرعه لهم اتعلمو واين فوترا وتوا وتفر فرعه ديد بر شرهم شقيم اتفرعه لامر اتخطاى اتى مزكير هيمور فرعه قصف عل عبد يو وتين اتى بششم بيت شره طعيم اتى واتشر هانيم وغلمه حلوم رليه احد اتى وهوا ايش كفترون حلوم حلشو وششم اتنى نعر عربى عبد لشره طعيم ونسفر لو وفترونوا تحميمتوا ايش كحلوم فتر ويحي كاشر فتر لو كن هنه اتى هشبيل عل كنى واتوتله ويشلم فرعه و يقرا اتى توف ويرصه من هبور و يجاجر ويحلف شملتو ويبا الفرعه ويا مرفوعه اليوسف	وسبع سنيلت خضرو اخري لبست يايتها الملا فتونى فى رؤياى ان كنتم للرء يا تعبرون قالوا اصغاث احلام وما غن بتا ويل الاحلام بعلمين وقال الذى نجا منهما وادكر بعد امته انا انبىكم بتا ويله فارسلون يوسف اليها الصدائق افتنا فى سبع لقرات سمان ياكلهن سبع عجاف وسبع سنيلت خضرو اخر يبدست اعلى ارجع الى الناس لعلهم يعلمون قال توبعون سبع سنين دا با فما حصدتم فذا روه فى سنبله الا قليلا مما تاكون ثمر ياتى من بعد ذلك سبع شلاديا كلن ما قدمتم

توریت	سفران
حاده حلمتى وفتراين القراوين شمعتى عليك لامر تشمه حلوم لفترا تو ويعن يوسف اتفرعه لامر بالعدى الهيم يعنه اتشلم فرعه و يد برفوعه اليوسف يجلسى ..... ويا مريوسف اتفرعه حلوم فرعه احد هو ات اشرها الهيم عشه هنيدي لفرعه شبع فرست هطبت شبع شنيمن هنه وشبع هشبليم هطبت شبع شنيمن هنه حلوم احد هو وشبع هفروت هفروت وهرعمت هعلت احرهين شبع شنيمن هنه وشبع هشبليم هفروت شد فوت هفد يور وهيو شبع شنى رعب هواهد براشرو يرقى الفرعه اشرها الهيم عشه هره الفرعه هنه شبع شنيمن باوت شبع جدول بكل ارض مصر يور فوشبع شنى رعب احرهين ونشقر كل هشبليم بارص مصر يور وكله هرعب ات هارص ولا يودع هشب بارص مفنى هرعب هوا احرى كن كى كبد هوا ماد وعل هشنوت هملوم الفرعه فحميم كى تكون هرب معهم هالهيم ومهم هالهيم لعشتو وعته يرا فرعه ايش بنون وحكم ويشيتيهو عل ارض مصر يور وعشه فرعه ويفقدا فقد يور عل هارص وحمش ات ارض مصر يور شبع شنى هشبليم ويقيضوا اكل اكل هشبليم هطوت	هن الا قليلا مما تحصنون ثم ياتى من بعد ذلك عام فيه يغاث الناس وفيه يعصرون وقال الملك ائتوني به فلما جاءه الرسول قال ارجع الى ربك فسله ما بال السنوة التى قطعن ايدى هن ان ربي يكيد هن عليم قال ما خطبك اذ راودتن يوسف عن نفسه فلن حاش لله ما علمنا عليه من سوء قالت امرات العزير الان حصص الحق انا راودت عن نفسي و ان لمن الصادقين ذلك ليعلم انى لم اخنه بالغيث وان الله لا يهدي كيد الخائنين وما برئى نفسي ان النفس لامارة بالسوء الا ما رحم ربي ان ربي غفور رحيم وقال الملك ائتوني به استخلصه لنفسى فلما



توریت	قرآن
ہبات حالہ ویصبر وبرتحت یید فرعون اکل بعریو و شمر وہرہ ہاکل نفقدون لارص بسبع شنی ہرعب شرقین بارص مصریم ولا تکرک بارص ہرعب ویطب ہد بر بعینی فرعون وبعیونی کل عبد یودیا مرفرعد العبد یوہمضا کزہ ایش اشیر ورح الہیم یوویا مرفرعد الیوسف اخری ہودبع الہیم وکک انکل رات این ہبون وحکم کموک اتہ تہیر علی بیٹی وعل فیل یشق کل عمی رق ہکسا الجدل مملک	کلمہ قل انک الیوم لدینا مکین امین قال جعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیہم وکذلک مکنا الیوسف فی الارض یتبشوا حیث یشاء نصیب برحمتنا من نشاء ولا نضیع اجر المحسنین ولا اجر الماخذین للمذین امنو وکانو یتقون
ترجمہ	ترجمہ
اور ایسا ہوا کہ دو سال بعد فرعون نے یہ خواب دیکھا کہ وہ دریا کے کنارے کھڑے ہے یکا یک دریا سے سات موٹی اور خوش شکل گائیں نکلیں اور وہ چراگاہ میں چر رہی تھیں اور ان کے بعد دریا سے سات اور بد شکل اور دہلی گائیں نکلیں اور کنارے پر ان کے مقابل کھڑی ہوئیں اور یہ بد شکل دہلی گائیں ان خوش شکل موٹی گایوں کو کھا گئیں۔ پس فرعون جاگ اٹھا اور پھر سو گیا اور دوبارہ خواب دیکھا کہ سات ایک ہی طرح کی عمدہ بالیان کھڑی ہوئیں اور پھر سات بتلی اور مشرقی ہوا سے مجلسی ہوئی بالیان	اور بادشاہ نے کہا میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات گائیں موٹی ہیں ان کو سات دہلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات سہر بالیان اور باقی سوکھی رہ رہا رہا تعبیر کو اگر تم تعبیر دینا جانتے ہو وہ بولے یہ خواب پریشان میں اور ایسے پریشان خوابوں کی تعبیر ہم کو معلوم نہیں۔ اور جو ان دو قیدیوں میں سے چھوٹ گیا تھا

توریت	تفسیر
کھڑی ہوئیں اور یہ بتلی سات بالیان ان سات عمدہ بالیوں کو نگل گئیں اور فرعون جاگ اٹھا اور یہ خواب دیکھا ایسا ہوا کہ سب کو وہ پریشان اٹھا اور مصر کے سب جادو گردن کو بلایا اور سب عاقلوں کو اور ان سے اپنا خواب بیان کیا لیکن فرعون کے خواب کی کوئی تعبیر نہ دے سکا تب ساتی فرعون سے کہنے لگا آج میری خطائیں مجھے یاد آئیں فرعون اپنے نوکر دن پر خفا ہوا اور مجھے افسر گارو کی جیل میں بھیجا مجھے اور خانسان کو اور ہم دونوں نے ایک خواب دیکھا جنکی تعبیر الگ الگ تھی اور ہمارے ساتھ ایک عبری غلام بھی تھا افسر گارو کا ہم نے اُس سے خواب بیان کیا اُس نے تعبیر دی ہر ایک کی الگ الگ اور جیسی اُس نے تعبیر کی تھی ویسا ہی ہوا۔ اُس نے مجھے میری جگہ دلوائی اور دوسرے کو سولی چڑھا یا تب فرعون نے یوسف کو بلوایا اور وہ اُس سے جلدی سے قید خانہ سے نکال لائے اور اُس نے خط بنایا اور کپڑے پہنے اور فرعون کے سامنے آیا اور فرعون نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر کوئی نہیں دے سکا اور میں نے سنا ہے کہ تو تعبیر دینا جانتا ہے	اُس نے کہا اور ایک مدت کے بعد اُس کو خیال آیا میں تم کو انگلی تعبیر بتاتا ہوں مجھ کو بھیج دو اسے یوسف تو سچا ہے ہمیں تعبیر بتا سات موٹی گائیں ہیں جنھیں سات دہلی گائیں کھائے جاتی ہیں اور سات ہری بالیان ہیں اور دوسری سوکھی تاکہ میں لوگوں کے پاس واپس جاؤں اور تاکہ وہ سمجھ لیں یوسف نے کہا تم سات سال برا بر کھیتی کرو گے پھر جب فصل کاٹو تو انا ج بالیوں میں رہنے دو مگر تھوڑا سا اپنے کھانے کے موافق نکال لو ان کے بعد سات سخت قحط کے سال گئیں گے جس میں جو کچھ تم نے ذخیرہ کیا تھا کھا لیا جائے گا مگر تھوڑا جو بچا رکھو گے پھر ان کے بعد ایسا سال آئے گا جس میں بارش

توریت	مترآن
اور یوسف نے فرعون سے کہا مجھ میں کیا دھرا ہے خدا فرعون کو سلامتی کا جواب دے گا اور فرعون نے خواب بیان کیا ..... اور یوسف نے فرعون سے کہا کہ فرعون کا خواب ایک ہی ہے خدا نے فرعون کو جو کچھ وہ کرنے والا ہے دکھایا ہے۔ سات خوش شکل گائیں سات برس میں اور سات عمدہ بالیان سات برس میں خواب ایک ہی ہے اور سات دہلی اور بد شکل گائیں جو بعد کو نکلیں سات سال میں اور سات خالی بالیان جو مشرقی ہوا سے جھلسی ہیں سات سال قحط کے ہیں۔ یہ بات ہے جو میں نے فرعون کے حضور میں بیان کی خدا جو کچھ کرنے والا ہے اُسے فرعون کو دکھایا ایسا ہو گا کہ سرزمین مصر میں سات سال بڑے افزائش کے ہوں گے اور پھر سات سال ان کے بعد قحط کے جس میں ساری افزائش سرزمین مصر میں بھول جائیں گے اور قحط ملک کو برباد کر دے گا اور افزائش زمین میں معلوم نہ ہوگی اسوجہ سے کہ جو قحط آئے گا وہ بڑا ہولناک ہو گا اور اسلیے فرعون کا خواب مکرر ہوا کیونکہ خدا نے اسکو ایسا	ہوگی اور لوگ اس بخیرین گے بادشاہ نے کہا اُسے میرے پاس لاؤ جب اس کا قاصد آیا یوسف نے کہا اپنے مالک کے پاس لوٹ جا اور اُس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا قصہ ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے بیشک میرا وہ ان کے فریب سے وقعت ہے۔ پوچھا کیا معاملہ گذرا جب تم نے یوسف کو پہچاننا چاہا وہ بولیں حاشا بشریم کو اُس کی کوئی بُرائی معلوم نہیں ہے تب عزیز کی بیوی کہنے لگی اب حق بات تو کھل گئی میں نے خود اُس سے خواہش بھجھانا چاہی اور بیشک وہ تجا ہے یوسف نے کہا یہ سب اس لیے کہ وہ جان لے کہ میں نے بیٹھ پیچھے ہلکی خیانت نہیں کی اور خیانت کرنے والوں کا داکون اللہ جلے

توریت	مترآن
مقرر کر دیا ہے اور غریب خدا ایسا کرے گا اس لیے فرعون کو اب ایک ہوشیار اور عقلمند آدمی چاہیے جو سرزمین مصر پر مقرر کیا جائے فرعون کو ایسا کرنا چاہیے اور اُسے زمین پر حاکم مقرر کرنا چاہیے اور سات افزائش کے سالوں میں زمین مصر کا پانچواں حصہ آمدنی لینا چاہیے اور سات عمدہ برسوں کی پوری خوراک جمع کرنا چاہیے اور فرعون کے ہاتھ میں غلبہ رکھنا چاہیے اور اُسی شہروں میں خوراک رکھنا چاہیے اور یہ خوراک مصر کے ملک میں قحط کے سات برس کے واسطے جمع رہنا چاہیے تاکہ ملک قحط سے تباہ نہ ہو۔ یہ بات فرعون کو پسند آئی اور اُس کے سب ملازمین کو بھی اور فرعون نے ملازمین سے کہا کیا ہم کوئی ایسا آدمی جیسا یہ ہے پاسکتے ہیں جس میں روح الہی موجود ہے اور فرعون نے یوسف سے کہا خدا نے تجھے یہ سب کچھ دکھایا ہے تجھ سے زیادہ واقف کار اور عقلمند اور کوئی نہیں ہے تو میرے گھر پر حاکم ہو گا اور میری رعایا تجھے بوسہ دے گی صرف تخت پر میں تجھ سے بڑا رہوں گا۔	نہیں دیتا اور میں اپنے نفس کو پاک نہیں کہتا بیشک نفس تو بُرے کام کی طرف ابھارتا ہے مگر یہ کہ میرے رب نے رحم کیا بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے کہا اُسکو میرے پاس لاؤ میں خاص اپنے کام پر رکھوں گا جب بادشاہ نے یوسف سے گفتگو کی کننے لگا آج سے تو ہمارے پاس مرتبہ والا ہے امانت دار یوسف نے کہا مجھے ملک کے خزانہ پر مقرر کر میں حفاظت کر سکتا ہوں اور خبردار ہوں اور ہم نے اسطرح یوسف کو ملک میں جا دیا وہ جہان چاہتا تھا رہتا تھا ہم جیسے چاہیں اپنی رحمت پہنچاتے ہیں اور نیکوں کی محنت ہم برباد نہیں ہونے دیتے اور ایماندار پر ہیزگاروں کے لیے آخرت کا ثواب بہتر ہے۔

توریت میں حضرت یوسف ساقی کی سفارش سے فرعون کے خواب کی تعبیر کے لیے قید خانہ سے نکالے جاتے ہیں اور بعد تعبیر بادشاہ کے نائب مقرر ہوتے ہیں لیکن جس الزام پر آپ کو فوطیفہ نے غصہ میں آکر قید کیا تھا اس سے بری ہونے کا کہیں بھی ذکر نہیں ساقی نے جوقت یوسف کی تقریب بادشاہ سے کی وہاں اس قدر اور کتا کہ میرے اور خاندان کے ساتھ قید خانہ میں ایک اور جیٹا عبری غلام تھا مگر توریت نے اور باتوں کو تو طول دے کر اور مسکتہ بیان کیا لیکن اس ضروری امر کو اڑا دیا جس سے آپ کا کیرکٹر فوطیفہ بادشاہ اور درباریوں سب کی نگاہ میں مشتبہ رہا۔ اب قرآن کا اسلوب بیان دیکھو فرعون کا خواب سنکر اور بخوبیوں کو عاجز پا کر ساقی کو حضرت یوسف یاد آتے ہیں لیکن چونکہ شاہی خواب کا معاملہ ہے جس کی تعبیر سے بڑے بڑے نجومی عاجز ہیں اس لیے فوراً یوسف کا نام نہیں لیتا ہے اور پہلے خود قید خانہ میں جا کر اور معقول تعبیر خواب سنکر اطمینان کے ساتھ واپس آکر بادشاہ سے ذکر کرتا ہے آپ طلب ہوتے ہیں اس موقع پر بجائے اسکے کہ آپ خوش ہو کر فوراً روانہ ہو جائیں پہلے جس جرم میں آپ مآخوذ ہیں اس کی تحقیقات چاہتے ہیں تاکہ سب پر اصل حقیقت معلوم ہو جائے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عزت اور آبرو کا خیال دنیاوی غرض پر مقدم ہے جس اتفاق سے اگر تقرب شاہی حاصل ہو گیا لیکن ننان و نام پر دھبہ قائم رہا تو کس کام کا۔ غرض کہ تحقیقات ہوئی ہے زنان مصر شہادت دیتی ہیں اور عورت منفل ہو کر اپنے جھوٹے الزام کا خود اقرار کر لیتی ہے۔ اور حضرت یوسف علی رؤس الاشہاد بیگناہ ثابت ہوتے ہیں تب آپ کے نفس سے اترے ہوئے اور شکر انہی کے طور پر کس قدر اعلیٰ اور رفیع خیال ان الفاظ میں ادا فرمانے ہیں وما ابرئ نفسی ان النفس لا تماراة بالسوء الا ما رحم ربی ان سرف

غفور رحیم۔ پھر آپ دربار میں جاتے ہیں فرعون آپ سے گفتگو کر کے آپ کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور اپنا مقرب بنانا چاہتا ہے آپ جس کام کو باحسن وجہ سرانجام دے سکتے ہیں اسکے لیے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور بغیر جھجک کے پورے اقدام کے ساتھ فرماتے ہیں انی حفیظ علیم کیونکہ ایسے موقع پر انکسار نہیں کرتے بلکہ افراد اور قوموں کی ترقی اور حسن سیاست میں کارزار میں مضمر ہے کہ جو شخص جس کام کے واسطے موزون ہو اس کے لیے قدر دان حاکم کے سامنے خود کو پیش کرے اور پورے اعتماد و نفس کے ساتھ۔ پھر نائب مقرر ہونے کے بعد نیک بندوں پر دنیاوی انعام کے ساتھ ہی اجر آخرت اور اسکی فضیلت کے ذکر کا التزام قصہ کے اخلاقی اور مذہبی پہلو کو کس قدر بلند کر دیتا ہے۔

توریت	قرآن
ویسا واهی یوسف ویشتحو لو افیم ارضه ویرا یوسف الاحیو ویکرم ویتنکر الیهم ویدیراتمر قشوت ویامر لیهم ما ین باتمر ویامرو ما رص کنعن لشبرا کل ویکر یوسف الاحیو وھم لا ھکر ھو ویزکر یوسف ات ھملوت اشرا ھلھم ویامر الیھم ھرجلیم اتھلروت اتعروت ھارص باتمر ویامرو الیوم والیولا ادنی و عبد ولئ ھیا لشرا کل کلنو ینی ایش احد ھن کنیم انھن لا ھیو عبد ینک مر ھلیم ویامر الیھم لا کی عدوت بارص باتمر لادہ ویامرو	وجاء اخوة یوسف فدخلوا علیہ فعرفھم وھملہ فمکرون ولما جھنھم بھما زھم قال اوتونی باخر لکم من ابی ھکم الا ترون انی اوفی الکیل وانا خیر المیزلین فان لمر تا تونی به فلا کیل لکم عدی ولا تقر بون قالوا سزاود

توریت	قرآن
<p>شخیم عشر سید یا ک احیم انخوبنی ایش  احد بارص کنعن و هنت هقطن ات ایینو  هیو و یا حد انینو و یا مر الیهم یوسف هو  اشرو برقی الکر لا مر مرجلیم اتم بسات  تبعو حی فرع اهرتضا و مزه کی امر یوا احیکم  هقطن هنت شلحو مکر احد و یقحرات احیکم  واتم ها هر و یجنود بریکم هامت اتکرو  امر لاجی فرعه کی مرجلیم اتم و یا سف اتم  المشمر شلت نیم و یا مر الیهم یوسف بیوم  هشلیشی ذات عشو و حیوات هالیهم انی  یراه کنیم اتم احیکم احد یا سر بیت مشمر کم  واتم لکوهبیا و شبر عبون بیتکرو ات احیکم  هقطن تبی اوالی و یا منود بریکم ولا تموتو  و یعشو کن و یا مرو ایش الا حیوا بل اشمیه  انخو عمل احینوا شررا اینو صرت نقشو هبت  حننوالینو ولا شمعینو علکن باه الینو مصره  هزات ویعن راو بن اتم لا مر هلو امر قی ایکم  لا مر الخطا و بیلد ولا شمتتم و جمدم مو هنت  ندرش و هم لا یدعو کی سمع یوسف ک</p>	<p>عنه اياه وان الفاعلون  وقال لفتینه اجعلوا  بضاعتم فی رحالهم لعلهم  یعرفونها اذا انقلبوا الی  اهلهم لعلهم یرجعون  فلما رجعوا الی ایههم  قالوا یا ابانا منع منا  الکیل فارسل معنا الخان  نکئل واناله لحفظون  قال هل امنکم علیه  الا کما امنتم علی اخیه  من قبل فانه خیر حفظا  وهو ارحم الراحمین  فلما فتحوا متاعهم وجدوا  بضاعتهم ردت الیهم  فتلوا یا ابانا ما نبغی  هذه بضاعتنا ردت  الینا ونمیزا هلنا ونحفظ  اخوانا ونزودا کیل بعیر</p>

توریت	قرآن
<p>هملیص بنیتم و لیب معلیهم و بیک ویشب  الهم و ید بر الهم و یصحر ما تم انشعون و یاسر  اتو بعینهم و یصو یوسف و یملک و اتکیلهم بر و  هشیب کسفیه حرایش لشقو ولت لم صده لک  و یعش لهم کن ویشاوات شبر مرعل حمیرهم  و یلکومشتم و یفتخر ما حد انشقو لت مسنوا لهما  و یملون و یرات کسفو و هنت مو ابغی امتحتو  و یا مر لاجیو هوشب کسفی و جسم هنت بامتحتی  و یصالبهم و یخرد و ایش الا حیو لا مر مه نرات  عشه الهیم لنوره و یبیا و الیعقب ابیهم ارصد  کنعن و یعبید و لوات کل هفرت اتم  و یا مر الیهم یعقب ابیهم اتوشکلت  یوسف ایننو و شمعون اینو و اتبت من لقحو  علی هو کلنه و یا مر راو بن الا بیو لا مر انشنی  بنی تمیت امر لا ابی انوالیک تنه اتو عمل  یدی وانی اشینو الیک و یا مر لا ید بر بنی همکم  کی احیومت و هو البد و نشار و قرا هو اسون  بدارک اشرتلکوبه و هو رد تمارت شیبتی  یبعون شاوله و هرعب کبد بارص و یهی کاشر  کلوا کل ات هشبر اشره بیا و مصریه و یامر</p>	<p>ذلك کیل یسیر قال  ان ارسل معکم حشی  توتون موثقاً من الله  لنا تننی بها لان يحاط  بکم فلما اتوه موثقهم  قال الله علی ما نقول  وکیل وقال یبنی  لاتد خلوا من باب  واحد و ادخلوا من ابواب  متفرقة و ما اغنی عنکم  من الله من شیء ان الحكم  الا الله علیه توکلت  وعلیه فلیتوکل  الموکلون و لما دخلوا  من حیث امرهم ابوهم  ماکان یغنی عنهم من  الله من شیء الا حاجه  فی نفس یعقوب فضلها  وانه لذو علم لما علمنه  ولکن اکثر الناس لا یعلمون</p>



توریت	ستران
اليهم ابيهم شبو شبر ولنو معطا كل ويا امر اليو يهوده لامر هعد هعد هنو هاش لا مر لاترا و فني بلتي احيكم اكم ام يشك مشك ات احينو اتنو هدره ونشراك اكل وامرينك مشك لانردكي هاش امر اليو لا ترا دفني بلتي احيكم اكم ويا مر ليشرال لم هرعته لم هجيد لايش هعودكم اكم ويا مرو شاول شال هاش لنو ولمولد تنو لامر هعود ابيكم هي هيش كم ارج ونجد لوعل في هد بريم هاله هيد وع ندع كي يا مرو هويد وال احيكم ويا مرو يهوده ال ليشرال ابيو شلحه هغراق ونقرمه ونلكه ونغيه ولانوت جمراخنو جمرا ته جم طفينوا كي اعرنو ميدى مبقتنوا ملا هبيا تيوا ليك وهصجيتو لفنيك وخطاتي لك كل هيميم كي لولا هتمه مهنو كي عته شبنوزة نعميم ويا امر الهم ليشرال ابيهم امر كن افوا زات ششعر فحومزمرت هارص بكليكم وموريدو لايش منحه معط صري ومعط ديش نكات ولط بطنيم وشقد يمر وكسف مشنه قوبيد كم وات يكسف هموشب بغى ام تحتكم تشيبوبيد كم اولي مشجيه هو وات احيكم قوو قوو مو شو بو ال كل ذلك نخل الظلمين	ولما دخلوا على يوسف اوى اليه اخاه فتسال ان ان الخولك فلا تبش يتاك انوا يعملون - فلما جهر عوم بجهازهم جعل السقاية في رحل اخيه ثم اذن موزن ايتها العيد انكم لسا رقون فتالوا و قبلوا عليهم ما ذا تفقدون قالوا نفقد صواع الملك ولن جاء به حمل بعير وانا به زعيم وتالوات الله لقد علمتم ما جئنا لنفسد في الارض وما كنا سارقين قالوا فما جزاؤه ان كنتم كذابين فتالوا جزاؤه من وجد في رحله فهو جزاؤه كذلك نخل الظلمين

توریت	ستران
هايش وال شدى وتن لكم رحيم لفتي هاش وشلحكم اكم احيكم اكروات بنيمين واني كاشر شكلي شكلي ويحقوها نشيم ات منحه هسرات ومشنه كسف لقوبيد و موات بنيمين ويقومو ديردو مصر يمر ويعمد ولفني يوسف ويدا يوسف اتمرات بنيمين ويا مر لا شرعل بيتو هبات هانشيم هبيته وعطير طبر وهكن كي ات ويكلوها نشيم بجهريم ..... ويخشوال هايش اشرعل بيت يوسف ويد برو اليو فنتم هبيت ويا مرو بي ادني يرد وساد نو بخله لشبرا كل وبهي كي بانوال هملون ونفتحه ات امتعتينو ومنه كسف ايش بغى امتعتو بسفنو بمشقلو ونشب اتوبيد وكسف اكر هور دنوبيد نو لشبرا كل لايد عنوى شر كسفنو بامتعتينو ويا مر شلوم لكم ال تيرا والهيكم والهى ابيكم نتن لكم مطمون به ام تحتكم كسفكم بالي ويوصا الهيات شمعون ويا هاش ات هانشيم بانه يوسف وين ميم وير حصو زجليهم ويتن مسفو لخمريهم ويكينوا منحه عدا بو يوسف بجهريكم شموكي ثم واكلو لحم ويا يوسف هبيته ونبيا ولوات همنحه	فبدأ بآبائهم قبل وعاء اخيه ثم استخرجها من وعاء اخيه كذلك كدات اليوسف ما كان ليأخذ احدا في دين الملك الا ان يشاء الله نرفعه درجت من لثاء وفوق كل ذي علم علم قالوا ان بريق فقد سرق اخر له من قبل فاسرها يوسف في نفسه ولم يبداهم قال انتم شر مكانا وان الله اعلم بما تصفون فتالوا يا ايها العزيز ان لنا اباشيخا كبيرا فخذ احدا منا مكانه اننا نراك من المحسنين

توریت	قرآن
اشربیدامهیه و لشیخو و لوا رصه و لیثال لهم اشلوم و یا مزه شلوم ابیکم هزقن اشرا مریتم هعوز نوخی و یا مرو شلوم لعبدک لا یعود نو حی و یقناده و یلشیخو و یلشاعینو و یرات بنیمن حیو بن امو و یا مرهزه احیکم هقطن اشرا مریتم الی و یا مرالهیم یحک بنی و میهر یوسف کی نکمر در جمیوا لا حیو و یقش لبکوت و یا هعده و یبک شمر و یرخص فنیو و یصا و ینا فقی و یا مرشیمو لحم و یلشیمولولبد و ولهم ربید و لمصر یوهراکلم الولبد هرکی لا یوکلون هم مصر یر لکل ات هعبریم لحم کی تو عبه هو المص ربید و یصوات اشرا غلبیتو لا مر لات امتحت هانشیم اکل کا شریو کولوت شارویشیم کسف ایش بقی امتحتوات حبیبی جیبج هکسف تشیم لبسی امتحت هقطن وات کسف شبرو و تیش کد بر یوسف اشرد بر هیقرا و در هانشیم شلخو همه و حمیریه هم هم یصا وات هعبر لا هر هیقو یوسف امر لا شر غلبتو قوم ربید اس احری هانشیم و هشیم وامرت اللهم لشرلتم رعه شت طوبه هلاوازه اشریشته ادنی بو و هو انش ینخش بوهر عتر اشر عشتیم و یلشیم و ید بر اللهم ات هد بریم هاله	قال معاذ الله ان نأخذ الا من وجدنا متاعنا عنده انا اذا الظلمون فلما استأثروا من خالصوا نجبا قال كبيرهم امر تعالوا ان اباكم قد اخذ عليكم موثقا من الله ومن قبل ما فرطتم في يوسف فلن ابرح الارض حتى باذن لي ابي او يحكم الله لي وهو خير الحاكمين ارجعوا الي ابيكم فقتلوا يا ابا ناس ان ابنك سرق وما شهادت الا بما علمنا وما كنا للغيب حافظين

توریت	قرآن
و یا مرو الیوله ید بر ادنی کد بریم هاله حلیله لعبدک معشوت کد برهزه هن کسف اشرا مصابو بغی امتحیتنو هشیبنو الیک مارحن کغن وایک نجیب مبیث ادنیک کسف او نه هب اشرا یصا اتو معبدک و مت و جمل انخو غیه لاد نه لعبدیم و یا مرجم عت کد بریکم کن هو اشرا یصا اتو غیه لی عبد واتو هیهو نقیم و یصرو و یورید و ایش ات امتحتوار صه و یفتحتوا یش امتحتو و یغش جبدول همل و یقطن کله و یصا هجیبج بامتحت بنیمن و یقمر عوشلمتم و یعمس ایش عل حمرو و یلشبو هعیره و یا یهوده و اخیو بیته یوسف و هو اعود نو شیم و یفلو لفینوار صه و یا مر لیم یوسف مه هم عشه هزه اشر عشتیم هلواید عتم کی نخش ینخش ایش اشرا کنی و یا مر یهوده مه نامر لادنی مدند بر دمه نسطاق هالهیم مصاات عون عبدیک هنغو عبد یر لادنی جمل انخو جیم اشرا غضا بید و و یا مر حلیله لی معشوت زات هایش اشرا غضا هجیبج بید و هو الهیه لی عبد واتو علو لشلوم ال ابیکو و یجش الیو هیهوده و یا مر کی ادنی بد برنا عبدک دبر باز لی ادنی و البحر افک بعبدک کی مکوک کفر عه ادنی	واسئل القریبۃ التي كنافها والعشير التي اقبلنا فيها و ان الصداقون قال بل سئلت لكم انفسكم امرا فصربر جميل عسى الله ان ياتيني بهم جميعا انه هو العليم الحكيم وتولى عنهم وقال ايا سقئ عساي يوسف وابيضت علي شاه من الحزن فهو حظي فتالوات الله ففتوا تذكر يوسف حتى تكون حرضا وتكون من الهالكين قال انها اشركوا بني وحزني الى الله اعلم مريم الله

توریت	قرآن
شال اتعبد یو لامر هیشل کم اب رواج و بنا مر الادنی یشلنواب رفت و یلدنرا قنوم قطن و احیومت و یوتره والبد و لامو و ابیوا هبورتا سر العبدیل هورده والی و یشیمه عینی علیو و بنا مر الادنی لایو کل هنرا لعزبات ابیو و عزبات ابیو و مروتا مر العبدیلک املا لیرد احیکر هقطن اتکم لا تسفون لرادت فنی و یهی که علینوالعبدک ابی و عجد لواتد بیری ادنی ویا مرا بینوشو شبر و لنومعط اکم و بنا مر لا نوکل لردت امریش احینو هقطن اتنو و یردنوکی لا نوکل لرادت فنی هایش او حینو هقطن ایننو اتنو و یامر عبدک ابی الینواترید عتم کی شینم یدده فی اشتی و یصاها احد مانی و امراک طرف طیت و لا رایتو عده نه و لصحتهم جم اتزه معمر فنی و قهر هو اسون و هورده ترات شیبتی مرعه شاله و عترک ای العبدک ابی و هنرا ایننو اتنو و نفسو فثوره بنفشو دهمیه کراو توکی این هنر و مه و هورید عبدک ات یشب عبدک ابینو یجون شاله که عبدک عرب ات هنر معمر ابی لامر املا ابی انوالیک و خطاتی لابی کل همیم و عته یشبنا عبدک تحت	ما لا تعلمون یلبنی اذ هبوا فتحسوا من یوسف و اخیه ولا تأسوا من روح الله - انه لا یأس من روح الله الا القوم الکفرون فانما دخلوا علیه قالوا یا هاهنا یزین منا واهلنا الضریر و جننا بضاعة مزجت فان و لنا الکیل و تصدق علینا ان الله یغزی المتصدقین - قال هل علمتم ما فعلتم بیوسف و اخیه اذ انتم جاهلون قالوا انک

توریت	قرآن
هنر عبد لادنی و هنر یغل عمر اخیوکی ایک اعله الابن و هنرا ایننواقی فن الاله برع اشر یمصا ات ابی - ولا یکن یوسف هت افق لکل هنر همیم علیو و یقره اهو صی اوکل ایش معالی ولا عمد ایش اتو هجتودع یوسف الاحیو و یتن ات فتاوسبکی و یشمعومصر یر و یشمه بیت فرعه ویا مریوسف الاحیوانی یوسف هود ابی حی و لا یکلو اخیو لعنوت التوکی بنهلومفینو و یامر یوسف الاحیو جشونا الی و یجشو و یامرانی یوسف احیکر اشر مکر تراق مصر لیمه و عتر التعصبو و البحر بعینکم کی مکر تراق هنه کی قعحیه شاحنی الهیم لهنیکم که نه شنیتم هنر عبد بفر بارص دعود همش شنیم اشر این حریش و یصیر و یشلحنی الهیم لهنیکم لشمه لکم شاربت بارص و لحمیوت لکم لفلیطه ندله و عت لا اتمر شلحتم الی هنه کی هالهیم و یشمینن لابی لفرعه ولا دون لکل بیتو و مثل بکن ارض مصر یم مهر و و علوا لابی و امرتم الیو که امر بکن یوسف شمنی الهیم لا دون لکل مصر یم رده الی التعمد -	لانت یوسف فتال اننا یوسف وهذا خی قد من الله علینا ان الله من یتق و یصبر فان الله لا یضیع اجرا لمحسنین - قالوات الله لقد اشرك الله علینا وان کنا لخطئین قال لا تأتیب علیکم الیوم یفخر الله لیکم و هو ارحم الراحمین اذ هبوا بقمصی هذا بالقوه علی وجه ابی بات بصیرا و اتعوانی بأهلکم اجمعین

## ترجمہ تورات

اور یوسف کے بھائی آئے اور انھوں نے اسے اسے  
 سجدہ کیا اور یوسف نے بھائیوں کو دیکھ کر پہچان لیا  
 لیکن خود کو غیر ظاہر کیا اور سخت الفاظ کہے اور  
 پوچھا تم کہاں سے آئے انھوں نے کہا سرزمین  
 کنعان سے غذا خریدنے اور یوسف نے انھیں  
 پہچان لیا لیکن وہ پہچان نہ سکے اور یوسف کو  
 وہ خواب یاد آیا جو اُس نے دیکھا تھا اُن کے بارے  
 میں اور اُس نے کہنے لگا تم مجھے یہاں کا کچا چٹھا  
 دریافت کرنے آئے ہو اور وہ بولے نہیں خداوند  
 تیرے خادم غلام خریدنے آئے ہیں ہم سب ایک  
 باپ کی اولاد ہیں اور سچے ہیں خبر نہیں ہیں اسے  
 کہا نہیں تم یہاں کا کچا چٹھا دریافت کرنے آئے ہو  
 اور وہ بولے تیرے خادم بارہ بھائی ہیں ایک باپ  
 کی اولاد کنعان میں اور سب سے چھوٹا آج باپ  
 کے پاس ہے اور ایک نہیں ہے اور یوسف اسے  
 کہنے لگا اسی سے تو کہتا ہوں کہ تم مجھے ہواب تھا را  
 امتحان لیا جائیگا فرعون کی جان کی قسم تم یہاں سے  
 جانے نہ پاؤ گے جب تک اپنے چھوٹے بھائی کو  
 یہاں نہ لاؤ۔ ایک تم میں سے جاے اور اپنے بھائی کو

## توریت

## قرآن

لائے باقی تم سب قید رہو گے تاکہ تمہارا قول صحیح  
 ثابت ہو ورنہ فرعون کی جان کی قسم تم مجھے یہو - اور  
 تین دن تک انھیں قید رکھا اور تیسرے دن یوسف  
 کہنے لگا تم ایسا کرو اور زندہ رہو کیونکہ مجھے خوف خدا  
 ہے اگر تم سچے ہو تو ایک کو قید میں چھوڑ جاؤ اور قوط  
 کے لیے اپنے گھروں میں غلام لیجاؤ لیکن اپنے چھوٹے  
 بھائی کو لاؤ تاکہ تمہاری بات سچ نکلے اور تم مارے  
 نہ جاؤ اور انھوں نے ایسا ہی کیا اور ہر ایک اپنے  
 بھائی سے کہنے لگا حقیقت میں اپنے بھائی کے معاملہ  
 میں ہم گنگا رہیں کیونکہ وہ ہم سے عاجزی کرتا تھا مگر  
 ہم نے اُس کی مصیبت کا خیال نہ کیا اس لیے ہم پر یہ  
 وبال پڑا اور روین کہنے لگا میں نے نہیں کہا تھا  
 کہ لڑکے پر ظلم نہ کرو مگر تم نے نہ سنا اب دیکھو اس کا  
 خون بدلہ لیتا ہے اور وہ نہ جانتے تھے کہ یوسف سب  
 سمجھ رہا ہے کیونکہ ترجان بیچ میں تھا اور یوسف ادھر  
 سے ہٹ آیا اور رونے لگا اور پھر واپس آکر اسے باتیں  
 کرنے لگا اور انھوں کو نے کران کے سامنے بندھوا دیا تب  
 اس نے حکم دیا کہ انکے برتنوں میں غلام بھر دو اور ہر ایک  
 کی پونجی برسے میں رکھ دو اور انھیں زاد راہ دو اور  
 اس طرح اسے انکے ساتھ برتاؤ کیا۔ اور وہ گدھوں پر

بھرا آئین پھر جب وہ لوٹ کر  
 باپ کے پاس پہنچے تو کہنے لگے  
 بابا غلام کا لانا ہمارے لیے بند  
 ہو گیا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ  
 بھیج ہم غلام لائیں اور ہم اسکے  
 نگہبان ہیں۔ باپ نے کہا کیا  
 میں اسے بھیجتا ہوں ایسا ہی بھرا  
 کروں جیسا پہلے اسکے بھائی کے  
 بارہ میں کیا تھا اللہ بترنگہاں  
 ہے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے  
 زیادہ رحم کرنے والا ہے اور جب  
 انھوں نے اپنا سامان کھولا تو  
 دیکھا کہ انکی پونجی وہی ہے جو  
 لوٹا دیکھی ہے تب کہنے لگے بابا  
 ہمیں اور کیا چاہیے یہ پونجی بھی  
 ہے جو ہم کو پھیر دی گئی ہے اور  
 اپنے گدھوں کے لیے غلام لائیں گے  
 اور اپنے بھائی کی خبر داری کریں گے  
 اور ایک اونٹ بھر غلام اور لائیں گے  
 ایک جولا کے ہیں وہ تھوڑا سا ہے



## توریت

## قرآن

غلام لادکر روانہ ہوئے اور جب ایک نے بورا کھول کر  
 گدھے کو سراسے میں چارہ دینا چاہا تو اُسے اپنا روپیہ  
 نظر آیا کیونکہ وہ بورے کے منہ میں تھا اور اُس نے  
 بھائیوں سے کہا میرے دام تو میرے بورے میں موجود  
 ہیں اور ان کے دل ڈوب گئے اور وہ ڈر گئے اور ہر ایک  
 بھائی کہنے لگا خدا نے ہمارے ساتھ یہ کیا کیا اور وہ یعقوب  
 کے پاس کنعان میں آئے اور سرگزشت سنائی .....  
 اور یعقوب کہنے لگا تم نے مجھے میرے بیٹوں سے جدا کیا  
 نہ یوسف ہے نہ شمعون اور بنیامین کو لیجاؤ گے یہ سب  
 میرے خلاف ہے اور روبن کہنے لگا بابا میرے دو  
 لڑکوں کو مار ڈالنا اگر میں اسکو واپس نہ لاؤں اور  
 تیرے سپرد نہ کروں اور یعقوب کہنے لگا میرا بیٹا تمہارے  
 ساتھ نہیں جائیگا کیونکہ اُسکا بھائی مرچکا اور وہ اکیلا ہے  
 اگر اسپر جہاں تم لے جاتے ہو کوئی آفت آئے تو اس غم  
 میں میرے سفید بالوں کو قبر میں پہنچا دو گے .....  
 اور قحط کا ملک میں زور ہوا اور ایسا ہوا کہ جب وہ غلہ  
 جو مصر سے لائے تھے کھا چکے تب باپ نے ان سے کہا  
 ہمارے لیے اب اور غلال ڈالو اور یہودا کہنے لگا اُس شخص  
 نے صاف کہہ دیا تھا کہ جب تک اپنے بھائی کو نہ لاؤ گے  
 مجھ سے مل نہیں سکتے اگر بھائی کو ہمارے ساتھ کر دے

## توریت

## قرآن

تو ہم غلہ لائیں کیونکہ وہ شخص کہہ چکا ہے کہ بغیر اپنے  
 بھائی کے لائے ہوئے تم مجھ سے مل نہیں سکتے اور  
 اسرائیل کہنے لگا تم نے میرے ساتھ کیسی بُرائی کی  
 کہ اُس سے کہہ دیا کہ ایک بھائی اور بھی ہے اور  
 وہ بولے اس شخص نے ہمارے عزیزوں کا حال پوچھا  
 اور کہنے لگا کیا تمہارا باپ زندہ ہے کیا کوئی اور  
 بھائی بھی ہے اور ہم نے اُسکے عنوان کلام کے  
 مطابق جواب دیا مگر یہ خبر نہ تھی کہ وہ بھائی کو بلا بھیجے گا  
 اور یہودہ باپ سے کہنے لگا لڑکے کو میرے ساتھ کر دو  
 تاکہ ہم جائیں اور زندہ رہ سکیں اور ہم سب اور تو اور  
 بال بچے موت سے بچ جائیں میں ضمان ہوتا ہوں  
 میرے ہاتھوں اُسے لینا اگر میں اُسے تیرے پاس لاؤں  
 تو سارا الزام مجھ پر ہے کیونکہ ہم یہاں ٹھہرے رہے  
 نہیں تو اب تک دو مرتبہ ہو آئے ہوتے اور اسرائیل  
 اُنکے باپ نے کہا اگر ایسا ہے تو اپنے برتنوں میں اس  
 شخص کے لیے میوہ بھر لو کچھ خوشبو اور شہ بھی بھرا  
 مری اخروٹ اور بادام بھی اور دونا روپیہ وہ روپیہ بھی  
 جو تمہارے بورن میں واپس ملا اسے بھی لیجاؤ شاید  
 غلطی ہوئی ہو بھائی کو بھی لیجاؤ اور روانہ ہو اور غلے قحط  
 اس شخص کو تم پر مہربان کر دے کہ وہ تمہارے دوسرے بھائی کو

کے دل کی ایک آرزو تھی جو پوری  
 کرنی اور بے شک یعقوب کو جو  
 ہم نے سکھایا تھا وہ اُسکو جانتا تھا  
 لیکن اکثر اُدھی یہ نہیں جانتے اور  
 جب وہ یوسف پاس پہنچے تو اُس نے  
 اپنے بھائی کو اپنے پاس اتارا اور  
 کہا میں تیرا (سگا) بھائی ہوں پس  
 تو غم نہ کر جو یہ کرتے رہے پھر جب  
 یوسف نے اُن کا سامان سفر تیار  
 کر دیا تو بانی پینے کا پیالہ اپنے  
 بھائی کے سامان میں رکھوا دیا  
 پھر ایک پکارنے والے نے پکارا  
 قافلے والو! تم بیشک چور ہو ان  
 لوگوں نے پکارنے والوں کی طرف  
 رخ کیا اور پوچھا کیوں کیا چیز  
 تمہاری گم ہے وہ بولے ہم کو  
 بادشاہ کا پیالہ نہیں ملتا اور جو شخص  
 اس کو لے کر آئے اسکو ایک دن بھر  
 غلہ ملے گا اور میں اسکا ضمان ہوں  
 یوسف کے بھائی کہنے لگے تم تو

## ترجمہ تورات

## ترجمہ قرآن

اور بنیامین کو بھیج دے ورنہ اگر بیٹوں کی جدائی ہے تو خیر۔ اور انھوں نے مخالفت اور دو ناروپیہ اور بنیامین کو ہمراہ لیا اور مصر پہنچ کر یوسف کے سامنے حاضر ہوئے اور یوسف نے بنیامین کو دیکھا اور اپنے کارندہ سے کہا: انھیں گھر میں لاؤ اور ذبحہ تیار رکھو یہ سب میرے ساتھ دو پہر کو کھانا کھائیں گے اور وہ مختار کے پاس آئے وہ ان سے دروازے پر ملا وہ بولے جناب جب پہلے غلہ خریدنے آئے تو ایسا ہوا کہ جب میرے مین ہم نے بورے کھوئے تو ہم سبکی بوری رستم بورے مین نکلی اب ہم اُسے واپس لائے اور دوسری رقم بھی خرید غلہ کے واسطے ہم لائے ہم نہیں جانتے کہ اس نے ہمارا روپیہ بورے مین رکھ دیا اور وہ کہنے لگا تم پر سلامتی ہو ڈرو نہیں تمھارے خاں اور تمھارے باپ کے خزانے تمھارے بورون مین خزانہ دار تھا را روپیہ مجھے پہنچا اور وہ شمعون کو نکال لایا اور سب کو یوسف کے گھر لایا پانچ دھونیکو بانی دیا اور گدھوں کو چارہ۔ اور انھوں نے مخالفت تیار کیے کیونکہ انھوں نے سنا تھا کہ وہ پہر کو ساتھ کھانا ہو گا اور یوسف گھر مین آیا وہ مخالفت لائے اور غلطیہ کو زمین پر جھکے اُسے خیر و عافیت پوچھی اور کہا تمھارا بوڑھا باپ جب کا تم نے ذکر کیا اچھا ہے اور ابھی زندہ ہے اور وہ بوسے تیرے خادم ہمارے باپ کی صحت اچھی ہے اور وہ زندہ ہے اور انھوں نے

جان چکے ہو ہم اس لیے نہیں آئے ہیں کہ ملک مین فساد مچائیں اور نہ ہم چور ہیں۔ وہ کہنے لگے بھلا اگر تم جھوٹے نکلے تو چور کی کیا سزا ہے وہ بولے اُس کی سزا یہ ہے کہ جس کے سامان سے نکلے وہی شخص اُس کے بدلے دیا جائے (غلام ہو جائے) ہم ظالمون کو یہی سزا دیتے ہیں پھر اپنے بھائی کی خرجی سے پہلے دوسروں کی خرجیاں دیکھنا شروع کیں پھر وہ پیالہ اپنے بھائی کی خرجی سے نکلوا یا ہم نے اس طرح یوسف کو تدبیر بتائی وہ بادشاہ (مصر) کے قانون کی رو سے اپنے بھائی کو رکھ نہیں سکتا تھا مگر یہ کہ اللہ جانتا ہے جس کو چاہتے ہیں اُسکو بلند درجہ دیتے ہیں اور ہر ایک ذی علم سے بڑھ کر دوسرا علم والا ہے۔ وہ کہنے لگے اس نے چوری کی

## توریت

## قرآن

سر جھکا کر غلطیہ کی اور اس نے سر اٹھا کر اپنے مان کے بیٹے بنیامین کو دیکھا اور کہا یہ تمھارا چھوٹا بھائی ہے جس کا ذکر کرتے تھے اور پھر کہنے لگا بیٹا تم پر خدا کی رحمت ہو اور یوسف جلدی اٹھا کیونکہ بھائی کو دیکھ کر اس کا دل اُمنڈ آیا اور وہ چلا کہ کہاں آنسو گراؤں اور وہ اپنے کمرے مین گیا اور رونے لگا اور پھر منہ دھو کر باہر آیا اور خود کو سنبھال کر کہنے لگا کھانا لاؤ اور وہ سب الگ الگ بیٹھے اور مصری بھی الگ الگ بیٹھے کیونکہ یہودی اور مصری ساتھ کھانا نہیں کھاتے کیونکہ مصریوں کو چھوت کا خیال ہے ..... اور یوسف نے مختار سے کہا ان کے بورے خدائے بھر دو جہت رلیج مکیں اور سب کا روپیہ بورون مین رکھ دو اور میرا جاندی کا پیالہ چھوٹے بھائی کے بورے مین مع اُسکے روپیہ کے اور اسے یوسف کے حکم کی تعمیل کی اور نور کے ترے وہ اپنے گدھے لیکر روانہ ہوئے اور وہ شہر سے دور نہیں گئے تھے کہ یوسف نے مختار سے کہا ان کے پیچھے جاؤ اور جب وہ ملین تو کہنا کہ تم نے نیکی کا بدلہ ہی کیوں دیا کیا یہ وہ پیالہ نہیں ہے جس مین مالک پانی پیتا ہے اور احکام نجوم دیکھتا ہے تم نے یہ بُرا کیا اور وہ پیچھے چلا اور اُسے سب کہا اور وہ بولے حضور ایسا کیوں فرماتے ہیں ہم خادموں سے یہ بہت بعید ہے کہ ایسا فعل کریں دیکھیے وہ روپیہ جو ہمارے

تو کیا اس کے بھائی (یوسف) نے بھی پہلے چوری کی تھی یوسف نے اس کو منکر اپنے دل مین بات رکھی اور ان پر ظاہر نہونے دیا یہ قول کہ تم تو اپنی جگہ بدتر ہو اور اللہ خوب جانتا ہے جو تم بیان کرتے ہو۔ بھائی کہنے لگے اے عزیز اس کا ایک بوڑھا باپ ہے تو اس کے عوض ہم مین سے کسی کو رکھ لے ہم تجھے زحسان کرنے والا یا تے ہیں یوسف نے کہا خدا کی پناہ کہ ہم کسی کو (ناحق) پچھڑ کر نہیں مگر جس کے پاس ہماری چیز نکلی ایسا کریں تو ہم ظالم ٹھہریں۔ پھر جب اسکی اپنی سے ناامیدی ہوئی تو بڑا بھائی کہنے لگا تم نہیں جانتے

## قرآن

یورون میں ملا ہم پھر کنعان سے واپس لائے ہم کیونکر  
تیرے مالک کے یہاں سے چاندی یا سونا چرائے جائیں گے  
جس کے پاس نکلے اُس کو ارڈالو اور ہم سب غلام بن جائیں گے  
اور اُسے کہا اچھا یہی سہی جسکے پاس نکلے وہ غلام بنایا جا  
اور باقی چھوڑ دیے جائیں اور ہر ایک جلدی جلدی اپنا  
پورا اُتارنے لگا اور اُس نے تلاش شروع کی بڑے سے  
ابتدا کر کے چھوٹے تک اور بنیاسن کے پورے میں پہنچا  
نکلا تب انھوں نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے اور گردنوں پر  
لا کر شہر آئے اور یہودہ اور بھائی یوسف کے گھر آئے کیونکہ  
وہ اب تک وہاں تھا اور وہ سجدے میں گر پڑے اور یوسف  
نے کہا تم نے یہ کیا کیا کیا تم نہیں جانتے تھے کہ مجھ لیا شخص  
چھپی بات جاننے لگا اور یہودہ کہنے لگا حضور ہم کیا کریں  
کیا بولیں کیونکہ صفائی کریں خدا نے تیرے خادموں کا گناہ  
ظاہر کر دیا ہم حضور کے غلام ہیں وہ بھی جس کے پاس پیالہ  
نکلا اور ہم بھی۔ وہ کہنے لگا مجھ سے یہ نہ ہو گا کہ بجز اُسکے  
جسکے پاس پیالہ نکلا اُسکو غلام بناؤں باقی تم سب سلامتی کے  
ساتھ باپ کے پاس جاؤ۔ تب یہودہ قریب آ کر کہنے لگا اے  
خداوند اپنے خادم کو ایک بات کان میں کہنے دیجیے اور خفا  
نہو جیے کیونکہ آپ تو مجھ سے فرعون کے ہیں حضور نے خادم  
سے پوچھا تھا کہ تمہارے باپ اور کوئی بھائی ہیں اور ہم نے

## توریت

کہ تمہارے باپ نے تم سے  
قسم دیکر کیا اقرار کیا تھا اور پہلے  
تم یوسف کے باپ میں ایک تصور  
کر چکے ہو تو میں جب تک میرا  
باپ مجھے اجازت نہ دے یا اللہ  
کوئی اور تدبیر نکالے یہاں سے  
ہیں نہیں سکتا اور اللہ بہتر  
فیصلہ کرنے والا ہے تم باپ کے  
پاس لوٹ جاؤ اور کو با با تیرے  
بیٹے نے چوری کی اور ہنسنے تو  
ابھڑھو گی گو ابی دی جو ہم نے  
یقین کیا اور ہم کو غیب کی کیا  
خبر تھی اور اس سبتی والوں سے  
پوچھ لے جان ہم تھے اور اس  
قافلہ والوں سے جہین ہم  
آئے ہیں اور ہم بالکل سچے  
ہیں۔ اُسے کہا بلکہ تمہارے  
دونوں نے ایک بات بنائی ہے پس  
بہتر ہے امید ہے کہ اللہ ان سب  
کو میرے پاس لائے گا بیشک

## توریت

کہا ایک بڑھاپا ہے اور ایک بڑھاپے کی اولاد چھوٹا  
لو گا جسکا بھائی مر گیا ہے اور مان کا دہی ایک لڑکا ہے  
اور باپ اُسے بہت چاہتا ہے اور آپ نے ہم خادموں  
سے کہا اُس بھائی کو لاؤ کہ میں دیکھوں اور ہم نے کہا خداوند  
وہ باپ سے جدا ہو گا تو باپ اسکی یاد میں مرجائے گا اور  
آپ نے خادموں سے کہا جب تک اُس کو نہ لاؤ گے مجھ سے  
مل نہیں سکتے اور ایسا ہوا کہ ہم نے باپ سے جا کر یہی کہا  
اور باپ نے کہا جاؤ اور غذا خرید لاؤ اور ہم نے کہا اگر بھائی  
ساتھ نہ ہو گا تو ہم نہیں جا سکتے اور اُس شخص کی صورت  
دیکھ نہیں سکتے اور آپ کے خادم ہمارے باپ نے کہا تم  
جاتے ہو کہ میری بیوی کے دو بیٹے ہوئے ایک مجھ سے جدا  
ہو گیا اور میں نے کہا بیشک وہ پارہ پارہ ہو گیا اور جب  
سے پھر وہ مجھ سے نہ ملا اب اگر اسکو بھی لے گئے اور کوئی مصیبت  
اسپر پڑی تو اس غم میں تم میرے سفید بالوں کو قبر میں  
پھونچا دو گے اسلئے اگر میں آپکے خادم اپنے باپ کے پاس  
گیا اور لڑکا ساتھ نہ ہو گا چونکہ اُس کی زندگی اس سے  
دالبتہ ہے اسلئے اسکو ساتھ نہ دیکھ کر وہ مرجائے گا اور  
ہم خادموں کے باعث باپ کے سفید بال اس غم میں قبر  
میں پھونچا دیں گے۔ کیونکہ آپ کا خادم مناسن ہے اور  
باپ سے کہہ کر آیا ہے کہ اگر لڑکا ساتھ نہ آئے تو سارا الزام

## قرآن

وہ جاننے والا حکمت والا ہے اور  
پھر مجھ پھیر کر کہنے لگا ہاے  
یوسف اور غم سے اُسکی آنکھیں  
سفید ہو گئیں اور وہ درد سے  
بھرا تھا۔ وہ کہنے لگے بچہ تو ہمیشہ  
یوسف کو یاد کرتا رہے یہاں تک  
کہ تو گھل گھل کر تباہ ہو جائے  
یا فنا ہو جائے۔ اسنے کہا میں  
تو شکایت غم و درد اللہ ہی سے  
کرتا ہوں اور میں اللہ سے  
دہ جانتا ہوں جو تم نسین  
جانتے میرے بیٹو جاؤ اور یوسف  
کی خبر لگاؤ اور اسکے بھائی کی  
بھی اور اللہ کی رحمت سے ناامید  
نہو بیشک اسکی رحمت سے وہی  
ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں  
پھر جب وہ یوسف کے پاس آئے  
کہنے لگے اے عزیز بھائی میرا اور  
ہمارے گھر والوں پر مصیبت پڑی  
پڑی ہے اور ہم تھوڑی سی بچی

## توریت

میرے سر سے اس لیے لڑکے کے عوض براہ کرم مجھے غلام بنالیں  
اور بھائیوں کے ساتھ لڑکے کو جانے دیجیے کیونکہ باپ کے پاس میں  
کیسے جاؤں جبکہ لڑکا ساتھ نہیں کہیں ایسا نہ کہ میری باپ پر  
آفت آجائے تب یوسف ان سب کے سامنے ضبط نہ کر سکا اور اسے چلا کر  
کہا میرے پاس سے سب بہت جائیں اور جب سب بہت گئے تو یوسف  
نے خود کو بھائیوں پر ظاہر کیا اور رونے میں لگی اور بلند ہونے مصر میں  
نے سنی اور فرعون کے گھڑک پونجی۔ اور یوسف بھائیوں سے کہنے لگا  
میں یوسف ہوں کیا میرا باپ اچانک زندہ ہے اور بھائی چپ ہیں کہ  
اُسکے سامنے کیا کہیں اور یوسف بھائیوں سے کہنے لگا میں التجا  
کرنا ہوں تم میرے قریب آؤ اور وہ قریب آئے اور وہ کہنے لگا میں نہ  
یوسف ہوں جسے تم نے مصر میں بیچا اس لیے اب غم نہ کرو اور غم  
ہو کہ تم نے مجھے یہاں بیچ ڈالا کیونکہ خدا نے مجھے جان بچانے  
کے واسطے یہاں تم سے پہلے بھیجا دو برس سے قحط پڑا ہوا ہے  
اور ابھی پانچ برس اور باقی ہیں کہ نہ کھیتی ہوگی نہ فصل کٹے گی  
اور خدا نے تم سے پہلے مجھے یہاں بھیجا کہ تم زمین پر باقی رہو اور  
ایک بڑے نجات کے ذریعہ تم کو زندہ رکھے اس لیے تم نے مجھے یہاں  
نہیں بھیجا بلکہ خدا نے اور اس نے مجھے گویا فرعون کا باپ بنایا اور  
اسکے سارے گھر کا مالک اور سارے ملک مصر کا حاکم۔ چندی کرو اور  
باپ کے پاس جاؤ اور کہو میرا بیٹا یوسف دن کتنا ہے خدا نے مجھے مصر  
کا حاکم کیا اب یہاں آؤ اور دیر نہ کرو۔

## قرآن

لیکھ آئے ہیں تو ہم کو پوری  
ناپ غلہ دلوا دے اور ہم کو  
خیرات دے اللہ خیرات کرنے  
والوں کو اچھا بدلہ دیتا ہے۔  
اُسے کہا تعین معلوم ہے کہ  
تم نے یوسف اور اسکے بھائی  
کے ساتھ نادانی میں کیا کیا  
وہ کہنے لگے کیا تو ہی یوسف ہے  
یوسف نے کہا ہاں میں ہی یوسف  
ہوں اور میرا بھائی اندر نے ہمیں  
احسان کیا جو پرہیزگاری اور صبر  
کے تو بیشک اللہ نیکوں کا اجر  
مناج نہیں کرتا وہ بوسے بخدا اللہ  
نے تجھ کو ہم پر بزرگی دی اور ہم  
خطا وار تھے یوسف نے کہا آج تمہارے  
الزام نہیں ہے اللہ کو بخشنے اور سزا  
سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ میرا  
کہہ لیاؤ اور اس کو باپ کے منہ پر  
ڈال دو وہ مینا ہو کر لگا اور اپنے  
سب گھروالوں کو یہ سہ پاس لے کر۔

توریت میں قصہ یہاں نہایت موثر اور دلچسپ ہے حضرت یوسف کا بھائیوں کو  
مخبری کے الزام کے بیچ میں لاکر اپنے حقیقی بھائی بنیامین کو بلوانا۔ بھائیوں کا اس نئی  
مصیبت کو اپنے سابقہ اعمال کی سزا جھک کر متحمل ہونا حضرت یوسف کا انھیں پریشان دیکھ کر پوشیدہ  
آنسو بہانا۔ بھائیوں کا واپس آکر باپ سے صورت واقعہ بیان کرنا اور پونجی کا خرچہ میں موجود  
پاکہ ڈرجانا حضرت یعقوب کا پہلے صاف انکار کرنا لیکن پھر قحط کی سختی سے مجبور ہو کر بنیامین کو  
تحفہ تحائف کے ساتھ ان کے ہمراہ کر دینا اور پھر خدا سے دعا کرنا بھائیوں کا مصر پہنچنا حضرت یوسف  
کا باپ کی خیریت پوچھنا پھر بنیامین کو دیکھ کر فرط محبت سے بے قرار ہو کر اٹھ جانا اور اپنے خاص  
کمرے میں دل کی بھراس نکالنا پھر منہ دھو کر باہر آنا اور دعوت کرنا پھر حسن ترکیب سے پیالہ  
کے معاملہ میں بھائیوں کو مجبور و عاجز کر دینا اور بنیامین کو اپنے پاس رکھ لینا لیکن یہ وہ  
کام موثر تقریر سے آپ کو بتایا کر دینا اور آپ کا غیروں کو ہٹا کر حج کر دینا اور خود کو ظاہر  
کر دینا بھائیوں کا مہبوت ہو جانا لیکن آپ کا تسلی و تشفی دینا پھر باپ کو حج پورے قبیلہ کے  
بلوا بھیجنا غرض کہ یہ تمام امور نہایت موثر اور عمدہ پیرایہ میں ادا ہوئے ہیں قرآن نے بھی اس  
مضمون کو لیا لیکن دیکھو کہ محض جذبات پر انگریختہ کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علم النفس کے  
دقائق کی رعایت ملحوظ رکھی ہے اور پلاٹ کو اپنے حسن اسلوب سے گہرا کر دیا ہے۔ اس کی  
تفصیل پر غور کرو:-

حضرت یوسف اپنے حقیقی بھائی بنیامین کو بلوانا چاہتے ہیں اسکے لیے توریت میں بھائی  
مخبری کے بیچ میں لائے جاتے ہیں پھر پونجی بھی خرچہ میں چھپائی جاتی ہے تاکہ ڈر کر  
واپس آئیں اب قرآن میں دیکھو حضرت یوسف نرمی سے پیش آتے ہیں تاکہ بھائی بھڑک  
نہ جائیں پھر پونجی بھی خرچہ میں رکھ دیتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں کہ بڑا سخی و اتا ہے اور اس لیے  
خوش ہو کر دوبارہ آئیں اور بھائی کو ساتھ لائیں۔ بیشک خوف و بیم کے مقابلہ میں امید ورجا  
کو استعمال کرنا علم النفس کا دقیق نکتہ ہے۔



توریت میں بنیامن کو بھائیوں کے ساتھ دیکھ کر حضرت یوسف فرط محبت سے چین چوکر پوشیدہ آنسو بہاتے ہیں لیکن پھر جب پیالہ انکی خرابی میں چھپا دیتے ہیں تو چونکہ خود کو بنیامن پر ظاہر نہیں کیا تھا اور وہ اس کارروائی سے ناواقف ہے اس لیے بھائیوں کے ساتھ وہ بیچارہ بھی غلامی کی نئی مصیبت میں چنس جائیسے پریشان ہے۔ اب دیکھو قرآن میں حضرت یعقوب کے ارشاد کے مطابق بھائی الگ الگ دروازوں سے داخل ہوتے ہیں حضرت یوسف بنیامن کو اپنے پاس اتارتے ہیں اور خود کو اُس پر ظاہر کر کے تسلی دیتے ہیں اس طرح پیالہ کی چوری کے معاملہ میں جب سب بھائی حیران و پریشان ہیں تو بنیامن مطمئن ہے اور خواہ مخواہ اور بھائیوں کے ساتھ تردد کی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔

پیالہ کے قصہ کے بعد توریت میں حضرت یوسف یوہوہ کی تقریر سن کر بیتاب ہو جاتے ہیں اور خود کو ظاہر کر دیتے ہیں قرآن نے اس کا پلاٹ اور گمراہ کر دیا۔ یوہوہ اپنی کوشش میں ناکام رہ کر خود ٹھہر جاتا ہے اور بھائیوں کو باپ کے پاس بنیامن کی چوری اور گرفتاری کا حال کہنے بھیجتا ہے حضرت یعقوب یہ سن کر ٹرپ جاتے ہیں اور اگرچہ انکو اسکا یقین نہیں آتا لیکن یوسف کا غم تازہ ہو جانے سے فرط الم میں نہ پھیر کر بتایا نہ فراتے ہیں یا اس غمی علی یوسف بیٹے یہ حالت دیکھ کر تسلی دیتے ہیں کہ کب تک یہ غم رہیگا اپنے آپکو کیوں ہلاک کرتے ہو۔ آپ تو اسٹنھل کر جواب دیتے ہیں کہ میں تو اپنے خدا سے درود لے کتا ہوں اس طور سے قرآن نے اس باریک نکتہ کو سمجھانا کہ دروغ میں ٹرپ جانا اتفاقاً اسے بشریت ہے اور مقام تسلیم کامنافی نہیں ہے ہاں خدا کے سوا غیر کے سامنے دیکھنا اور تپ کرنا زیا نہیں۔ اب اس کے بعد باوجود کی غم و الم کی انتہا ہو چکی حضرت یعقوب رحمت الہی کے اس بختہ عقیدہ کے جوش میں جو بنی اسرائیل کی تاریخ میں ایک حیرت انگیز جذبہ ہے اور جس نے حوادث اور مصائب میں ان کے بزرگوں کو ہمیشہ نبھالا فرماتے ہیں لا یناسو من روح اللہ آپکو یقین ہو جاتا ہے کہ خداوند یہوواہ ان کے ساتھ اس قدر سختی نہ کرے گا ضرور یوسف زندہ ہیں اس لیے یوسف اور بنیامن کے واسطے

بیٹوں کو پھر بھیجے ہیں بھائی جب مصر پہنچتے ہیں تو ایسے پروردگار کاظہار میں حضرت یوسف سے خطاب کرتے ہیں کہ آپ بیتاب ہو کر خود کو ظاہر کر دیتے ہیں۔ یہاں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہیے کہ توریت میں بنیامن کو بیٹوں کے ہمراہ مصر بھیجتے وقت حضرت یعقوب کی زبان سے یہ فقرہ نکل جاتا ہے کہ "خدا سے قدیر اس شخص کے سامنے تپ کر جم کرے کہ تمہارے دوسرے بھائی (یوسف کو) اور بنیامن کو واپس بھیجے" حالانکہ قصہ کی ابتدا میں خون آلود قیصرن کھل کر خود حضرت یعقوب نے کہا تھا کہ یوسف کو بھیڑ یا کھا گیا اس لیے توریت کا یہ فقرہ کچھ معنی سا ہو گیا ہے کیونکہ یوسف کے زندہ باقی رہنے کا کوئی قرینہ نہیں ہے بخلاف اس کے قرآن نے قصہ کی ابتدا میں بتا دیا تھا کہ یعقوب نے بیٹوں کی بات کا یقین نہیں کیا کہ یوسف کو بھیڑ یا کھا گیا بلکہ خیال تھا کہ وہ زندہ ہے اگرچہ غائب ہے اس طور سے قرینہ قائم ہو گیا جو اس موقع پر کام آیا۔

حضرت یوسف بنیامن کو اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں توریت میں پیالہ بنیامن کی خرابی میں چھپا دیا جاتا ہے لیکن اسکے بعد پونجی بھی خرچوں میں چھپا دیا جاتی ہے اول مرتبہ جب پونجی بھائیوں نے خرچوں میں دیکھی تو ڈر گئے تھے اور حضرت یعقوب کی ہدایت کے موافق واپس کرنے آئے تھے اب دوبارہ پھر پیالہ کے ساتھ پونجی خرچوں سے نکلی تو وہ کہہ سکتے تھے کہ ہمارے ساتھ فریب کیا گیا جس نے پونجی چھپا دی اسی نے پیالہ بھی چھپا یا اب دیکھو قرآن میں صرف پیالہ بنیامن کی خرابی میں چھپا دیا جاتا ہے پونجی دوبارہ خرچوں میں نہیں چھپاتے تاکہ کسی عذری گنجائش باقی نہ رہے۔

توریت	تسکران
ولیشہات احوو ویلکو ویامراہم الترہزو	ولما فضلت العید قال ابوہم افی
بدلک ویعلو معصریر ویبا وارص کنعن یعقب	لا جدریر یوسف لولا ان تقننا وک-

توریت	قرآن
ابہم و جید و لولا مرعود یوسف حی و کی ہو امثل بکل ارض مصریم و منفجر لبوکی لاہامیم لهم وید بروالیوات کل دبیری یوسف اشرد برالهم ویروات هجبلوت اشیر شلم یوسف لثات اتو تخی روم یعقب ابہم و یا مریشال اب عود یوسف بنی حی الک وارا نو بطرم اموت۔	قالوات لله انک لفی ضلالت القدیر فلما ان جاء البشیر القہ علی وجہہ فارتد بصیر قال الراقل لکوافی اعالم من الله مالا تعلمون۔ قالوا یا بان استغفر لنا ذنوبنا انا کننا خطین۔ قال سوف استغفر لکم ربی انہ هو الغفور الرحیم۔ فلما دخلوا علی یوسف اوی الیہ ابویہ وقال دخلا مصر ان شاء الله امین۔ و رفع ابویہ علی العرش و خروا لہ سجدا وقال یا بت هذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلہا ربی حقاً وقد احسن بی اذا خرجنی من السجن وجاء بکم من البدو من بعد ان نزع الشیطن بینی و بین اخوتی ان سری طیف لما یشاء انہ هو العليم الحکیم۔ رب قد اتیتنی من الملك وعلمتنی من تاویل
و یسہ یشرال و یسا بارہ شبع و یزہ زجیم لاہی ابوی یصق و یا مرالیم لیشال ہلات ہلیلہ و یا مر یعقب یعقب و یا مرہنی و یا مر انکی حال الہی ابیاء الیہ امروہ مصر یہ کے یحیی مجدول اشیم شہ انکی ارد عمل مصر یزہ کی اعلک جمعلہ یوسف یثیت ید والعینک و یقر یعقب مبار شبع و یثا و بنی لیشال ات یعقب ابہم وات طفموات اشیم ہجبلوت اشیر شلم فرعہ لثات اتو و یقحوات مقنیہم وات رکوشم اشرو کشو بارص کنعن و یسا وہ صرمیہ یعقب وکل زرعو اتو نبیو و بنی نبیو اتو بنیو و بنیو بنیو وکل زرعو ہبیا اتو مصر یہ۔	
وات یمودہ شلم لفنیول یوسف ہورت غنیو جشیہ و یسا وارصہ جش و یا سر یوسف مرکبو	

توریت	قرآن
و یعل لقرات لیشال ابوی جشہ و یسا یوسف علی صوار یو دیک علی صوار یو عود و یا مریشال الیوسف اموتہ ہفعم احری راوتی ات فنیک کی عود کی حی۔	الاحادیث فاطر السملات والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ۔ توفی فی مسلما و الحقی بالصلحین۔
ترجمہ	ترجمہ
پس نبی امن اور اسکے بھائی پروانہ ہوئے اور یوسف نے اُسے کہا راستہ میں ایک دوسرے پر خفا نہ ہونا اور وہ مصر سے روانہ ہو کر کنعان پہنچے اور اپنے باپ یعقوب سے ملے اور کہنے لگے یوسف اب تک زندہ ہے اور سارے ملک مصر کا حاکم ہے اور یعقوب کا دل دھڑکنے لگا کیونکہ اُس کو یقین نہ آیا اور انھوں نے یوسف کی سب باتیں بیان کیں جو اُسے کہی تھیں اور جب اُسے وہ گاڈیان دیکھیں جو یوسف نے لانے کے واسطے بھیجی تھیں تو اُن کے باپ یعقوب کا دل باغ باغ ہو گیا اور اسرائیل کہنے لگا بس کافی ہے میرا بیٹا یوسف ابھی زندہ ہے میں جاؤں گا اور اُسے دیکھوں گا قبل اسکے کہ مجھے موت آئے۔	اور جب قافلہ مصر سے نکلا تو اُس کے باپ نے کہا میں خوش ہو رہا ہوں سو گھر رہا ہوں اگر تم یہ نہ کہو کہ میں سٹھیا گیا ہوں۔ وہ بولے بخدا تو اپنی اُسی پرانی دھن میں ہے پھر جب خوشخبری دیئے والا آپہونچا تو گزرتا اسکے منہ پر ڈال دیا تو جس طرح پہلے دیکھتا تھا دیکھنے لگا۔ کہنے لگا کیون میں نہ کہتا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے وہ جانتا ہوں جسکو تم نہیں جانتے وہ کہنے لگے اے باپ ہمارے گناہ بخشو بیشک ہم گناہگار تھے اُسے کہا ہاں میں بخوار ہے لیے اپنے رب سے بخش چاہوں گا بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے پھر جب یوسف سے ملے

## توریت

## توران

تیرے باپ کا خدا مصر جاتے ہوئے کچھ خوف نہ کر  
کیونکہ میں تجھ سے ایک بڑی قوم نکالوں گا میں تیرے  
ساتھ مصر چلتا ہوں اور میں تجھے پھر واپس لاؤں گا  
اور یوسف تیری آنکھوں پر ہاتھ رکھے گا۔ اور  
یعقوب بے شمع سے اٹھا اور بنی اسرائیل کو لے چلا  
یعقوب ان کا باپ ان کے بچے اور بیویاں  
ان کا ڈیون میں جو فرعون نے لینے بھیجے تھیں  
مع اس ملل کے جو کنعان سے لائے اور طرح  
یعقوب اور اسکی ساری اولاد مصر پہنچی جہیں  
اُسکے ڈر کے پوتے بیٹیاں۔ نواسیان۔ اور  
پورا قبیلہ مصر پہنچا اور اُسے یوہ کو یوسف  
کے پاس آگے بھیجا کہ اُسکا رخ سرزمین جشن  
کی طرف کر دے اور وہ جشن پہنچے اور یوسف  
گاڈی پر سوار ہو کر اپنے باپ اسرائیل کے  
جشن میں پیشوائی کو آیا اور سامنے آکر گئے  
ملکر رونے لگا کچھ دیر تک۔ اور اسرائیل یوسف  
سے کہنے لگا اب مجھے مر جانے دے میں نے  
تیری صورت دیکھ لی تو اب تک زندہ ہے۔

توریت میں حضرت یوسف کا پیغام شکر حضرت یعقوب خوش خوش روانہ ہوتے ہیں  
اور سارے قبیلہ والوں کو جن کے نام فردا فردا توریت نے گنوائے ہیں اور جن کو ہم نے

بخیاں طوالت متن و ترجمہ سے خارج کر دیا ساتھ لے جاتے ہیں راہ میں خداوند ہواہ بشارت  
دیتا ہے کہ یعقوب میں تیرے ساتھ مصر چلتا ہوں اور تجھے پھر واپس لاؤں گا۔ لیکن  
حضرت یعقوب کا انتقال مصر میں ہوا اور وہ واپس نہ آ سکے ہاں ان کی نعش واپس آئی  
جیسا کہ اسی کتاب پیدائش کے باب ۵۰ میں لکھا ہے۔ بہر حال حضرت یعقوب سب کو لیکر  
مصر پہنچتے ہیں حضرت یوسف پیشوائی کو آتے ہیں پھر باپ بیٹوں کی ملاقات اور گلے ملکر  
رونا موثر طور پر بیان کیا ہے۔ اب قرآن میں دیکھو حضرت یعقوب کا دل اندر سے  
آنے والی خوشی کی بشارت دیتا ہے قاصد یوسف آتا ہے اور گرتا منہ پر ڈالتا ہے کہ  
جن آنکھوں نے خون آلود میص دیکھا رشک کا دریا بہا یا تھا وہ اب میرا ہن یوسفی  
دیکھ کر فرط سرور میں کھل جائیں۔ بیٹے اپنی خطا پر نادم ہو کر آپ سے سفارش جاسکتے  
ہیں آپ وعدہ کر کے سب کو ساتھ لے کر خوش خوش روانہ ہوتے ہیں حضرت یوسف خیر مقدم  
ادا کرتے ہیں پھر والدین کو تخت پر بٹھاتے ہیں اور سب سجدہ تخت و شکر میں گر پڑتے  
ہیں اس طور سے والدین کا فرق مراتب قائم کر کے حضرت یوسف اپنے خواب کے سچ  
ثابت ہونے پر اظہار مسرت کر کے شکر خدا بجا لاتے ہیں اور دعا پر جسکے الفاظ نہایت  
موثر ہیں اور مقام شکر اور قرب الہی کی سچی تصویر میں ختم کرتے ہیں۔

اتنی نیرنگیوں اور مصائب کے بعد پھر یوسف یوں کا خیر و خوبی کے ساتھ پھر ملتا اس  
داستان سرور کو حقیقت میں یہاں ختم کر دیتا ہے لیکن توریت میں اسکے بعد چار باب اور  
بڑھائے ہیں حضرت یوسف باپ اور بھائیوں کو فرعون سے ملاتے ہیں اور سرزمین جشن  
میں قیام کرتے ہیں ارضی دلوں میں پھر قسط سے مصر یوں کی پریشانی کا تذکرہ ہے پھر  
حضرت یعقوب مرض الموت میں مبتلا ہوتے ہیں حضرت یوسف اپنے بیٹوں کو برکت  
حاصل کرنے لاتے ہیں پھر حضرت یعقوب اپنے سب بیٹوں کو جمع کرتے ہیں اور ایک لمبی  
چوڑی نظم میں ان سب کے واسطے پیشین گوئی کرتے ہیں اور وفات پاتے ہیں حضرت یوسف

نفس مبارک کو منوط کر کے وطن لا کر دفن کرتے ہیں اور مصر واپس جاتے ہیں اب بھائی پھر اندیشہ کرتے ہیں کہ کہیں یوسف بدلہ نہ لیں لیکن آپ اُن کو تسلی اور تشفی دیتے ہیں اور پھر بھائیوں کے سامنے وفات پاتے ہیں۔ قرآن مجید نے قصہ کو دعائے یوسف پر ختم کر کے پھر تعلیم و تلقین شروع کی اور سورہ کا خاتمہ یوں کیا ہے۔

لقد کان فی قصہم عبرۃ لاولی الالباب ما کان حدیث یفتوی و لکن تصدیق الذی بین یدہ و تفصیل کل شئی وھدای ورحمۃ لقوم یومنون	بیشک اُنکے قصوں میں ارباب دانش کیلئے عبرت تھی یہ بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ تصدیق ہے اس چیز کی جو اُن کے پاس ہے اور تفصیل ہے ہر چیز کی اور ایمان لانے والی قوم کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔
--	---

بیشک قرآن کا قصہ یوسف محض بنائی ہوئی داستان نہیں ہے بلکہ صدق قصہ توریت ہے اور اسکے ساتھ ہدایت اور رحمت ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جو توریت کے بیان میں اب مٹوش پائی جاتی ہے۔

موازنہ ختم ہو چکا ارباب نظر غور کریں اور پھر خود ہی انصاف کریں کہ نولدگی کا اعتراض کس قدر واقعات کے خلاف اور بیجا العصب پریشی ہے۔

نولدگی نے اسکے بعد اور اعتراض بھی کیے ہیں مگر وہ محض عامیانہ ہیں ہم نے کلام مجید کے متعلق جہد راس کتاب میں لکھا ہے اسکے مطالعہ کے بعد وہ اعتراض خود بخود رفع ہو جاتے ہیں ہاں ایک اعتراض ایسا ہے جسکو ہم بیان بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید کا دعویٰ تو یہ ہے کہ وہ خالص عربی زبان میں نازل ہوا ہے لیکن اس میں غیر زبانوں کے الفاظ بھی پائے جاتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ نولدگی نے علم السنہ کے اصول سے بیان بالکل جھٹم پوٹی کی ہے۔ مگر اُس زمانہ میں ایک تجارتی شہر تھا اور کعبہ کی زیارت کو لوگ دور دور سے آتے تھے اور قریش ممالک غیر میں تجارت کرنے جاتے تھے اسلئے اُنکی زبان بھی

نولدگی کے  
بقیہ اعتراض  
کے جواب

الفاظ کا لین دین کرتی تھی اور ممالک غیر کے الفاظ معرب ہو کر بے تکلف استعمال ہوتے تھے اور اس طرح جز زبان ہو جاتے تھے کہ فصحا اور شعرا ان کو استعمال کرتے تھے زندہ زبانوں کی نشوونما اور ترقی کا راز یہی ہے عبرانی اور سریانی کے برخلاف عربی اُس زمانہ میں بھی زندہ زبان تھی اور اب بھی ہے اسلئے قرآن میں جو زبان قریش میں نازل ہوا ایسے الفاظ کا موجود ہونا اسکے دعویٰ کا منافی نہیں ہے خصوصاً جب زبان انان قریش نے اُس زمانہ میں یہ اعتراض نہیں کیا حالانکہ قرآن کو اساطیر الاولین سحر، کذب و افتراء سمجھا گیا لیکن یہ کبھی نہ کہا کہ اسکا دعویٰ ”عربی نہیں“ غلط ہے اب اگر نولدگی ایسا کہتا ہے تو اس سے خود اسکا عربی دانی کا دعویٰ محض لاف و گرافت رہ جاتا ہے۔

نولدگی نے اس ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر جگہ ان الفاظ غیر زبان کے معنی قرآن میں اصل کے خلاف غلط مذکور ہیں مثلاً علیوں کے معنی عبرانی میں برتر اور اعلیٰ کے ہیں اور توریت میں خدا کا نام لیکن قرآن کے سورہ مطفین میں بمعنی آسمانی کتاب کے ہیں۔

نولدگی کی یہ غلط فہمی ہے قرآن مجید میں یہ لفظ یون واقع ہوا ہے ان کتب الابدوار لفی علیین و ما ادرك ما علیون کتب مرقوم لشیخہ المصباح علیون علیین کی دوسری شکل ہے اسکا مادہ علو جسکے معنی وہی ہیں جو عبرانی میں ہیں توریت میں اسکا استعمال یون ہوا ہے وہو کھن لال علیون (اور وہ خداے تعالیٰ کا کا جن تھا) ترجمہ توریت پیدائش ۱۱:۱۱ میں ”العلیون“ بمعنی خداے تعالیٰ لکھے ہیں جسکا عربی مترادف العالی ہے۔ دیکھو علیون یہاں ال کی صفت ہے۔ یہودین خدا کا اسم ذات یہوہ تھا جیسے عربی میں آندہ اور عام لفظ خدا کے واسطے ال اور بصورت جمع الوہیم۔ اہم صفت میں الشدای بمعنی قدیر و قادر استعمال ہوتا تھا اور علیون بمعنی برتر اور اعلیٰ ہے۔

قرآن مجید میں جطرح و ما ادرك ما سبحین کتب مرقوم فرمایا ہے اسکے مقابلہ میں علیین و



علیوں کو کتب مرقوم کہا ہے جس کے معنی بروایت ابن عباس "جنت" و بروایت کعب و قتادہ قائمہ جانب راست عرش" و بروایت ضحاک "سدرۃ المنتقی" غرض کہ سب میں لفظی معنی کی مناسبت کا لحاظ ہے (تفسیر ابن جریر)

الغرض یورپ نے باوجودیکہ آج کل علمی ترقیوں کی نشہ نشین پر ہے لیکن قرآن مجید کے متعلق اپنی روش وہی رکھی ہے۔ پہلے اگر جہالت تھی تو اب دانستہ انکار و جحد۔ بائبل اگرچہ اسکے محققین کے نزدیک محرف ہے لیکن پھر بھی اسکی حمایت کی جاتی ہے قرآن مجید اگرچہ صحیفہ ہادی کا "ہمین" یعنی امین ہے اور خود بھی محفوظ ہے لیکن پھر بھی ہر کس و نا کس اسکی مخالفت پر تڑپا بیٹھا ہے یُرِیدُونَ لَیْطِیْفُنَّ اُنُورَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ مُسْتَعِزٌّ ذَوُو کُوْنُورٍ

خیر اگر مخالفین قرآن بمصادیق کل حزب بما لایہم فرحون اپنے اپنے معصیت سے وابستہ ہیں تو اسقدر اور ٹھنڈے دل سے سن لین پھر اختیار ہے۔

قل یا اھل الکتاب تعالوا الی حاکمۃ  
سواء بیننا و بینکم الا نعبد الا اللہ  
ولا نشکر لہ شیئاً ولا یتخذہ ذنوبنا  
بعضہا و ابائنا من دون اللہ فاند  
تولوا فقلوا للشدید و البانامہ

واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ  
محمدؐ والصلوٰۃ والسلام علی اہل بیتہ

دستی

## فہرست کتابوں کی جن سے اس کتاب کی تالیف میں دلی گئی

تفاسیر کبیر - کشاف - ابن جریر الطبری - خازن - سراج المنیر - ابن کثیر جمع البیان الطبری  
صافی - القان - نوز الکیسیر - بیضاوی - مدارک - معالم - روح المعانی - میزان الاعتدال ذہبی -  
صحیح بخاری صحیح مسلم - فتح الباری - تقریب التہذیب - ابن خرم کتاب النحل فتح البلدان بلاذری  
ابن خلکان - الفہرست ابن ندیم کشف الظنون شرح نخبہ الفکر - سراج القاری - آثار مجسم  
خطبات احمدیہ علم الکلام -

## انگریزی کتابیں بدین تفصیل بخط انگریزی

Wellhausen.—History of Israil and Judah.

Jewish Encyclopaedia.—

Chagigah, Talmud.—Tr. by Rev. A. Streane,

Apocrypha.—Tr. by Charles Oxford Press, 1913.

Variorum Reference Bible.—

Thomson.—History of English Bible.

Encyclopaedia of Religion and Ethics.

„ Britannic a.

„ Biblica.

„ Islam.

Josephus.—Antiquities.

Helps to the Study of Bible.—Oxford Press.

S. Edwards.—Old Testament.

Westcott.—Historic Faith.

„ —Introduction to the History of Gospels.

Harnack.—What is Christianity ?

Eusibius.—Ecclesiastical History, Tr. by Rev. C. Cruse.  
 Mosheims.— Do. do.  
 Berkitt.—Early Eastern Christianity.  
 „ —History of Bible.  
 Graetz.—History of Jews.  
 E. Schweizer.—The Apocryphal Gospels.  
 Weinel and Widgery.—Jesus in the 19th century and after.  
 P. Vivian.—The Churches and Modern thought.  
 E. Clodd.—Jesus of Nazareth.  
 Driver.—Introduction to the Bible.  
 C. Taylor.—Sayings of the Jewish Fathers.  
 Kantzsch.—Literature of the Old Testament.  
 Lightfoot.—Apostolic Fathers.  
 Von Soden.—The Books of the New Testament.  
 Noldeke.—Sketches from Eastern History.  
 Steindorff.—Religion of the Ancient Egyptians.  
 H. Hirschfeld.—New Researches into the Composition and Exegesis of  
 the Quran.  
 E. Sell.—The Historical Development of the Quran.  
 Muir.—The Quran.  
 Sale.— Do.  
 Margoliouth.—Life of Mohammed.  
 Tylor.—Anthropology.

قرآن  
 سحر  
 658

قرآن  
 بقیہ  
 ۸۵



Date of Scanning  
 22/5/2013